ISSN 2393-882X
Date of Publishing : 28-10-2026, Date of Posting 1-15-11-2026

بسم اللہ الرحمن الرحیم

Rs. 7/-

مسلکِ اہلِ حدیث کا داعی اور مرکزی جمعیت اہلِ حدیث ہند کا نقیب

پندرہ روزہ ترجمان دہلی

جریدہ

دنیا کی حالت

دنیا کی خوشی مرجھا گئی تھی۔اس کا جمال صداقت پژمردہ اوراس کا چہرۂ ہدایت زخمی ہوگیا تھا۔وہ پیمان ومواثیق، جواولاد آدم نے مقدس رسولوں کے سامنے،ان کے پاس پیغاموں کوسن کرخدا سے باندھے تھے۔ایک ایک کرکے عصیان وتمرد سے توڑ دیے گئے تھےاورخدا کی رحمت ورافت زمین کے بسنے والوں سے روٹھ گئی تھی۔اس کا وہ جمال ازلی وابدی، جس سے پردے اٹھادیے گئے تھےتاکہ اس کے ڈھونڈھنے والوں کومحرومی نہ ہو،اب پھرمستوروملجوب ہوگیا تھااوراس میں اوراس کے بندوں میں کوئی رشتہ باقی نہ تھا۔

ہاں،کوئی نہ تھا، جواس کوڈھونڈے،کوئی قدم نہ تھا، جواس کی طرف دوڑے،کوئی آنکھ نہ تھی جواس کے لیے اشکبار ہو۔کوئی دل نہ تھا جواس کی یاد میں مضطرب ہو۔کوئی روح نہ تھی جواسے پیار کرے۔اس کی دنیااس سے بےخبر تھی۔اس کے بندے اس سے غافل تھے۔انسان کا ضمیر مرچکا تھا۔فطرت کا حسن حقیقی عصیان عالم کی تاریکی میں چھپ گیا تھا۔طغیان وسرکشی کے سیلاب تھے،جوخشکی وتری،دونوں میں امنڈآئے تھےاورجن کے اندرخدا کے رسولوں کی بنائی ہوئی عمارتیں بہ رہی تھیں۔

ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ اَيْدِى النَّاس (الروم:۴۱)خشکی اورتری،دونوں میں انسان کے عصیان وسرکشی سے فتنہ وفساد پھیل گیا۔

(رسول رحمت ص۵۹۶،امام الہند مولانا ابوالکلام آزاد رحمہ اللہ)

درس حدیث

محمد اظہر مدنی

حسد کی مذمت

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: لا تحاسدوا ولا تنا جشوا، ولا تباغضوا، ولا تدابروا، ولا یبع بعضکم علی بیع بعض، وکونوا عباد اللہ اخوانا، المسلم اخو المسلم: لا یظلمہ ولا یخذلہ ولا یحقرہ، التقوی ھٰھنا ویشیر الی صدرہ ثلاث مرات بحسب امرء من الشر ان یحقر اخاہ مسلم، کل المسلم علی المسلم حرام: دمہ و مالہ و عرضہ. (صحیح مسلم: کتاب البر، البر والصلۃ والآداب، باب تحریم ظلم المسلم و خذلہ واحتقارہ ودمہ و عرضہ و مالہ)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک دوسرے سے حسد نہ کرو، قیمتوں میں اضافہ نہ کرو، ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو، ایک دوسرے سے بے رخی نہ اختیار کرو، ایک دوسرے کے سودے پر سودا نہ کرو، اللہ کے بندو! ایک دوسرے کے بھائی بھائی بن جاؤ۔ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے۔ نہ اس پر ظلم کرتا ہے اور نہ ذلیل ورسوا کرتا ہے۔ اور نہ ہی اسے حقیر سمجھتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سینہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے تین مرتبہ فرمایا کہ تقویٰ یہاں ہے۔ کسی آدمی کے برا ہونے کے لیے یہی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقارت کی نگاہ سے دیکھے۔ ہر مسلمان پر دوسرے مسلمان کا خون، اس کا مال اور اس کی عزت وآبرو حرام ہے۔

تشریح: حسد بہت بری بلا ہے۔ جس انسان کو یہ بیماری لگ جاتی ہے اس کو اندر سے کھوکھلا کر دیتی ہے۔ زندہ رہتے ہوئے بھی مردہ لاش کے مانند ہو جاتا ہے۔ ہر جگہ پریشان ہی نظر آتا ہے۔ اس بیماری سے اس کا چین وسکون یکسر ختم ہو جاتا ہے۔ بعض دفعہ یہ بیماری جب اپنی حدوں کو پار کر جاتی ہے تو انسان کو بہت سارے بڑے بڑے جرائم کے ارتکاب پر آمادہ کر دیتی ہے۔ یہ بیماری (حسد) مختلف قسم کی ہوتی ہے۔ اس کی نوعیتیں بھی الگ الگ ہوتی ہیں اور مختلف النوع ہونے کی وجہ سے اس کی شدت بھی اور عقوبت بھی مختلف ہو جاتی ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ حسد کی اگر بے اعتبار انجام تقسیم کی جائیں تو اس کی دو قسمیں بنتی ہیں۔ ایک حسد ممدوح دوسرا حسد مذموم۔

حسد ممدوح سے مراد وہ نیک آرزوئیں اور تمنائیں ہیں جو دوسروں کو دیکھ کر ایک انسان کے دل میں پیدا ہوتی ہے۔ جیسے دینی معاملات وعبادات میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانا، ہر خیر وبھلائی کے کام میں پیش پیش رہنا، اسلام نے ان تمام بھلائی کے کاموں میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خصوصی تعلیم دی ہے۔ صحیح بخاری کی ایک حدیث میں ہے، جس کے راوی حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہما ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ حسد صرف دو چیزوں میں جائز ہے۔ ایک یہ کہ اللہ تعالیٰ نے کسی شخص کو دولت سے نوازا ہو اور وہ اسے اس مال کو حق کے راستے میں خرچ کرنے کی توفیق بھی دیا ہو۔ دوسرا یہ کہ اللہ تعالیٰ نے کسی کو حکمت کی نعمت سے نوازا ہو اور وہ اس کے ذریعہ سے فیصلہ کرتا ہو اور لوگوں کو اس کی تعلیم دیتا ہو۔

حسد مذموم سے مراد وہ آرزوئیں، تمنائیں اور خواہشات ہیں کہ انسان دوسروں کی نعمتوں کو بری نگاہوں سے دیکھے۔ اور اس نعمت کو ناپسند کرنے کے ساتھ ساتھ اس کے ختم ہونے کی تمنا اور بعض دفعہ کوشش کرے۔ اور یہ شریعت کی نگاہ میں سب سے قبیح اور مذموم عمل ہے۔ مذکورہ بالا حدیث میں رسول اکرم ﷺ نے اس کی بڑی مذمت فرمائی ہے۔ اور حاسد کو متنبہ کیا ہے نیز اس کے شر اور انجام بد سے بھی آگاہ فرمایا ہے۔ درحقیقت یہ حسد اتنا مذموم عمل ہے کہ انسان کو اس طرح کھا جاتا ہے جس طرح سوکھی لکڑی کو آگ کھا کر ختم کر دیتی ہے۔ ذخیرہ احادیث پر نگاہ دوڑانے سے حسد کی مذمت اور اس کی قباحت وشناعت کھل کر سامنے آجاتی ہے۔ خود قرآن کریم کی متعدد آیات سے اس کی حرمت کا پتہ چلتا ہے۔ نیز اس سے اجتناب وپرہیز کو واجب قرار دیا گیا ہے۔ اللہ کا فرمان ہے وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ (الفلق:۵) اور حسد کرنے والے کی برائی سے جب وہ حسد کرے۔ اور دوسری جگہ یہودیوں کی مذمت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ”أَمْ يَحْسُدُونَ النَّاسَ عَلَىٰ مَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِن فَضْلِهِ (النساء:۵۴) اور لوگوں پر حسد کرتے ہیں اس پر جو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے انہیں دیا ہے اور بخاری شریف کی ایک حدیث میں تحاسد وتدابر سے منع فرمایا گیا ہے خواہ دونوں طرف سے ہو یا ایک طرف سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا بدگمانی سے بچتے رہو کیونکہ بدگمانی کی باتیں اکثر جھوٹی ہوتی ہیں، لوگوں کے عیوب تلاش کرنے کے پیچھے نہ پڑو، آپس میں حسد نہ کرو، کسی کی پیٹھ پیچھے برائی نہ کرو بغض نہ رکھو بلکہ اللہ کے بندو آپس میں بھائی بھائی بن کر رہو۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ الٰہی اس مرض سے ہم تمام لوگوں کو محفوظ فرمادے اور اپنے بھائی کے لئے اچھا سوچنے، پیٹھ پیچھے دعا کرنے اور اس کی نعمتوں کو دیکھ کر اس کی برکت کے لئے دعا کرنے کے ساتھ ساتھ حسد، بغض، کینہ، نفرت جیسی بیماریوں اور اس کی ہولناکیوں سے بچا اور نیک اعمال کی توفیق ارزانی فرمائے۔ آمین

وصلی اللہ علی النبی محمد

☆☆☆

اداریہ

اصغر علی امام مہدی سلفی

مدیر مسئول
اصغر علی امام مہدی سلفی
مدیر
مولانا محمد خورشید عالم
مدیر اعزازی: مولانا رضاء اللہ عبدالکریم مدنی

مجلس ادارت
مولانا محفوظ الرحمٰن فیضی مولانا شہاب الدین مدنی ڈاکٹر سعید احمد مدنی
مولانا اسعد اعظمی مولانا طہ سعید خالد مدنی مولانا انصار زبیر محمدی

اس شمارے میں

درس حدیث	۲
اداریہ	۳
ٹیکنالوجی کے دور میں اسلامی ایپس کا جائزہ	۷
محاسن اسلام	۹
مکہ مکرمہ: مقدس شہر اور شعائرِ الٰہی کا مرکز	۱۱
ابکار المنن فی نقد آثار السنن	۱۴
تاثرات	۱۵
رپورٹ اجلاس مجلس عاملہ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند	۱۸
مرکزی جمعیت کی پریس ریلیز	۲۲
جماعتی خبریں	۳۰
کلینڈر 2027	۳۲

مضمون نگار کی رائے سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں ہے

بدل اشتراک
سالانہ ۱۵۰/روپے
فی شمارہ ۷/روپے
پاکستان ۵۰۰/روپے
بلاد عربیہ ودیگر ممالک سے ۳۵ ڈالر یا اس کے مساوی
مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند
اہل حدیث منزل ۴۱۱۶، اردو بازار، جامع مسجد، دہلی۔ ۱۱۰۰۰۶
ویب سائٹ www.ahlehadees.org
ترجمان ای میل jaridahtarjuman@gmail.com
جمعیت ای میل jamiatahlehadeeshind@hotmail.com

ذمہ داری کا احساس ایک حساس ترین موضوع

خیر وشر کے درمیان لڑائی اور معرکہ آرائی اول یوم سے جاری وساری ہے۔ یہ صرف ''وبضدها تتبين الأشياء'' کہ چیزیں اپنی اَضداد سے واضح ہوتی ہیں، کے قبیل سے نہیں ہیں، بلکہ انسان جس قدر احسن وافضل بنایا گیا، جس طرح اس کی تکریم اور عزت افزائی کی گئی، اسے جتنے اچھے سانچے میں ڈھالا گیا، اسے ایک مرحلے میں جس طرح مسجود وملائکہ بھی بنا گیا اور جنت الفردوس میں بسایا گیا، زمین میں جس طرح اسے خلافت سونپی گئی، عقل وخرد سے نوازا گیا، تعلیم وتربیت سے سرفراز کیا گیا اور جس قدر اسے افضلیت بخشی اور اہمیت دی گئی، شاید ہی کسی اور مخلوق کو اس قدر یہ چیزیں عطا کی گئی ہوں۔ پھر اسے مختلف پیرایہ بیان اور متنوع اسالیب میں طرح طرح سے سمجھایا گیا کہ تم سب کچھ حاصل کر کے بھی تہی دست ہو اور گھاٹے میں ہو۔ اگر تم نے ذرہ برابر نظام فطرت اور دین فطرت سے روگردانی کی، تو جان لو کہ تمہیں خیر وشر کے سارے راستے دکھا دیئے گئے اور اختیار دیا گیا، مگر تھوڑی دیر کے لیے اور محدود پیمانے پر اور تنبیہات وتحذیرات کے ساتھ کہ نفع کس میں ہے، نقصان کس میں ہے اور اس کا انجام کیا ہے؟ آیا وہ نفع کا سودا کرتا ہے یا اس بازار عالم میں دھوکے کا سودا کرتا ہے۔ ''اما شاكرا واما كفورا''۔

پھر یہ کہ اس وارننگ اور گورننگ کے ساتھ یہ بھی بتا اور جتا دیا کہ یہ اختیارات وخیار مطلق ہیں نہ لامحدود ہیں اور نہ بے حدود وقیود ہیں، بلکہ امتحان ہیں۔ اس آزادی اور قدرت کو عطا کر دینے کے بعد بھی انسان اچھا کرنے اور اچھائی کو اختیار کرنے اور نفع بخش اور بہتر کام کرنے کا ہی مکلّف ہے۔ تکلیف شرعی وکونی دونوں ہے۔ مگر اس قدر آزادی اور اختیار کے باوجود وہ بندھا ہوا بھی ہے۔ من اور مزاج کی حیثیت سے بھی اور حرکت وعمل کے حساب سے بھی۔ بلکہ اگر بغور ملاحظہ فرمائیں اور بغائر نظر دوڑائیں تو آپ کو اس کی حقیقت سمجھ میں آجائے گی کہ آپ کو جس نے پیدا کیا ہے اس نے کس مقصد سے پیدا فرمایا ہے اور کس حیثیت سے ''ماء مهين'' سے قرار مکین میں استقرار واستقامت عطا کیا ہے اور کن کن کٹھن اور نازک حالات سے آپ کو گذارا ہے۔ ''لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنسَانَ فِي كَبَدٍ'' (البلد:۴) بلکہ قصہ مختصر یہ کہ عدم سے وجود بخشنے والا کتنا آپ پر مہربان بھی ہے اور کس قدر قادر ومالک اور مختار کل ہے؟۔ ''هَلْ أَتَى عَلَى الْإِنسَانِ حِينٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُن شَيْئًا مَّذْكُورًا ۔ إِنَّا خَلَقْنَا

الْإِنسَانَ مِن نُّطْفَةٍ أَمْشَاجٍ نَّبْتَلِيهِ فَجَعَلْنَاهُ سَمِيعاً بَصِيراً ۔ (الانسان:۱-۲) ''کبھی گزرا ہے انسان پر ایک وقت زمانے میں جب کہ یہ کوئی قابل ذکر چیز نہ تھا۔ بیشک ہم نے انسان کو ملے جلے نطفے سے امتحان کے لیے پیدا کیا اور اس کو سنتا دیکھتا بنایا''۔

''وَقَدْ خَلَقْتُکَ مِن قَبْلُ وَلَمْ تَکُ شَيْئاً'' (مریم:۹) اور تو خود جبکہ کچھ نہ تھا میں تجھے پیدا کر چکا ہوں''۔

'' أَلَمْ نَخْلُقكُّم مِّن مَّاء مَّهِينٍ .فَجَعَلْنَاهُ فِي قَرَارٍ مَّكِينٍ '' (المرسلات:۲۰-۲۱) ''کیا ہم نے تمہیں ذلیل پانی سے (منی سے) پیدا نہیں کیا۔ پھر ہم نے اسے مضبوط محفوظ جگہ میں رکھا''۔

''وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنسَانَ مِن سُلَالَةٍ مِّن طِينٍ .ثُمَّ جَعَلْنَاهُ نُطْفَةً فِي قَرَارٍ مَّكِينٍ .ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظَاماً فَكَسَوْنَا الْعِظَامَ لَحْماً ثُمَّ أَنشَأْنَاهُ خَلْقاً آخَرَ فَتَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ'' (المومنون:۱۲-۱۴) ''یقیناً ہم نے انسان کو بجتی ہوئی مٹی سے پیدا کیا۔ پھر اسے نطفہ بنا کر محفوظ جگہ میں قرار دے دیا۔ پھر نطفہ کو ہم نے جما ہوا خون بنا دیا، پھر اس خون کے لوتھڑے کو گوشت کا ٹکڑا کر دیا۔ پھر گوشت کے ٹکڑے میں ہڈیا پیدا کر دیں، پھر ہڈیوں کو ہم نے گوشت پہنا دیا، پرھ دوسری بناوٹ میں اس کو پیدا کر دیا۔ برکتوں والا ہے وہ اللہ جو سب سے اچھا ہے پیدا کرنے والوں میں''۔

''لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنسَانَ فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ. ثُمَّ رَدَدْنَاهُ أَسْفَلَ سَافِلِينَ. إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فَلَهُمْ أَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُونٍ'' (التین:۴-۶) یقیناً ہم نے انسان کو بہترین صورت میں پیدا کیا۔ پھر اسے نیچوں سے نیچا کر دیا۔ لیکن جو لوگ ایمان لائے اور (پھر) نیک عمل کیے تو ان کے لیے ایسا اجر ہے جو کبھی ختم نہ ہوگا''۔

''وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ وَحَمَلْنَاهُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَرَزَقْنَاهُم مِّنَ الطَّيِّبَاتِ وَفَضَّلْنَاهُمْ عَلَى كَثِيرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِيلاً'' (الاسراء:۷۰) ''یقیناً ہم نے اولاد آدم کو بڑی عزت دی اور انہیں خشکی اور تری کی سواریاں دیں اور انہیں پاکیزہ چیزوں کی روزیاں دیں اور اپنی بہت سی مخلوق پر انہیں فضیلت عطا فرمائی''۔

از آن قطرۂ لؤلوی لالا کند
و ز این صورتی سرو بالا کند

''اسی قطرہ سے موتی جیسا لعل پیدا کرتا ہے اور اسی سے سرو جیسا بلند قامت انسان بناتا ہے''۔

پھر دنیا جہاں میں اسے اپنا نام ونشان، آن، بان، شان، عالی مکان، بہتری وعمدہ اوقات وزمان اور جشن ومہر جان سب کچھ عطا فرما دیا ہے۔ پھر یہ بھی جتا دیا ہے کہ ''وَالْعَصْرِ .إِنَّ الْإِنسَانَ لَفِي خُسْرٍ'' (العصر:۱-۲) ''زمانے کی قسم۔ (بیشک بالیقین) انسان سرتا سر نقصان میں ہے'' جسے زمانہ اور وقت اور حالات نے ثابت کر دیا ہے۔ اس لیے اس کی قسم ہے کہ انسان بے شک گھاٹے میں ہے۔ سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے، عمل صالح کیے، آپس میں حق کی وصیت کرتے رہے اور صبر کرتے اور کراتے رہے۔ اور اس پر جمے رہنے کی ایک دوسرے کو وصیت کرتے اور کراتے رہے۔ اس لیے یہ جاننا ضروری ہے کہ انسان اپنی عقل اور صوابدید سے جب جب منمانی کی راہ اختیار کرے گا، فطرت سے بغاوت کرے گا اور دین سے بیگانہ اور دور ہوگا گھاٹے میں رہے گا اور اس کی ہر ہوشیاری، چالاکی اور منمانی اسے سخت نقصان اور خسارہ میں مبتلا کر دے گی۔

دراصل نیت اور ایمان کی درستگی اور اس پر استقامت کے ساتھ عمل مسلسل زندگی کی آخری سانس تک اور اس ایمان وعمل پر استقامت کے ساتھ سب کو اسی پر گامزن رہنے اور اپناتے رہنے کی نصیحت اور وصیت بھی کرتا رہے گا اور ایک دوسرے کی مدد کے ساتھ اس پر جمے رہنے کی وصیت کرنا، حکم دینا اور سمجھاتے بجھاتے اور چلاتے رہنا گویا اس راہ میں ہر منزل، طبیعت اور مزاج کے خلاف آنے والی کٹھن منزل وگھڑی ہوگی۔ پھولوں کی سیج یہ زندگی نہیں، کانٹوں بھرا تاج، لہولہان کر دینے والے سنگریزے اور راہ حق وایمان میں چٹان بننے والی رکاوٹیں ہوں گی اور ''ایک آگ کا دریا ہے اور تیر کے جانا ہے''، جیسے مشکل حیات اور حالات ناسازگار ہوں گے اور ایسے حالات میں بانگ درا، حدی خواں اور بانگ دہل کے ساتھ کوئی رکے تو رکے قافلہ نہیں رکے گا، کہنے کے بجائے ''ففروا الی اللہ''، ''يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ اصْبِرُواْ وَصَابِرُواْ وَرَابِطُواْ وَاتَّقُواْ اللّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ'' (آل عمران:۲۰۰) اور ''کونوا عباد اللہ اخوانا'' کا نعرہ لگانا ہوگا، کشتیاں جلانی ہوں گی، بے سروسامانی میں اور تنگی کی حالت میں سامان سفر تیار کرنا ہوگا۔ سب کو ہر حال میں لے کر نکلنا اور نکالنا ہوگا۔ ''انفِرُواْ خِفَافاً وَثِقَالاً وَجَاهِدُواْ بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنفُسِكُمْ فِي سَبِيلِ اللّهِ ذَلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ'' (التوبہ:۴۱) ''نکل کھڑے ہو جاؤ ہلکے پھلکے ہو تو بھی اور بھاری بھرکم ہو تو بھی، اور راہ رب میں اپنی مال و جان سے جہاد کرو، یہی تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم میں علم ہو''، ''كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِاللّهِ '' (آل عمران:۱۱۰) ''تم بہترین امت ہو جو لوگوں کے لیے پیدا کی گئی ہے کہ تم نیک باتوں کا حکم کرتے ہو اور بری باتوں سے روکتے ہو، اور

اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہو'' کا فریضہ یاد دلانا ہوگا۔ اور سسکتی ہوئی انسانیت اور بلکتی ہوئی اقوام مظلومہ کی دادرسی اور اشک سوئی کرنی ہوگی۔ اور ''خیر الناس من ینفع الناس '' کے تحت اقوام عالم کے لیے ہر طرح دنیا وآخرت میں نفع اور بھلائی وسرخروئی کا سامان کرنا ہوگا۔ ورنہ آپ کی نہ خیر ہوگی، نہ کسی کی خیریت ہوگی۔ ہمیں ''وَجَاهِدُوا فِي اللَّهِ حَقَّ جِهَادِهِ'' (الحج:۷۸) کو عملی جامہ پہنانا ہوگا اور امت کو شہادت حق کا فریضہ انجام دینا ہوگا۔

اور اگر خدانخواستہ زندگی میں انفرادی اور اجتماعی سطح پر ایسے وقت اور حالات آجائیں کہ سیاسی، سماجی، خاندانی، ایمانی اور دینی ودنیوی زندگی کے اکثر گوشوں میں رکاوٹیں اور مصائب ومشکلات کھڑی ہوجائیں تو ایسے حالات میں بھی اپنے اختیار کو نہ تو حالات کے رحم وکرم پر چھوڑیں، نہ حق سے منہ موڑیں اور نہ اپنے اختیار کو استعمال کرتے ہوئے وہ تمام غلط راستے، وسیلے اور ذرائع اپنائیں جو ایسے وقت میں دنیا اپنے اور اپنے محسن وکرم نواز کے ساتھ اپناتی ہے۔ رب ذوالجلال کو اور اس کے دیئے ہوئے دین واصول کو چھوڑیں نہ، وقتی راحت اور مداہنت کی راہ اپنائیں۔ کیوں کہ اللہ تعالیٰ کے یہاں توحید خالص کا ہی اعتبار اور قیمت ہے۔ اور اس کی عطا کی ہوئی شریعت ہی ہمارے لیے اول وآخر ہے جسے لے کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم آئے تھے۔ اور ہمیشہ یاد رکھیں کہ آپ گھبرا کر، تنگ آکر اور مجبور ومضطر ہوکر اگر کوئی غیر شرعی اور غیر مرضی الٰہی کا سہارا لیں گے تو صاف جان لیجئے کہ وہ وقتی سہارا اور سازش اور حرام کام آپ کی کامیاب زندگی کی ضمانت کون کہے، آپ کو ذلت وخواری، مزید دشواری اور بے سروسامانی ومجبوری میں مبتلا کردے گا اور زمانہ گواہ ہے کہ آپ گھاٹے اور ٹوٹے میں پڑے رہیں گے، بلکہ ایسے حالات میں آپ کا پورے ایمانی جذبے اور یقین محکم کے ساتھ حق پر ڈٹے رہنا ہی کامیابی کی علامت ہے اور یہ جو حق کا راستہ، حلال کا راستہ، اللہ تعالیٰ کا راستہ ہے وہ بظاہر تنگ ہے، دشوار ہے، محنت طلب ہے، عزیمت اور ہمت اور صبر کا طالب ہے، مگر اسی سے ہم کو ایک مخرج اور راستہ ملے گا اور یہیں سے ایسے راستے ہموار ہوں گے کہ آپ حیران ہوں گے کہ سیاسی، سماجی، اقتصادی ودیگر گھریلو، ذاتی، جماعتی، ملکی وملی اور انسانی زندگی میں سے کسی کو چھوڑیں اور کسے اختیار کریں اور کبھی ایک ساتھ ہی سارے راستے آپ کے لیے کھل جائیں گے۔ اور ''فتحنا علیهم ابواب السماء '' کا مزدہ جانفزا ہوگا اور ''يَأْتِيهَا رِزْقُهَا رَغَداً مِّن كُلِّ مَكَانٍ '' (النحل:۱۱۲) ''اس کی روزی اس کے پاس بافراغت ہر جگہ سے چلی آرہی تھی'' کا سماں ہوگا۔ شرط یہ ہے کہ آپ ان لوگوں میں سے ہوجائیں جن کے لیے یہ خوشخبری ہے۔ ''وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا وَإِنَّ اللَّهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِينَ '' (عنکبوت:۶۹) ''اور جو لوگ ہماری راہ میں مشقتیں برداشت کرتے ہیں ہم انہیں اپنی راہیں ضرور دکھادیں گے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ نیکوکاروں کا ساتھی ہے''۔

یہ بات ضرور یاد رکھیں کہ آپ ہمہ وقت کیمرے کے زیر نگرانی اور ریڈار پر ہیں ''إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيباً '' (النساء:۱) ''بے شک اللہ تعالیٰ تم پر نگہبان ہے'' ۔آپ کی حرکات وسکنات، آپ کے اعمال وکردار، بلکہ آپ کا ایک ایک عمل خواہ وہ قلبی وجسمانی ہو یا روحانی، وہ سب کیمرے میں قید ہورہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ''علیم بذات الصدور '' تو ہے ہی، اسے حیطۂ تحریر میں بھی لایا جارہا ہے اور سطور میں بھی اسے لکھا جارہا ہے۔ ''فَمَن يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْراً يَرَهُ. وَمَن يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرّاً يَرَهُ'' (الزلزلۃ:۷-۸) ''پس جس نے ذرہ برابر نیکی کی ہوگی وہ اسے دیکھ لے گا۔ اور جس نے ذرہ برابر برائی کی ہوگی وہ اسے دیکھ لے گا''۔

لیکن ایک بات اور یاد رکھنے کی ہے کہ ابلیس نے صرف ایک غلطی کی تھی وہ راندۂ درگاہ الٰہی ہوا، جنت سے نکالا گیا اور زمین پر پھینک دیا گیا۔ اس نے آدم علیہ السلام سے دشمنی کی، محض اس حماقت میں کہ اسے آدم علیہ الصلوۃ والسلام کو سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا۔ حالانکہ وہ اپنے کو اعلیٰ اور افضل سمجھتا تھا۔ اس پر اس نے دلیلیں بھی قائم کیں۔ دراصل اسی عقل وقیاس کی بنیاد پر اور نص قرآنی وکلام نبوت کے خلاف ہونے کی وجہ سے امتیں گمراہ اور ناکام ہوتی رہی ہیں۔ رب کا حکم آیا فوراً سر تسلیم خم ہوگیا۔ اب جو مزاج یار میں آئے یہی وظیفہ ہے بندے کا۔ مگر شیطان نے قیاس کیا، کفر کیا، تکبر کیا، تو صف ملائکہ میں رہنے کے باوجود ملعون قرار پایا اور رحمتوں سے مایوس کردیا گیا۔

گیا ابلیس مارا ایک سجدے کے نہ کرنے سے
اگر لاکھوں برس سجدے میں سر مارا تو کیا مارا

اس نے اس موقع پر ایک اور بڑی غلطی اور لعنتی کام کیا؛ وہ یہ ہے کہ اس نے آدم کے ساتھ ان کی ذریت اور آل واولاد کو بھی ہمیشہ ہمیش اور قیامت تک کے لیے بہکانے، اپنے جیسے لعنتی ونا کارہ بنانے اور راہ حق سے بھٹکانے کی قسم کھالی اور رب سے اجازت بھی طلب کی۔ رب نے اس کی اس سرکشی اور ہٹ دھرمی کی اجازت دے دی کہ جاؤ جہنم رسید ہوتے رہو اور آدم کی اولاد اور نسل انسانی کو بہکاتے رہو۔ مگر یاد رکھو!:

۱- میرے بندے جو اللہ والے ہیں، تم نے ان کو ان کی آخری سانس تک بہکانے کی اجازت مانگی ہے تو میں بھی تمہیں اس کی اجازت کے ساتھ یہ کہتا ہوں کہ اکثر تو تیرے بہکاوے میں نہیں آئیں گے، گمراہ نہیں ہوں گے، تیرے سینے پر دال دلتے رہیں گے، تیری ناک زمین پر رگڑتے رہیں گے اور صراط مستقیم سے بھٹکانے کی تمہاری ہر چال کو تم پر پلٹ دیں گے۔

۲- دوسرا یہ ہے کہ ہم بھی ان کو ان کے آخری لمحات تک جب تک وہ ہوش وحواس میں ہوں گے ان کو بخشا رہوں گا۔

پتہ چلا کہ شیطان آدم علیہ الصلوۃ والسلام کو پھر دوبارہ نہیں بہکا سکا کہ دودھ کا جلا چھاچھ بھی پھونک پھونک کر پیتا ہے۔ چنانچہ آدم علیہ الصلوۃ والسلام لمبی زندگی، اس دھوکے والی دنیاوی زندگی اور زن، زر اور زمین والی زندگی میں بھی ایسے بندے ثابت ہوئے کہ شیطان ناک رگڑ کر مر گیا مگر دنیا میں آپ کو گمراہ نہ کر سکا، تو اب وہ آپ کی اولاد و ذریات پر اپنا غصہ اتار رہا ہے۔ مگر ہم ہیں کہ غافل بیٹھے ہیں اور شیطان اپنے مشن اور دھن میں لگا ہوا ہے۔ ہم ہیں کہ اسی کے ایجنٹ بن کر اپنے خلاف جٹے ہوئے ہیں۔ دیکھو! وہ تو ابلیس تھا۔ تلبیس اور طرح طرح کے دھوکے دیتا تھا اور آدم کی اولاد کے خلاف بھی وہ بپھرا ہوا ہے اور ہم ہیں کہ اس کے ایجنڈے پر چل رہے ہیں۔ اپنے ہی رشتہ دار کو نہ جانتے ہیں اور نہ ان کے حقوق کو پہنچانتے ہیں۔ اور اپنے جیسے انسانوں کو دشمن بناتے ہیں اور شیطان کی مکمل پیروی کرتے ہیں۔ جس آدمی سے ہماری دشمنی ہے، اس کی اولاد کو بھی نسلہا نسل تک دشمن بنا کر اس کو بھی برباد کرتے ہیں اور اپنی بھی دنیا وآخرت تباہ کرتے ہیں۔

اس لیے یاد رکھو! سب سے بڑی اور سنگین برائی اور جرم شیطانی جرم ہے کہ انسان کے ساتھ اس کی نسلی اور ذریت سے بھی دشمنی برتی جائے اور نقصان پہنچایا جائے۔

آج کی دنیا اس میں انتہائی درجے تک ملوث ہے۔ فرد فرد کے خلاف اور نسل در نسل، جماعت جماعت کے خلاف ہے۔ قبیلہ قبیلہ کا دشمن ہے، ہر خاندان اور ہر علاقہ کے لوگ دیگر خطوں کے اقوام سے خار کھائے بیٹھے ہیں۔ جیسے یورپین، امریکن، ایشیین پھر بٹوارہ در بٹوارہ الغرض

ہوس نے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے ہیں نوع انساں کو

آؤ شیطانی حرکات سے منہ موڑو، ان بتانِ رنگ و بو سے رشتہ و ناطہ توڑو اور اپنے رب رحیم اور غفور سے رشتہ جوڑو! یقین جانو! اگر یہ کر لے جاؤ گے تو دنیا جہان کی تمام مشکلات اور خراب سے خراب حالات پر قابو پا جاؤ گے۔ صرف ایجنڈا سمجھ جاؤ کہ ہے کیسا اور کس کا۔

اغواء، تضلیل، پوری مہارت سے گمراہ کرنا، نفاق وشقاق، حسد وکینہ، نفرت وتعصب، دینی، مسلکی، مشربی، مذہبی، علاقائی، جغرافیائی وغیرہ جیسے کون کون سے بت ہیں جو ہم نے نہیں تراش رکھے ہیں۔ اور اسے ہم نے اپنے آستینوں اور انسانی آبادی کے مکینوں اور ان کے سینوں میں موجود نہیں ہیں۔

دیکھو یورپ اور ایشیائی ممالک کے جھگڑے، کینے اور بیجا نخوت و برتری کی نت نئی مشکلات۔ مذہبی طور پر دیکھو عیسائی، صہیونی، ہندو مسلم، بدھسٹ، چینی، عربی، عجمی، افریقی وامریکی وغیرہ وغیرہ۔

دیکھو! اس وقت مشرق وسطی جو لہولہان ہوتا رہا ہے بارود کے ڈھیر پر رکھ دینے کی سازش کا شکار ہے۔ دہشت گردوں کے ناپاک عزائم سے حرم پاک بھی محفوظ نہیں۔ مدعیان ایمان واسلام اور علمبردار ان امن وامان محفوظ نہیں۔

وقت بہت تیزی سے گذر رہا ہے اور رفتارِ کار بہت کم ہے اور بہت سے کام ابھی شروع بھی نہیں ہوئے جبکہ کرنے کے کام بڑھتے جارہے ہیں اور توانائیاں بھی کم ہو رہی ہیں۔ وقت بھی تنگ سے تنگ ہوتا جارہا ہے اور نت نئے مسائل سر پر آن پڑے ہیں۔ اس طرح ذاتی اور شخصی کاموں کا انبار لگا پڑا ہے۔ علم وحکمت کا کام ناتمام ہے۔ انسانیت کی بہی خواہی تمہیں ہی کرنی ہے۔ وہ جہالت اور علمی وتعلیمی کم مائیگی میں ڈوبی ہوئی ہے۔ لوگ کہہ رہے ہیں کہ امت اقرأ کہاں کھو گئی ہے۔ جہالت اور نادانی کا بازار گرم ہے۔ یتیموں کا ملجا تم ہی کو بننا تھا، غریبوں کا سہارا کہاں سو گئے؟ مریضوں کا مداوا کرنے والے تم نہیں ہو تو پھر میں نہیں جانتا کہ کون ہے؟ ظالم کا ہاتھ کون پکڑے گا؟ مظلوموں کی دادرسی کون کرے گا؟ بیواؤں کا کیا ہو رہا ہے؟ اور ان کا پرسان حال کون ہے؟ شادی بیاہ، زندگی کے اہم فرائض میں سے ہیں۔ وہ جس قدر ضروری ہے وہ اتنا ہی سادگی اور آسانی سے اسے کرنے کا طریقہ اور کامیاب سنت بھی ہے مگر وہ کس قدر مشکل اور پریشان کن اور تکلیف دہ معاملہ بنتا جارہا ہے جس کی بھینٹ پھول جیسی بچیاں اور بیٹیاں چڑھ رہی ہیں۔ شادی ہی نہیں زن وشو کے ناگفتہ بہ آپسی تعلقات بلکہ اس سے بھی خطرناک اور پتہ نہیں کیا سے کیا ہوتے جارہے ہیں۔

''أُولَـٰئِكَ كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ أُولَـٰئِكَ هُمُ الْغَافِلُونَ''

(الاعراف:۱۷۹) جن کے بارے میں کہا گیا تھا وہ بھی اس قدر بھٹکے ہوئے آہو نہ تھے اور نہ ایسے جانور ہوئے تھے کہ جو جس کے ساتھ جب اور جیسے چاہے رہے اور جب چاہے چھوڑ دے۔ بلکہ حالت بایں جارسید کہ وہ قتل کر دی جارہی ہے۔ اور اجتماعی انسانی شعور کا عالم یہ کہ وہ غافل سویا ہوا ہے۔ ساری ترقیوں کے دعوے اور تحفظ نسواں کی آوازیں یہاں پر آکر دم توڑ جاتی ہیں۔ یہی ناگفتہ بہ صورت حال ہر شعبہ حیات اور کاروبار زیست کی ہے۔ ہزار ترقیات کے باوجود ویرانیاں، بے اعتمادیاں، بے اعتدالیاں اور بے حسیاں ہر طرف بکھری پڑی ہیں اور ان سنگین ترین حالات وظروف میں مجبوراً یہ کہنا پڑتا ہے کہ

وہ اندھیرے ہی بھلے تھے کہ قدم راہ پہ تھے
روشنی لائی ہے منزل سے بہت دور ہمیں

☆☆☆

ٹیکنالوجی کے دور میں اسلامی ایپس کا جائزہ

اسعد اللہ ابن محمد عمر ندوی
جے این یو، دہلی

اسلام نے ہمیشہ غور وفکر، تدبر اور تفکر کی اہمیت پر زور دیا ہے۔ قرآن کریم میں کئی مقامات پر 'افلا تتفکرون' 'افلا تتدبرون' کی روشنی میں انسانوں کو سوچنے، سمجھنے اور غور وفکر کرنے کے ساتھ ساتھ، جس دنیا میں بود وباش اختیار کرتے ہیں اس کے متعلق بھی غور وفکر کی دعوت دی ہے۔ سورہ الرعد میں ارشاد ہوتا ہے: ﴿وَهُوَ الَّذِي مَدَّ الْأَرْضَ وَجَعَلَ فِيهَا رَوَاسِيَ وَأَنْهَاراً وَمِن كُلِّ الثَّمَرَاتِ جَعَلَ فِيهَا زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ يُغْشِي اللَّيْلَ النَّهَارَ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ﴾ (الرعد:۳) اس آیت کا ترجمہ یہ ہے کہ ''اسی (اللہ) نے زمین پھیلا کر بچھادی ہے اور اس میں پہاڑ اور نہریں پیدا کردی ہیں۔ اور اس میں ہر قسم کے پھلوں کے جوڑے دوہرے دوہرے پیدا کردیئے ہیں، وہ رات کو دن سے چھپا دیتا ہے۔ یقیناً غور وفکر کرنے والوں کے لئے اس میں بہت سی نشانیاں ہیں۔'' اس آیت کی تفسیری نکات میں شیخ ڈاکٹر محمد لقمان السلفی مرحوم (بانی جامعہ امام ابن تیمیہ مشرقی چمپارن) نے عقل انسانی کی بابت سیر حاصل بحث کی ہے۔ دنیا میں وہی قومیں ترقی کرتی رہی ہیں جنہوں نے وقت کے نبض پر ہاتھ رکھ کر فوری تشخیص کرنے کی کوشش کی ہے۔ سورۃ الرعد آیت نمبر ۱۱ میں ہے ﴿إِنَّ اللَّهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتَّى يُغَيِّرُوا مَا بِأَنْفُسِهِمْ﴾ بے شک اللہ کسی قوم کی حالت اس وقت تک نہیں بدلتا جب تک وہ قوم خود اپنے آپ کو نہیں بدلتی۔ اسلام ہر جدید اور نئی ایجادات کا نہ صرف خیر مقدم کرتا ہے بلکہ اس سے فائدہ اٹھانے کی تلقین بھی کرتا ہے۔ وقت کے جید علماء نے اس جانب امت مسلمہ کی خصوصی توجہ مبذول کرائی ہے۔ موجودہ دور ٹیکنالوجی اور ڈیجیٹل ذرائع ابلاغ کا ہے۔ اسمارٹ فون، ٹیبلٹ، انٹرنیٹ اور کمپیوٹر نے انسانی زندگی کے تقریباً ہر شعبے کو متاثر کیا ہے۔ تعلیم، تجارت، مواصلات کے ساتھ ساتھ مذہبی تعلیم اور دینی مطالعہ بھی ڈیجیٹل ٹیکنالوجی سے وابستہ ہو چکا ہے۔ اسی تبدیلی کے نتیجے میں قرآن اور اسلامیات پر مبنی موبائل ایپس وجود میں آیا، جس نے اسلامی معلومات، قرآن وحدیث پڑھنے، سننے، ترجمہ وتفسیر سمجھنے، احادیث کی شروحات کا مطالعہ کرنے اور آیات تلاش کرنے کے طریقوں کو آسان بنادیا ہے۔

آج ایک شخص اپنے موبائل فون میں مکمل صحاح ستہ، قرآن مجید، مختلف قراء کی تلاوت، متعدد زبانوں کے تراجم وتفاسیر، لفظی ترجمے جیسی سہولتوں سے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ اس طرح اسلامیات اور قرآن مجید کا مطالعہ کسی مخصوص جگہ یا وقت تک محدود نہیں رہا۔ ماضی میں قرآن کریم اور احادیث مبارکہ تک رسائی بنیادی طور پر مطبوعہ مصاحف، مدارس، مکاتب، اساتذہ اور کتب خانوں کے ذریعے ہوتی تھی۔ ڈیجیٹل ٹیکنالوجی نے ان ذرائع کو ایک ہی ڈیوائس میں جمع کرنے کی سہولت پیدا کردی ہے۔ لیکن اسلامی اور قرآن ایپ کے استعمال کے ساتھ متن کی صحت، تراجم وتفاسیر کے اعتبار اور ڈیجیٹل اخلاقیات جیسے مسائل بھی اہم ہیں۔ ہر ایپ نہ محقق ہوتا ہے اور نہ ہی اس کا معیار یکساں ہے۔ اس لیے صحاح ستہ اور متن قرآن کی صحت، ترجمے کی مستند حیثیت، تفسیری مواد کے ماخذ اور ایپ کی رازداری وتکنیکی خصوصیات کا جائزہ لینا اہم ہے۔ اسلامی ایپ سے مراد ایسا موبائل یا ڈیجیٹل سافٹ ویئر جس میں قرآن مجید اور صحاح ستہ کا عربی متن اور اس سے متعلق مختلف دینی سہولیات فراہم کی جاتی ہیں۔ بعض ایپس صرف قرآن کے متن اور ترجمے تک محدود ہوتی ہیں، جب کہ بعض میں تلاوت، تفسیر، تجوید، حفظ، دعائیں اور دیگر اسلامی مواد بھی شامل ہوتا ہے۔ عام طور پر اسلامی ایپس میں جو سہولتیں پائی جاتی ہیں ان میں قرآن مجید کا مکمل عربی متن، احادیث، مختلف زبانوں میں ترجمہ، مختلف قراء کی آڈیو تلاوت، آیات کی تشریح اور توضیح، لفظ یا آیت کے ذریعے تلاش، پسندیدہ مقام محفوظ کرنا یعنی بک مارک کرنا، سرچ کی سہولت، شیئرنگ اور بعض ایپ میں تجوید کے قواعد موجود ہوتے ہیں۔ قرآن مجید اور صحاح ستہ کو ڈیجیٹل شکل میں محفوظ کرنے کا عمل موبائل ایپ سے پہلے شروع ہو چکا تھا۔ ابتدا میں قرآن اور صحاح ستہ کا متن کمپیوٹر، سی ڈی اور ویب سائٹس کے ذریعے دستیاب ہوا۔ بعد ازاں اسمارٹ فون کے عام ہونے کے ساتھ قرآن اور اسلامیات پر مبنی ایپس نے تیزی سے ترقی کی۔ ابتدائی ایپس میں بنیادی طور پر عربی متن اور سادہ ترجمہ موجود ہوتا تھا۔ وقت کے ساتھ اس میں سرچ، آڈیو، متعدد تراجم وتفاسیر، احادیث کی شروحات اور ذاتی مطالعے کے دیگر فیچرز شامل کیے گئے ہیں۔

اس ترقی نے قرآن اور اسلامی مطالعے کو ایک ڈیجیٹل تعاملی مطالعے میں تبدیل کیا، جہاں صارف صرف متن پڑھنے کے بجائے ایک ہی آیت یا حدیث کے ساتھ ترجمہ، تفسیر، آڈیو اور متعلقہ معلومات بھی دیکھ سکتا ہے۔ قرآنیات اور اسلامی ایپ کی سب سے نمایاں اہمیت ان کی رسائی ہے۔ ایک طالب علم، استاد، مسافر یا عام قاری اپنے موبائل فون کے ذریعے کسی بھی مناسب وقت قرآن مجید اور احادیث مبارکہ سے استفادہ کرسکتا ہے۔ موبائل فون تقریباً ہر وقت انسان کے پاس موجود ہوتا ہے۔ اس لیے قرآن کا ڈیجیٹل نسخہ بھی آسانی سے دستیاب رہتا ہے۔ صرف عربی تلاوت کے بجائے ترجمہ پڑھنے سے قاری آیات کے مفہوم کو سمجھنے کی کوشش کرتا ہے۔ اردو، انگریزی، ہندی، بنگالی اور دیگر زبانوں میں تراجم قرآنا وصحاح ستہ کے ایپس کو مختلف زبان بولنے والے صارفین کے لیے مفید بنانے کی کوشش کی گئی ہے۔ اس سے

صحیح تلفظ سننے، آیات کو بار بار دوہرانے اور اپنی مطلوبہ سورت تک فوری رسائی جیسی خصوصیات اہل علم کے لیے معاون ثابت ہوسکتی ہیں۔ کاغذی نسخے میں مطلوبہ لفظ تلاش کرنے کے مقابلے میں ڈیجیٹل سرچ بہت تیز ہے۔ بچوں اور نوجوانوں کے لیے بھی مناسب ڈیزائن والی ایپس قرآن سے تعلق پیدا کرنے میں معاون ہوسکتی ہیں۔ تاہم بچوں کے لیے ایپ بناتے وقت مواد کی علمی صحت کے ساتھ ساتھ باوقار اور تحقیقی پیشکش دونوں ضروری ہیں۔ قرآنیات اور اسلامی ایپس کا ایک اہم فائدہ کثیر لسانی سہولت ہے۔ اردو صارفین کے لیے ایسی ایپس خاص اہمیت رکھتی ہیں جن میں قرآن اور احادیث مبارکہ کے معتبر اردو تراجم، تفاسیر اور شروحات دستیاب ہوں۔ تاہم صارف کو یہ معلوم ہونا چاہیے کہ ترجمہ قرآن، خود قرآن کا اصل عربی متن نہیں بلکہ انسانی علمی کاوش ہے۔

مختلف تراجم میں الفاظ اور اسلوب کے فرق کے ساتھ تعبیر اور منہج کا فرق بھی ہے۔ اس لیے ایسے علماء کی رہنمائی ضروری ہے جو کہ سلف صالحین کی معتبر تفسیروں کی طرف ہماری رہنمائی کرسکیں۔ اس تناظر میں جو قرآن وحدیث کا صحیح فہم رکھنے والے عالم دین ہیں ان سے کسب فیض اور رجوع کیا جانا ضروری ہے۔ اسی طرح تفسیر وحدیث کے گہرے مطالعے کے لیے عربی زبان، حدیث، فقہ، تاریخ اور مستند تفسیری مناہج کا علم ناگزیر ہے۔ صارف کو مترجم، مصنف اور ماخذ کے بارے میں معلومات حاصل کرنی چاہیے۔ مثال کے طور پر مفسر اور کتاب کا نام واضح ہو۔ اصل ماخذ کی معلومات فراہم کی گئی ہوں۔ مختلف تفسیری آرا کو سیاق وسباق کے ساتھ سمجھا گیا ہو۔ غیر معروف یا غیر مستند مواد شامل نہ کیا گیا ہو۔ منہج سلف کے مطابق اس کی تفہیم وتشریح کی گئی ہو۔ اس تناظر میں ایپ کی ترتیب یعنی (Settings) میں جاکر یہ دیکھنا ضروری ہے کہ ترجمہ وتفسیر کن جید علمائے گرامی قدر کا ہے مثال کے طور پر ابن کثیر، محمد جوناگڑھی، مولانا ثناء اللہ امرتسری، مولانا ابوالکلام آزاد، ڈاکٹر محمد لقمان السلفی وغیرہ کے نام سے منسوب ہے پھر دیگر علماء کا ہے۔ اسلامی علوم وفنون اور قرآن مجید کے معاملے سب سے بنیادی مسئلہ متن کی صحت یعنی (Textual Accuracy) ہے۔ کسی ایپ میں عربی متن کی معمولی غلطی بھی اہم مسئلہ بن سکتی ہے۔ اس لیے معتبر اور معروف ماخذ سے قرآن کا متن لینے والی ایپ کا انتخاب ضروری ہے۔ ہر آن لائن ترجمہ یکساں علمی حیثیت نہیں رکھتا۔ بعض تراجم کے مصنف، ماخذ یا علمی پس منظر کی معلومات واضح نہیں ہوتی۔ قرآنیات پر مبنی اور اسلامی ایپ منتخب کرتے وقت صرف خوبصورت ڈیزائن یا زیادہ ڈاؤن لوڈ کو معیار نہیں بنانا چاہیے۔ کچھ نکات کو سامنے رکھ کر اسے سمجھا جاسکتا ہے مثال کے طور پر (1) عربی متن کی صحت (2) تراجم کے ماخذ یعنی ترجمہ کس مصنف یا ادارے کا ہے (3) تفسیری مواد کے ماخذ (4) آڈیو کا معیار، تلاوت صاف اور معتبر قاری کی ہو (5) پرائیویسی یعنی ایپ غیر ضروری ذاتی معلومات یا پرمیشن نہ مانگے۔ (6) آف لائن ایکس یعنی ضرورت کے مطابق انٹرنیٹ کے بغیر استعمال کی سہولت ہو۔

یہاں یہ وضاحت ضروری ہے کہ اسلامی ایپس قرآن مجید اور احادیث مبارکہ کی تعلیم کا متبادل نہیں بلکہ ڈیجیٹل دور میں استفادہ کرنے کا ایک معاون ذریعہ ہیں۔ مثال کے طور پر آپ کتب خانے سے دور ہیں اور قرآن کا مطالعہ کرنا چاہتے ہوں احادیث کے عربی الفاظ اور تراجم کا تقابلی مطالعہ کرنا چاہتے ہوں، یا سفر کے دوران قرآن پڑھنا چاہتے ہوں تو ان ایپس نے تشنگان علم کے لئے رسائی کے روایتی ذرائع کو ایک اضافی ڈیجیٹل ذریعہ فراہم کردیا ہے۔ ٹیکنالوجی کی ترقی کے ساتھ قرآنی متن اور احادیث کی صحت، علمی اعتبار اور مستند مصادر کی اہمیت ہمیشہ برقرار رہے گی۔ ان ایپس کا بنیادی فائدہ یہ ہے کہ اسلام پر مبنی متعدد وسائل ایک ہی ڈیجیٹل پلیٹ فارم پر دستیاب ہوجاتے ہیں۔ تاہم مستند اور درست مواد پر مبنی ایپلی کیشن کا انتخاب انتہائی اہم ہے۔ اس ضمن میں دنیا میں جو چند سب سے زیادہ قابل اعتماد اور تصدیق شدہ قرآنی ایپس ہیں ان میں مصحف المدینۃ النبویۃ ہے۔ گوگل پلے اسٹور میں انگریزی میں 'کنگ فہد گلوریس قرآن پرنٹنگ کمپلیکس ان مدینہ لکھ کر سرچ کریں یا صرف قرآن مدینہ لکھیں۔ اسے سعودی عرب کے سرکاری ادارے مجمع الملک فہد لطباعۃ المصحف الشریف نے تیار کیا ہے۔ دوسرا ہے (Ayat-Al Quran) بہترین ڈیزائن اور انٹرفیس کے ساتھ اسے کنگ سعود یونیورسٹی نے ڈیولپ کیا ہے۔ یہ ایپ بھی مجمع الملک فہد کے تصدیق شدہ متن پر مبنی ہے، جس میں مستند تفاسیر اور آڈیو تلاوت شامل ہیں۔ قرآن اینڈ ورائڈ بائی قرآن ڈاٹ کوم (Quran Android) یہ دنیا کا سب سے بڑا اوپن سورس اور بغیر کسی اشتہار کے چلنے والا قرآنی پروجیکٹ ہے۔ اس کے تمام تراجم اور متن عالمی سطح پر جید علماء کے تیار کردہ ڈیٹا بیس سے منسلک ہیں۔ ترتیل اے آئی (Tarteel AI) مصنوعی ذہانت اور صوتی شناخت کے شعبے میں سب سے معتبر ایپ، جو عالمی حفاظ اور قراء کے ڈیٹا سیٹ پر کام کرتا ہے اور تلاوت کے دوران غلطیوں کی نشاندہی کرتا ہے۔ قرآن مجید ایپ (Quran Majeed) عوامی سطح پر سب سے زیادہ استعمال ہونے والا ایپ، جس میں دنیا کی متعدد زبانوں کے مستند تراجم اور تفاسیر کو مجمع الملک فہد کی منظوری سے شامل کیا گیا ہے اور شاہ فہد پریس کے مطبوعہ مصحف کا ہائی ریزولوشن استعمال کرتا ہے جس سے اعراب اور الفاظ میں کسی تکنیکی خرابی کا امکان صفر کے برابر ہوتا ہے۔ بقول شاعر

اک مشینی دور میں قید ہے ساری زمیں
موج دریا کی طرح بہتا ہوا انسان ہے

☆☆☆

مولانا زبیر احمد عبدالمعبود مدنی

محاسن اسلام

اسلام ایک آفاقی عالمگیر بہت ہی سادہ مذہب ہے، اس کی تعلیمات وہدایات جامع اور فطرت انسانی کے مطابق ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سچا اور برحق دین ''اسلام'' ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿إِنَّ الدِّيْنَ عِندَ اللّٰهِ الإِسْلاَمُ﴾ (آل عمران:۱۹) بے شک دین اللہ تعالیٰ کے نزدیک اسلام ہی ہے۔ اسلام ''سلم'' سے مشتق ہے اس کا معنی ہے اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے سامنے جھکا دینا اس کے احکامات پر سر تسلیم خم کر دینا اور اس کی فرمانبرداری کرنا نیز اس کا معنی صلح وآشتی اور امن وامان کے بھی ہیں، یعنی اسلام قبول کرنے والا ہمیشہ ہمیش کے لئے امن وسلامتی میں داخل ہو گیا۔ بلکہ اسلام ایک ایسا لفظ ہے جس کے اندر ہر قسم کے محاسن اور خوبیاں پائی جاتی ہیں، گویا یہ ایک سایہ دار اور پھلدار درخت ہے، جس کے امن کے سائے تلے تمام دنیا نہایت امن وعافیت کی زندگی بسر کر سکتی ہے، مذہب اسلام صراط مستقیم ہے انسانی نجات اور فلاح وبہبود کا ضامن ہے، مذہب اسلام امن وشانتی، باہمی اخوت وبھائی چارگی اور تمام حقوق کی پاسداری کی دعوت دیتا ہے، اخلاق حسنہ اور راست بازی کے لحاظ سے اکمل ترین مذہب ہے۔ نظافت وطہارت اور پاکیزگی صرف مذہب اسلام ہی میں ہے، خلاصہ کلام یہ ہے کہ اسلام تمام محاسن کا مجموعہ ہے، مذہب اسلام کامل ترین دین ہے جس کا اعلان اللہ تعالیٰ نے میدان عرفہ میں کر دیا: ﴿اَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الإِسْلاَمَ دِيْناً﴾ (المائدہ:۳) آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی، اور اسلام کو بحیثیت دین تمہارے لئے پسند کر لیا۔

اس لئے جو شخص اسلام کے علاوہ کسی اور دین کا پیروکار ہو اس کا دین اللہ تعالیٰ کے نزدیک قابل قبول نہیں ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَمَن يَبْتَغِ غَيْرَ الإِسْلاَمِ دِيْناً فَلَن يُقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِيْ الآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِيْنَ﴾ (آل عمران:۸۵) اور جو شخص اسلام کے علاوہ کسی اور دین کا طلب گار ہو تو اس سے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا، اور وہ آخرت میں نقصان اٹھانے والوں میں سے ہوگا۔

اسلام تمام انبیاء کرام اور رسل عظام کا دین ہے، حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت محمد ﷺ تک جملہ انبیاء کرام ایک ہی دین کے ساتھ مبعوث کئے گئے اور وہ دین اسلام ہے۔ ارشاد نبوی ہے: ''**الانبياء اخوة لعلات أمهاتهم شتى ودينهم واحد**'' (صحیح بخاری:۳۴۴۳، صحیح مسلم:۲۳۶۵) تمام انبیاء علاتی بھائی ہیں، ان کی مائیں (شریعتیں) الگ الگ تھیں لیکن سب کا دین ایک تھا۔

خاتم الرسل حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی بعثت کے بعد آپ کی شریعت پر ایمان لانا قیامت تک آنے والی تمام لوگوں پر فرض ہے۔ کیونکہ آپ کی رسالت قیامت تک آنے والے تمام عرب وعجم کے لئے ہے۔ شریعت محمدیہ کو چھوڑ کر کسی اور نبی کی شریعت کی اتباع وپیروی کرنا قطعا درست نہیں ہے، ہر حال میں ان پر اور ان کی شریعت پر ایمان لانا لازم ہے۔ اسی لئے نبی ﷺ نے ہر ایسے شخص کو جہنمی قرار دیا جو آپ کی شریعت کے علاوہ کسی اور شریعت کا پیروکار ہو۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''**والذي نفس محمد بيده لا يسمع بي اهد من هذه الأمة يهودي ولا نصراني ثم يموت ولم يؤمن بالذي أرسلت به الاكان من أصحاب النار**'' (صحیح مسلم:۱۵۳) اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے۔ اس امت کا کوئی شخص یہودی ہو یا نصرانی میرے بارے میں سنے پھر اس حالت میں اس کی موت آجائے کہ وہ اس شریعت پر ایمان نہیں لایا جس کے ساتھ مجھے بھیجا گیا ہے تو وہ یقینی طور پر جہنم والوں میں سے ہوگا۔

دین اسلام ہی نجات کا ذریعہ ہے، جس نے صدق دل سے قبول کر لیا اور اس کے روشن تعلیمات پر صحیح طریقے سے عمل کیا اس کے سارے گناہ معاف ہو جاتے ہیں، چنانچہ عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، کہ جب اللہ تعالیٰ نے اسلام کی سچائی میرے دل میں ڈال دی تو میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ آپ داہنا ہاتھ بڑھائیے میں آپ سے بیعت کروں گا یعنی آپ کے ہاتھ پر مسلمان ہوں گا۔ آپ نے ہاتھ بڑھا دیا لیکن عمرو بن العاص نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا آپ نے فرمایا اے عمرو! یہ کیا معاملہ ہے، میں نے عرض کیا کہ میں کچھ شرط رکھنا چاہتا ہوں آپ نے فرمایا کیا شرط لگاتے ہو، میں نے کہا اس شرط پر اسلام لاتا ہوں کہ اسلام قبول کرنے سے میرے پچھلے سارے گناہ معاف ہو جائیں، آپ نے فرمایا اے عمرو! کیا تمہیں یہ بات معلوم نہیں کہ اسلام ان سب گناہوں کو مٹا دیتا ہے جو اسلام سے پہلے سرزد ہوئے تھے، اور ہجرت بھی سب گناہوں کو ساقط کر دیتی ہے، جو ہجرت سے پہلے صادر ہوئے ہوں، اور حج ان خطاؤں وغلطیوں کو محو کر دیتا ہے جو حج سے پہلے ہوئی ہوں۔ یہ اسلام کی سب سے بڑی خوبی ہے کہ اسلام قبول کرنے سے سارے قصور معاف ہو جاتے ہیں، اسلام لانے کے بعد انسان معصوم اور بے قصور ہو جاتا ہے۔ یہی حال ہجرت اور حج کا بھی ہے۔ یعنی انسان گناہوں سے بالکل پاک صاف ہو جاتا ہے۔ اسلام قبول کرنے کے بعد سب کوتاہیاں بخش دی جاتی ہیں۔ یہ خوبی صرف اسلام میں ہے۔ کسی دوسرے مذہب میں قطعاً یہ خوبی نہیں ہے۔

اسلام کی بنیاد پانچ ستونوں پر رکھی گئی ہے: (۱) توحید ورسالت کا اعتراف واقرار

کرنا (۲) نماز قائم کرنا (۳) زکوٰۃ دینا (۴) حج کرنا (۵) رمضان کے روزے رکھنا۔

استعارہ کے طور پر اسلام کو ایک مکان سے تشبیہ دی گئی ہے، جو پانچ ستونوں پر قائم ہو، لہٰذا ان ستونوں کی نگہداشت نہایت ضروری ہے، ستونوں کے نہ رہنے سے مکان منہدم ہوجائے گا۔ خلاصہ کلام اینکہ اسلام کے ہر رکن اور ہر حکم میں بڑی بڑی خوبیاں مضمر ہیں۔ اسلام تمام خوبیوں کے مجموعہ کا نام ہے۔ رسول اکرم ﷺ سے ایک شخص نے دریافت کیا: "ای الاسلام خیر قال: تطعم الطعام وتقرأ السلام علی من عرفت ومن لم تعرف" (صحیح بخاری:۱۲ وصحیح مسلم:۳۹) اسلام میں کون سی خصلت وعادت اچھی ہے، تو آپ نے فرمایا: کہ کھانا کھلانا اور شناسا وغیر شناسا سب کو سلام کرنا۔

اسلام کے محاسن میں سے ہے کہ اللہ وحدہ لاشریک لہ کی عبادت کی جائے اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کیا جائے، پھر مربی مجازی والدین کے ساتھ حسن سلوک کیا جائے ان کے حقوق کی ادائیگی میں کوئی کوتاہی نہ کیا جائے، معاشرہ وسماج میں ہر ایک کے ساتھ عدل وانصاف کا توازن برقرار رکھا جائے، پڑوسیوں کے حقوق کی پاسداری ہو کسی بھی قسم کی کسی کو شکایت کا موقع نہ دیا جائے۔ یہی مومنانہ صفت ہے، یتیموں، بیواؤں، غریبوں اور ناداروں کی خدمت وپرورش کی جائے، اور ہر چھوٹے بڑے، اجنبی اور غیر اجنبی کے ساتھ تواضع، عاجزی، انکساری اور حسن خلق کے ساتھ پیش آیا جائے، ایک دوسرے پر ظلم وتعدی نہ کیا جائے، زبان کی حفاظت کی جائے۔ معاشرہ میں ایک دوسرے سے کینہ، بغض وعداوت اور حاسدانہ مزاج نہ رکھا جائے، اسلام تمام رذیلہ سے اجتناب کرنے اور خصائل محمودہ اپنانے کی تعلیم دیتا ہے۔ تا آنکہ دین اسلام دلوں کی اصلاح کا حکم دیتا ہے۔ کیونکہ جب دل کی اصلاح ہوجائے تو باقی اعضاء کی اصلاح خود بخود ہوجاتی ہے۔ ارشاد نبوی ہے: "ألا وان فی الجسد مضغة اذا صلحت صلح لها سائر الجسد واذا فسدت فسدالجسد كله ألا وهی القلب" (صحیح بخاری:۵۲، صحیح مسلم:۱۵۹۹) خبردار! جسم میں ایک گوشت کا لوتھڑا ایسا ہے کہ جب وہ ٹھیک ہوجائے تو سارا جسم ٹھیک ہوجاتا ہے جب وہ خراب ہوجائے تو سارا جسم خراب ہوجاتا ہے اور وہ ہے دل۔ دین اسلام تمام مسلمانوں کو ایک دوسرے کا بھائی قرار دیتا ہے، کسی مسلمان کو دوسرے مسلمان پر ظلم کرنے سے منع کرتا ہے، اور اپنے بھائی کی ضرورتوں کو پورا کرنے کی ترغیب دیتا ہے۔

نبی اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: "المسلم اخو المسلم لا يظلمه ولا يسلمه ومن كان فی حاجة اخيه كان الله فی حاجته" (صحیح بخاری:۲۴۴۲، صحیح مسلم:۲۵۸۰)

مسلمان مسلمان کا بھائی ہے چنانچہ وہ نہ اس پر ظلم کرتا ہے اور نہ ہی اسے ظالموں کے سپرد کرتا ہے۔ اور جو شخص اپنے بھائی کی ضرورت کو پورا کرنے میں لگا رہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی حاجت کو پورا کرتا رہتا ہے۔ دین اسلام کے محاسن میں سے یہ بھی ہے کہ اسلام تمام مسلمانوں کو نیکی اور تقویٰ کی بنیاد پر ایک دوسرے سے تعاون کرنے کا حکم دیتا ہے، گناہ اور زیادتی میں ایک دوسرے کا تعاون کرنے سے منع کرتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَتَعَاوَنُواْ عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَى وَلاَ تَعَاوَنُواْ عَلَى الإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ﴾ (المائدہ:۲) تم نیکی اور تقویٰ کی بنیاد پر ایک دوسرے سے تعاون کرو، گناہ اور زیادتی پر ایک دوسرے سے تعاون نہ کرو۔

اور رسول اکرم ﷺ نے تمام مومنوں کو ایک دیوار کی مانند قرار دیا ہے، جس کا ایک حصہ دوسرے حصہ کو تقویت پہنچاتا ہے۔ "المؤمن للمؤمن كالبنيان يشد بعضه بعضا" (صحیح بخاری:۴۸۱، صحیح مسلم:۲۵۸۵) ایک مومن دوسرے مومن کے لیے دیوار کی مانند ہے، جس کی ایک اینٹ دوسرے اینٹ کو مضبوط بناتی ہے۔

دین اسلام حقوق اللہ اور حقوق العباد کے مجموعہ کا نام ہے۔ دین اسلام کا اہم حصہ حقوق العباد بھی ہے جن کی ادائیگی کا حکم اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے دیا ہے۔

مثلاً والدین کے حقوق، اولاد کے حقوق، رشتہ داروں کے حقوق، میاں بیوی کے حقوق، عام مسلمانوں کے حقوق وغیرہ، لہٰذا ہر مسلمان کو چاہیے کہ اسلامی تعلیمات اور اس کے محاسن کو حرز جاں بنا کر تمام حقوق کو ادا کرے اور کسی کی حق تلفی نہ کرے۔ حلال کمائی کرے اور حرام وناجائز طریقے سے مال کھانے سے کلی اجتناب واحتراز کرے۔ مال خرچ کرنے میں اسراف اور فضول خرچی سے بچے، بلکہ اعتدال اور میانہ روی اختیار کرے۔ کیونکہ فضول خرچی کرنے والوں کو شیطان کا بھائی قرار دیا گیا ہے۔ ارشاد ربانی ہے: ﴿إِنَّ الْمُبَذِّرِينَ كَانُواْ إِخْوَانَ الشَّيَاطِينِ﴾ (الاسراء:۲۷) بے شک فضول خرچی کرنے والے شیطانوں کے بھائی ہیں۔ دین اسلام حکمرانوں کو بھی تعلیم دیتا ہے کہ وہ سماج ومعاشرہ کے اندر مساوات برتیں۔ ہر ایک کے ساتھ عدل وانصاف اور رعایا پر ظلم وزیادتی کرنے سے پرہیز کریں۔

ارشاد ربانی ہے: ﴿إِنَّ اللّهَ يَأْمُرُكُمْ أَن تُؤدُّواْ الأَمَانَاتِ إِلَى أَهْلِهَا وَإِذَا حَكَمْتُم بَيْنَ النَّاسِ أَن تَحْكُمُواْ بِالْعَدْلِ﴾ (النساء:۵۸) یقیناً اللہ تعالیٰ تمہیں یہ حکم دیتا ہے کہ جو لوگ امانتوں کے حق دار ہیں، انہیں وہ ادا کردو اور جب لوگوں میں فیصلہ کرنے لگو تو انصاف سے فیصلہ کرو۔ اسلام امن وشانتی کا پیامبر ہے اسی لئے اسلامی معاشرے میں ان افراد کو کڑی سزائیں دینے کا حکم دیتا ہے جو شر وفساد مچاتے ہیں اور لوگوں کے جان ومال اور ان کی عزت وآبرو سے کھیلتے ہوں۔ چنانچہ اسلام نے چور، شرابی اور قاتل کی سزائیں متعین کی ہیں، جو مسلم معاشرے میں قیام امن وسلامتی کی ضمانت دیتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سبھوں کو اسلام کے محاسن کو سمجھنے اور اسلام کی تمام تعلیمات پر عمل کرنے اور آخری دم تک اسلام پر ثابت قدم رہنے کی توفیق عنایت فرمائے۔ آمین

☆☆☆

مکہ مکرمہ: مقدس شہر اور شعائرِ الٰہی کا مرکز

ابوعدنان سعید الرحمٰن نور العین سنابلی

مکہ مکرمہ محض ایک شہر نہیں، بلکہ وہ مقدس سرزمین ہے جس کی فضاؤں میں توحید کی صدا، جس کی وادیوں میں ابراہیمی دعا اور جس کے قلب میں خانۂ کعبہ جلوہ گر ہے۔ یہ وہ شہر ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے نامِ مقدس سے نسبت عطا کی، جس کی قسم قرآنِ کریم میں کھائی اور جسے امن و برکت کا گہوارہ قرار دیا۔ اس کی گلیوں سے تاریخِ انسانیت کے عظیم ترین ابواب وابستہ ہیں اور اس کے دامن میں اسلام کے بے شمار شعائر اپنی پوری آب و تاب کے ساتھ جلوہ گر ہیں۔ بیت اللہ کی رفعت، مقامِ ابراہیم کی نسبت، صفا و مروہ کی یادگار، آبِ زمزم کی برکت اور حجرِ اسود کی عظمت، اس سرزمین کے روحانی حسن کو چار چاند لگا دیتے ہیں۔ دنیا کے گوشے گوشے سے دلوں کا اس کی طرف کھنچ آنا، دراصل اس ابراہیمی دعا کی زندہ تعبیر ہے جو صدیوں پہلے اس وادی کے لیے مانگی گئی تھی۔ یہاں حرمت صرف زمین کی نہیں، بلکہ جان و مال، امن و سکون اور شعائرِ الٰہی کی بھی ہے۔ اسی لیے مکہ مکرمہ کی عظمت کو سمجھنا محض فضائل کے تذکرے تک محدود نہیں، بلکہ اس کے تقدس، حرمت اور وابستہ احکام کو جاننا بھی ضروری ہے۔ قرآن و سنت میں اس مقدس شہر اور اس کے شعائر کے جو فضائل و خصائص بیان ہوئے ہیں، وہ اس کی منفرد شان کو مزید نمایاں کرتے ہیں۔ کبھی یہ شہر حرمِ امن بن کر سامنے آتا ہے، کبھی مرکزِ توحید، کبھی قبلۂ اہلِ ایمان اور کبھی دجال کے فتنے سے محفوظ سرزمین کی صورت میں۔

زیرِ نظر مضمون میں مکہ مکرمہ، خانۂ کعبہ اور اس سے وابستہ مقدسات و شعائر کے انہی فضائل، خصائص، احکام اور امتیازات کو قرآن و حدیث کی روشنی میں اجاگر کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ یہ تذکرہ دراصل اس مقدس سرزمین کے سامنے عقیدت سے جھکے ہوئے اس دل کی ترجمانی ہے، جس کے لیے مکہ صرف ایک مقام نہیں، بلکہ ایمان، محبت اور نسبت کا ایک لازوال عنوان ہے۔

مکہ مکرمہ: وہ شہر جس کی اللہ تعالیٰ نے قسم کھائی: مکہ مکرمہ کی عظمت کا اندازہ اس بات سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے خود اس شہر کی قسم کھائی ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ''لَا أُقْسِمُ بِهَـٰذَا الْبَلَدِ'' (البلد: 1) یعنی میں اس شہر کی قسم کھاتا ہوں۔ اسی طرح ایک دوسرے مقام پر فرمایا: ''وَهَـٰذَا الْبَلَدِ الْأَمِينِ'' (التین: 3) یعنی اور اس امن والے شہر کی۔

ان آیاتِ کریمہ میں مکہ مکرمہ کی طرف اشارہ ہے اور اس کی قسم کھایا جانا اس کی غیر معمولی عظمت، شرف اور حرمت کو نمایاں کرتا ہے، جبکہ ''البلد الامین'' کے وصف میں اس کے امن و امان کی خصوصی صفت بھی نمایاں ہوتی ہے۔

مکہ اللہ کا سب سے پسندیدہ شہر ہے: مکہ مکرمہ کی عظمت و فضیلت کا ایک نمایاں پہلو یہ بھی ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب سرزمین ہے۔ عبداللہ بن عدی بن حمراء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو حزورہ کے بازار میں یہ فرماتے ہوئے سنا: ''واللّٰهِ إنَّكِ لخيرُ أرضِ اللّٰهِ، وأحبُّ أرضِ اللّٰهِ إلى اللّٰهِ، ولولا أنِّي أُخرِجتُ منكِ ما خرجتُ'' یعنی اللہ کی قسم! تو اللہ کی بہترین زمین اور اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب زمین ہے، اور اگر مجھے تجھ سے نکالا نہ جاتا تو میں کبھی تجھ سے نہ نکلتا۔ (سنن ترمذی: 3925، سنن ابن ماجہ: 3108، سنن دارمی: 2552، شیخ البانی نے صحیح ترمذی میں اسے صحیح قرار دیا ہے۔)

یہ ارشادِ نبوی ﷺ مکہ مکرمہ کی بے مثال عظمت اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس کی خصوصی اہمیت کو واضح کرتا ہے۔ یہی وہ مقدس سرزمین ہے جس سے رسول اللہ ﷺ کو گہری محبت تھی اور جس سے جدائی آپ ﷺ کے لیے نہایت شاق تھی۔

مکہ مکرمہ سے محبت دلوں میں ودیعت کی گئی ہے: مکہ مکرمہ کی عظمت و فضیلت کا ایک نمایاں پہلو یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے لوگوں کے دلوں میں اس مقدس شہر کی محبت اور اس کی طرف شوق و رغبت ودیعت فرمائی ہے۔ ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تھی: ''فَاجْعَلْ أَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِي إِلَيْهِمْ'' (ابراہیم 37) یعنی پس لوگوں کے دلوں کو ان کی طرف مائل کر دے۔

اسی دعا کے اثرات کا ایک عظیم مظہر یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے لوگوں کے دلوں میں مکہ مکرمہ کی ایسی محبت پیدا فرمائی کہ وہ دنیا کے گوشے گوشے سے اس مقدس سرزمین کی طرف کھنچے چلے آتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''وَأَذِّن فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَأْتُوكَ رِجَالًا وَعَلَىٰ كُلِّ ضَامِرٍ يَأْتِينَ مِن كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ'' یعنی اور لوگوں میں حج کی منادی کر دے، وہ تیرے پاس پیدل بھی آئیں گے اور دبلی پتلی اونٹنیوں پر بھی، جو دور دراز کی تمام راہوں سے آتی ہوں گی۔ (الحج: 27)

مکہ مکرمہ میں مشرکین کا داخلہ ممنوع: اللہ تعالیٰ نے مکہ مکرمہ کی حرمت و تقدس کی حفاظت کے لیے مشرکین کے مسجدِ حرام کے قریب آنے سے بھی ممانعت فرمائی: ''يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْمُشْرِكُونَ نَجَسٌ فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هَـٰذَا'' (التوبہ: 28) یعنی اے ایمان والو! مشرکین ناپاک ہیں، لہٰذا اس سال کے بعد وہ مسجدِ حرام کے قریب بھی نہ آنے پائیں۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جس حج میں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو امیرِ حج مقرر فرمایا، اسی موقع پر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مجھے ایک

وفد کے ہمراہ روانہ کیا کہ قربانی کے دن لوگوں میں اعلان کردوں: اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہیں کرے گا اور کوئی برہنہ ہوکر خانۂ کعبہ کا طواف نہیں کرے گا۔ (صحیح بخاری:4655، صحیح مسلم:1347)

یوں مکہ مکرمہ کی حرمت اور مسجدِ حرام کی پاکیزگی کے تحفظ کے لیے شرک اور مشرکانہ رسوم کا دروازہ ہمیشہ کے لیے بند کردیا گیا۔

مکہ مکرمہ: ربانی عطا اور دعائے ابراھیمی کا ثمر

امن: دنیا میں بہت سے ترقی یافتہ اور متمدن شہر ہیں جہاں امن وامان کے لیے جدید ترین حفاظتی نظام اور وسائل بروئے کار لائے جاتے ہیں، مگر مکہ مکرمہ کو جو امن وسکون نصیب ہے، وہ محض انسانی تدابیر کا نتیجہ نہیں، بلکہ ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کی وہ دعا ہے جسے اللہ تعالیٰ نے شرفِ قبولیت بخشا۔ آپ نے دعا فرمائی: ''رَبِّ اجْعَلْ هَٰذَا بَلَدًا آمِنًا'' (البقرۃ:126) یعنی اے پروردگار تو اس جگہ کو امن والا شہر بنا۔

مکہ مکرمہ: شرپسندوں سے محفوظ شہر: اللہ تعالیٰ نے مکہ مکرمہ کو ہمیشہ شرپسندوں اور اس کے خلاف سازش کرنے والوں کے شر سے محفوظ رکھا ہے۔ قرآنِ مجید میں اصحابِ فیل کے واقعے کو یاد دلاتے ہوئے فرمایا: ''اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِيلِ، اَلَمْ يَجْعَلْ كَيْدَهُمْ فِي تَضْلِيلٍ، وَاَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا اَبَابِيلَ، تَرْمِيهِم بِحِجَارَةٍ مِّن سِجِّيلٍ، فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّاْكُولٍ'' (الفیل:1-5) یعنی کیا تم نے نہیں دیکھا کہ تمہارے رب نے ہاتھی والوں کے ساتھ کیا کیا؟ کیا اس نے ان کی سازش کو ناکام نہیں بنادیا؟ اور ان پر جھنڈ کے جھنڈ پرندے بھیجے، جو ان پر پکی ہوئی مٹی کے پتھر برسا رہے تھے، پھر انہیں کھائے ہوئے بھوسے کی مانند کردیا۔

اسی طرح ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایک لشکر خانۂ کعبہ پر حملہ کرنے کے ارادے سے روانہ ہوگا، لیکن جب وہ ایک میدان میں پہنچے گا تو اس کے اگلے اور پچھلے تمام افراد زمین میں دھنسا دیے جائیں گے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ان میں تو ایسے لوگ بھی ہوں گے جو ان میں شامل نہ ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ سب دھنس جائیں گے، پھر اپنی نیتوں کے مطابق اٹھائے جائیں گے۔ (صحیح بخاری:2118، صحیح مسلم:2884)

یہ واقعات اس حقیقت کی روشن دلیل ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مقدس گھر اور حرمِ مکی کو بدخواہوں اور شرپسندوں کے شر سے اپنی خاص حفاظت میں رکھا ہے۔

۸۔ مکہ مکرمہ حرمت والا شہر ہے: مکہ مکرمہ کی عظمت و تقدس کا عالم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آسمان وزمین کی تخلیق کے دن ہی اسے محترم اور لائقِ حرمت قرار دیا، اور اس کی یہ حرمت ہمیشہ برقرار رہی ہے۔ اس حرمت کے اعلان وتجدید میں ابراہیم علیہ السلام کی دعاؤں کو بھی خاص نسبت حاصل ہے۔ عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''انَّ إبراهيمَ حَرَّمَ مَكَّةَ ودَعا لَها، وحَرَّمتُ المَدِينَةَ كما حَرَّمَ إبراهيمُ مَكَّةَ، ودَعَوتُ لها في مُدِّها وصاعِها مِثلَ ما دَعا إبراهيمُ عليه السَّلامُ لِمَكَّةَ'' یعنی ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم قرار دیا اور اس کے لیے دعا فرمائی، اور میں نے مدینہ کو اسی طرح حرم قرار دیا ہے جیسے ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم قرار دیا تھا، اور میں نے اس کے مُدّ اور صاع میں اسی طرح برکت کی دعا کی ہے جیسے ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کے لیے دعا کی تھی۔ (صحیح البخاری:2129، صحیح مسلم:1360)

مکہ مکرمہ کی حرمت کا تقاضا یہ ہے کہ یہاں لڑائی جھگڑا، گالی گلوچ، فسق وفجور اور دیگر گناہوں کی قباحت عام مقامات کی نسبت کہیں زیادہ سنگین ہے۔

یہ احادیث واضح کرتی ہیں کہ مکہ مکرمہ کی حرمت کسی انسانی فیصلے یا عرف کی پیدا کردہ نہیں، بلکہ براہِ راست اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ ہے۔ اسی لیے حرمِ مکی میں امن و سکون کی حفاظت، گناہوں سے اجتناب اور اس کی حرمت وتقدس کا لحاظ محض اخلاقی تقاضا نہیں، بلکہ دینی ذمہ داری بھی ہے۔

مکہ مکرمہ میں قتل و غارت گری کی حرمت: قتل و غارت گری اور ناحق خون بہانا ہر حال میں حرام ہے، لیکن مکہ مکرمہ جیسے مقدس شہر میں اس کی حرمت اور قباحت مزید سنگین ہوجاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے مکہ مکرمہ میں ہتھیار اٹھانے سے بھی منع فرمایا اور ارشاد فرمایا: ''لا يَحِلُّ لأحَدِكُم أن يَحمِلَ بمَكَّةَ السِّلاحَ'' یعنی تم میں سے کسی کے لیے مکہ مکرمہ میں ہتھیار اٹھانا حلال نہیں۔ (صحیح مسلم:356)

جب اس مقدس شہر میں ہتھیار اٹھانے تک سے منع کیا گیا ہے، تو کسی بے گناہ کا ناحق خون بہانا بھلا کیسے روا ہوسکتا ہے؟ چنانچہ ابوشریح عدوی رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''لا يَحِلُّ لامرِءٍ يُؤمِنُ باللهِ واليومِ الآخِرِ أن يَسفِكَ بها دَمًا'' یعنی جو شخص اللہ اور یومِ آخرت پر ایمان رکھتا ہے، اس کے لیے مکہ مکرمہ میں کسی کا خون بہانا حلال نہیں۔ (صحیح مسلم:1355)

مکہ مکرمہ کے بارے میں بدخواہی کا انجام نہایت سنگین ہے: مکہ مکرمہ اور اس میں موجود شعائرِ اسلام مسلمانوں کے لیے عقیدت، عظمت اور احترام کا مرکز ہیں۔ ان مقدس مقامات سے مسلمانوں کے گہرے جذبات وابستہ ہیں، اس لیے مکہ مکرمہ کے امن وسکون کو نقصان پہنچانے یا اس کے مقدس شعائر کے بارے میں بدخواہی رکھنے کی کوئی گنجائش نہیں۔ بعض عناصر کی جانب سے حرمِ مکی کے امن کو غارت کرنے اور خانہ کعبہ کو گزند پہنچانے کی خواہش یا کوشش نہ صرف مسلمانوں کے جذبات کو مجروح کرتی ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ حرمت کی بھی صریح خلاف ورزی ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ''وَمَن يُرِدْ فِيهِ بِإِلْحَادٍ بِظُلْمٍ نُذِقْهُ مِنْ عَذَابٍ اَلِيمٍ'' (الحج:25) یعنی جو شخص وہاں ظلم کے ساتھ کجی اور الحاد کا ارادہ کرے، ہم اسے دردناک عذاب چکھائیں گے۔

مکہ مکرمہ میں دنیا بھر کے پھل پہنچتے ہیں: مکہ مکرمہ کے فضائل میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے انواع واقسام کے پھلوں اور رزق کی فراوانی سے نوازا ہے۔ ابراہیم خلیل الرحمٰن علیہ السلام نے مکہ مکرمہ کے لیے جو دعائیں فرمائیں، ان میں ایک دعا یہ بھی تھی: ''وَارْزُقْ اَهْلَهُ مِنَ الثَّمَرَاتِ مَنْ آمَنَ مِنْهُم بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ'' (البقرۃ:126) یعنی اور اس کے باشندوں میں سے جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتے ہوں، انہیں پھلوں کی روزی عطا فرما۔

ابراہیم علیہ السلام کی اس دعا کا اثر یہ ظاہر ہوا کہ مکہ مکرمہ میں دنیا کے مختلف علاقوں سے انواع واقسام کے موسمی اور غیر موسمی پھل پہنچتے ہیں، اور حرم مکی کے باشندے اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ نعمتوں سے بہرہ مند ہوتے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کی قدرت، اس کے وعدے اور ابراہیم علیہ السلام کی دعا کی قبولیت کی ایک نمایاں نشانی ہے۔

مسجد حرام ہی سے اسراء نبوی کا آغاز ہوا: واقعۂ اسراء ومعراج رسول اکرم ﷺ کے ساتھ جسمانی طور پر، حالتِ بیداری میں پیش آیا۔ اس عظیم واقعے کا آغاز مکہ مکرمہ کی مسجد حرام سے ہوا، جہاں سے آپ ﷺ کو بیت المقدس، یعنی مسجد اقصیٰ تک لے جایا گیا، پھر وہاں سے آپ ﷺ کو آسمانوں کی سیر کرائی گئی۔ اللہ تعالیٰ قرآنِ کریم میں ارشاد فرماتا ہے: ''سُبْحَانَ الَّذِي أَسْرَىٰ بِعَبْدِهِ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ إِلَى الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى الَّذِي بَارَكْنَا حَوْلَهُ لِنُرِيَهُ مِنْ آيَاتِنَا إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ'' (الإسراء:1) ترجمہ: پاک ہے وہ ذات جو اپنے بندے کو رات ہی رات میں مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک لے گئی، جس کے آس پاس ہم نے برکت دے رکھی ہے، تاکہ ہم اسے اپنی قدرت کی بعض نشانیاں دکھائیں۔ بے شک وہی خوب سننے والا، خوب دیکھنے والا ہے۔

خانۂ کعبہ: توحید کا مرکز، امن و برکت کا سرچشمہ: خانۂ کعبہ روئے زمین پر اللہ تعالیٰ کا وہ پہلا مقدس گھر ہے جسے ابراہیم اور اسماعیل علیہما السلام نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے تعمیر کیا اور جس کی بنیاد توحید و اخلاص پر استوار کی گئی۔ یہ بابرکت گھر امن وامان کی علامت، خیر و برکت کا سرچشمہ اور پوری انسانیت کے لیے ہدایت کا مرکز ہے۔ اسے آباد کرنا، اس کی زیارت اور اس کے شعائر کی تعظیم کرنا دنیوی سعادت اور اخروی فلاح کا ذریعہ ہے۔

کعبۃ اللہ ایک زمانے میں اٹھا لیا جائے گا: ہمیں معلوم ہے کہ قربِ قیامت اللہ تعالیٰ اہلِ ایمان کی روحیں قبض فرمالے گا اور قیامت بدترین لوگوں پر قائم ہوگی۔ اسی زمانے میں قرآنِ کریم بھی اٹھالیا جائے گا؛ صرف تختیاں اور صفحات باقی رہ جائیں گے، مگر اللہ تعالیٰ قرآن کے حروف کو بھی اٹھالے گا۔ خانۂ کعبہ کا معاملہ بھی اسی طرح ہوگا کہ ایک وقت آئے گا جب اللہ تعالیٰ اسے اٹھالے گا۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''استمتعوا من هذا البيتِ؛ فإنّه قد هُدِمَ مرتين، و يُرْفَعُ في الثالثةِ'' یعنی اس بیت اللہ سے (اس کے باقی رہنے تک) فائدہ اٹھاتے رہو، کیونکہ اسے دو مرتبہ منہدم کیا جا چکا ہے اور تیسری مرتبہ اسے اٹھالیا جائے گا۔ (مسند بزار:2506، صحیح ابن حبان:6753، طبرانی:14033، اور شیخ البانی نے صحیح الجامع:955 میں اسے صحیح قرار دیا ہے۔)

مکہ مکرمہ، ایمان کا مرکز اور پناہ گاہ: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''إِنَّ الإِسْلَامَ بَدَأَ غَرِيبًا، وَسَيَعُودُ غَرِيبًا كَمَا بَدَأَ، وَهُوَ يَأْرِزُ بَيْنَ الْمَسْجِدَيْنِ كَمَا تَأْرِزُ الْحَيَّةُ فِي جُحْرِهَا'' یعنی اسلام اجنبی حالت میں شروع ہوا تھا اور عنقریب پھر اسی طرح اجنبی ہو جائے گا جیسے ابتدا میں تھا، اور وہ دونوں مسجدوں کے درمیان اس طرح سمٹ کر پناہ لے گا جیسے سانپ اپنے بل میں سمٹ کر پناہ لیتا ہے۔ (صحیح مسلم:146)

اس حدیث سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ اسلام کے وہ مراکز ہیں جہاں دین کی حفاظت، اس کی تجدید اور اہلِ ایمان کے اجتماع کا خصوصی تعلق ہے۔ اسلام کے ابتدائی دور کی طرح آزمائش کے ادوار میں بھی اہلِ ایمان کا ان مقدس مقامات سے تعلق قائم رہتا ہے اور وہ ان کی طرف رجوع کرتے ہیں۔

مکہ مکرمہ دجال کے فتنہ سے محفوظ ہوگا: انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: ''ليس من بلدٍ إلّا سيطؤه الدَّجّالُ، إلّا مَكّةَ و المَدينةَ؛ ليس له من نِقابِها نَقبٌ إلّا عليه المَلائِكةُ صافِّينَ يَحرُسونَها'' یعنی ایسا کوئی شہر نہیں جس میں دجال داخل نہ ہوگا، سوائے مکہ اور مدینہ کے۔ ان دونوں کے تمام راستوں پر فرشتے صفیں باندھے ان کی حفاظت کریں گے۔ (صحیح بخاری:1881، صحیح مسلم:2943)

مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کو اللہ تعالیٰ نے قیامت تک کے لیے خصوصی حرمت اور حفاظت عطا فرمائی ہے۔ دجال کے عظیم فتنے کے وقت بھی یہ دونوں مقدس شہر اس کے داخلے سے محفوظ رہیں گے، اور فرشتے ان کے راستوں پر پہرہ دیں گے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے حرمین شریفین کی عظمت وفضیلت اور خصوصی حفاظت کی ایک روشن دلیل ہے۔

مکہ مکرمہ کی فضیلت وعظمت کا یہ سفر ہمیں اس حقیقت تک لے جاتا ہے کہ یہ شہر محض ایک مقدس مقام نہیں، بلکہ توحید، عبادت، امن اور اللہ سے وابستگی کی ایک زندہ علامت ہے۔ خانۂ کعبہ، شعائرِ حرم، آبِ زمزم اور اس سرزمین سے وابستہ ہر نشانی اپنے اندر ایمان کو تازہ کرنے اور دل کو اللہ کی طرف متوجہ کرنے کا پیغام رکھتی ہے۔ مکہ کی حرمت ہمیں صرف اس کی تعظیم کا درس نہیں دیتی، بلکہ اپنے قول وعمل میں امن، پاکیزگی، تقویٰ اور احترامِ انسانیت اختیار کرنے کی دعوت بھی دیتی ہے۔ خوش نصیب ہیں وہ دل جن میں اس مقدس شہر کی محبت جاگزیں ہو اور جنہیں اس کی حاضری نصیب ہو۔ حقیقت یہ ہے کہ مکہ سے محبت کسی ایک سفر کی خواہش نہیں، بلکہ ایمان کے ساتھ جڑی وہ کیفیت ہے جو فاصلے کے باوجود دل کو ہمیشہ بیت اللہ کی طرف کھینچتی رہتی ہے۔

☆☆☆

مولانا محفوظ الرحمٰن فیضی، مئو

أبکار المِنَن فی نقد آثار السُنَن

عربی لغت میں ''نقد، تِنقاد، انتقاد'' ہم معنی الفاظ ہیں۔ان کا اصل معنی ہے چاندی، سونا، درہم و دینار کی جانچ پرکھ کر کے کھرے کھوٹے میں فرق کرنا۔مثلاً بولتے ہیں: ''نقدت الدراهم وانتقدتها'' میں نے درھموں کا کھوٹ دور کیا، کھرے کھوٹے حصوں کو الگ کیا۔(لسان العرب، تاج العروس وغیرہ) لہٰذا نقد و انتقادِ کلام، نقد وانتقادِ کتب کا مطلب یہ ہوا کہ علمی وفنی اصول وضوابط کے معیار پر ان کی تحقیق اور جانچ پرکھ کر کے ان کے کھرے کھوٹے، ان کے درست و نادرست کو بیان کیا جائے، واضح کیا جائے۔اردو زبان میں لفظ ''تنقید'' بھی اسی معنی میں مستعمل ہے۔لیکن یہ لفظ عربی لغت میں وارد نہیں ہے۔عربی زبان ومحاورے میں نقد مادہ سے بروزن تفعیل ''تنقید'' مستعمل نہیں ہے۔تاہم بعض علماء فحول کے یہاں اس کا استعمال پایا جاتا ہے۔مثلاً علامہ بدرالدین عینی (متوفی ۸۵۵ھ) اور علامہ ابوالحسنات عبدالحئی لکھنوی (متوفی ۱۳۰۴ھ) ملاحظہ ہو عمدۃ القاری ج۱،ص۵، مقدمہ عمدۃ الرعایۃ، ص۱۲۔رحمہما اللہ

علامہ ظہیر حسن شوق نیموی رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۲۵ھ) کی کتاب ''آثار السنن'' پر علامہ عبدالرحمٰن محدث مبارکپوری رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۵۳ھ) نے نقد واستدراک لکھا تو اس وقت انہوں نے بھی اس کتاب کا نام یہ رکھا۔''أبکار المنن فی تنقید آثار السنن'' اور اسی نام سے یہ کتاب محدث مبارکپوری کی زندگی میں نہایت عمدہ اور واضح خط میں شائع بھی ہوئی۔

اشاعت کے بعد اس کتاب پر بعض علماء کی تنقید واستدراک سے، یا مؤلف موصوف کو از خود، اس پر تنبیہ ہوا کہ لفظ ''تنقید'' عربی زبان ومحاورے میں مستعمل نہیں ہے، یا اس کا استعمال صحیح یا فصیح نہیں ہے، تو آپ نے خود اس کتاب کے نام میں یہ تعدیل وتبدیلی کر لی اور اس کا نام ''أبکار المنن فی نقد آثار السنن'' کر دیا، یعنی تنقید کو نقد سے بدل دیا۔

چنانچہ آپ نے اپنی شاہ کار تصنیف ''تحفة الأحوذی شرح جامع الترمذی'' میں جو 'ابکار المنن' کے بعد کی تصنیف ہے، اس کتاب ''أبکار المنن'' کا جہاں جہاں حوالہ دیا ہے ہر جگہ اس کا نام ''أبکار المنن فی نقد آثار السنن'' ہی لکھا ہے اور اس کو ہر جگہ 'کتابنا' (ہماری کتاب) لکھا ہے اور کہیں بھی.....فی تنقید آثار السنن'' نہیں لکھا ہے۔مثال کے طور پر چند مقامات ملاحظہ ہوں:

(۱) باب التغليس بالفجر۔ج۱،ص۱۴۳؛ میں تحریر فرماتے ہیں: ''وزيادة الثقة انما تكون شاذة اذا كانت منافية لغيره من الثقات كما حققناه فی كتابنا "أبكار المنن فی نقد آثار السنن"۔

(۲) باب الترجيع فی الأذان۔ج۱،ص؛۱۷۱:''وقد لبسطنا الكلام فی هذه المسألة فی كتابنا "أبكار المنن فی نقد آثار السنن"۔

(۳) باب ماجاء فی القراءة خلف الامام۔ج۱،ص؛۲۰۴:''وفی الباب احاديث أخری ذكرناها فی كتابنا تحقيق الكلام..... وفی كتابنا "أبكار المنن فی نقد آثار السنن"۔

(۴) باب تفسير سورة فاتحة الكتاب۔ج۴،ص۶۶:..... وقد لبسطنا الكلام فيها فی كتابنا "أبكار المنن فی نقد آثار السنن"۔ (سابقہ سطور میں تحفۃ الأحوذی کے پہلے ایڈیشن کے جلد وصفحہ کا حوالہ دینے پر اکتفاء کیا گیا ہے، کیوں کہ جدید ایڈیشنوں کی جلدیں اور صفحات ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔)

گویا مؤلف موصوف نے خود پہلے نام ''أبكار المنن فی تنقيد آثار السنن'' کو منسوخ ومتروک کر دیا تھا، اور جب حقیقت یہ ہے کہ تو فی زمانا اس کتاب کے ناشرین نے جو اسے سابق منسوخ ومتروک نام ہی سے شائع کرنے کا اہتمام کیا ہے وہ ظاہر ہے کہ مناسب نہیں ہے۔وہ خود مؤلف کی منشا اور ان کے اختیار کردہ نام کے خلاف ہے۔اگر اسے ''أبكار المنن فی نقد آثار السنن'' کے نام سے شائع کیا جاتا، اور مقدمہ میں اس تبدیلی کی مذکورہ بالا توجیہ بیان کر دی جاتی تو یہ مؤلف کی منشا کے خلاف نہیں ہوتا، بلکہ یہ ان کی منشا کے عین مطابق ہوتا۔

نوٹ: اس موضوع پر میں بہت پہلے بھی ایک مضمون میں ضمناً بالاختصار لکھ چکا ہوں۔میری یہ تحریر ''جریدہ ترجمان'' دہلی کے شمارہ ۱۶-۲۸ رفروری ۲۰۱۳ء میں نیز میرے مجموعہ مضامین ''استدراکات''۔مطبوعہ ۲۰۱۵ء میں بھی شائع شدہ ہے۔

اس حقیقت واقعیہ کے باوجود بعض افاضل کا اس کتاب کے پہلے ہی نام کو باقی رکھنے پر اصرار اور مذکورہ تبدیلی کا مشورہ دینے والوں پر یہ معارضہ کہ: کیا کتاب ''القول المحمود فی رد جواز السود'' کے نام میں بھی تبدیلی کر دی جائے، اور ''السود'' کو ''الربی'' سے بدل دیا جائے، یہ معارضہ بظاہر بے محل ہے، کیوں کہ:

اولاً: اس کتاب کے مؤلف نے کتاب کے ہی نام میں تبدیلی کا کہیں کوئی اشارہ نہیں کیا ہے۔جبکہ ''أبكار المنن'' کے مؤلف نے خود نام تبدیل کر لیا ہے۔

ثانیاً: ''القول المحمود فی جواز السود'' گرچہ یہ نام یک گونہ عربی انداز کا ہے، لیکن کتاب اردو زبان میں ہے، اور اردو زبان میں (Interest) کو 'سود' کہتے ہیں۔اس کے لیے عموماً لفظ 'سود' ہی مستعمل ہے نہ کہ ''ربا''۔اس لیے کتاب کے نام میں لفظ ''سود'' ہی کا استعمال درست ہے۔

دراصل مولوی ڈپٹی نذیر احمد بجنوری ثم دہلوی (متوفی ۱۳۳۰ھ/۱۹۱۲ء) نے اردو زبان میں ایک کتاب لکھی تھی جس کا نام غالباً ''الحقوق والفرائض'' تھا، اس کتاب میں انہوں نے ہندوستان میں مسلمانوں کے لیے سودی کاروبار کو جائز قرار دیا تھا، علامہ محمد بشیر سہسوانی (متوفی ۱۳۲۶ھ) نے اس کے رد میں ایک کتاب بنام ''القول المحمود فی رد جواز السود'' لکھی جس میں اول الذکر کتاب کا پُر زور مدلل رد فرمایا، یہ کتاب بھی اردو زبان میں ہے۔یعنی یہ دونوں کتابیں اردو ہی میں ہیں۔ان میں سے کوئی عربی میں نہیں ہے۔ان کتابوں کے مختصر تعارف کے لیے دیکھیں، جامعہ سلفیہ بنارس سے شائع شدہ کتاب ''علمائے اہلحدیث کی تصنیفی خدمات'' (۲۸۲/۲) ☆☆

تاثرات

محمد شمس الحق عبدالحق سلفی، جھارکھنڈ

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے زیر اہتمام منعقد ہونے والے ملک گیر مسابقۂ حفظ وتجوید وتفسیر قرآن کریم۔ بتاریخ 1 / 2 نومبر .2026

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على خاتم الانبياء والمرسلين وعلى اله واصحابه اجمعنين.

گرامی قدر سماحۃ الشیخ عالی مقام حضرت العلام جناب اصغر علی امام مہدی السّلفی صاحب حفظہ اللہ وتولاہ امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند ،گرامی قدر ناظم عمومی، مشائخ عظام علماء کرام، موقر اراکین مجلس عاملہ، مخصوص مدعوین، شرکاء اجلاس اور قوم وملت کے نونہالوں!

اللہ رب العالمین کا بے پایاں فضل وکرم اور اس کا عظیم احسان ہے کہ اس نے ہمیں قرآن مجید جیسی بے مثال نعمت سے سرفراز فرمایا، ایسی مقدس کتاب عطا کی جو انسانیت کے لیے سرچشمۂ ہدایت، دلوں کے لیے نور، روحوں کے لیے سکون، زندگی کے لیے دستور اور آخرت میں نجات کا ذریعہ ہے۔ قرآن کریم وہ ابدی پیغام ہے جس کی روشنی میں بھٹکی ہوئی انسانیت اپنی منزل پا سکتی ہے، جس کی تعلیمات سے مردہ دلوں میں زندگی کی حرارت پیدا ہوتی ہے اور جس کے دامن سے وابستگی انسان کو دنیا و آخرت کی سعادتوں سے ہم کنار کرتی ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: إِنَّ هَـٰذَا الْقُرْآنَ يِهْدِي لِلَّتِي هِيَ أَقْوَمُ ترجمہ: ''بے شک یہ قرآن اس راستے کی طرف رہنمائی کرتا ہے جو سب سے زیادہ سیدھا ہے۔'' (سورہ الاسراء:9)

اسی کتابِ ہدایت کی عظمت کو اجاگر کرنے، نسلِ نو کے دلوں میں قرآن کریم کی محبت راسخ کرنے، حفاظِ قرآن کی حوصلہ افزائی کرنے، تجوید وقراءت کے ذوق کو پروان چڑھانے اور کتاب اللہ کے معانی ومفاہیم سے امت کو قریب تر کرنے کے لیے مرکزی جمعیت اہلِ حدیث ہند کے زیر اہتمام منعقد ہونے والا ملک گیر مسابقۂ حفظ وتجوید وتفسیر قرآن کریم ایک نہایت مبارک، قابلِ تحسین اور لائقِ صد افتخار دینی وعلمی اقدام ہے۔

اس عظیم الشان قرآنی پروگرام کے موقع پر اپنے قلبی احساسات، دلی جذبات اور مخلصانہ تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے میں سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اس نے امتِ مسلمہ کو قرآن کریم کی خدمت، اس کی تعلیم وتعلم اور اس کے پیغام کو عام کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ اس کے ساتھ ہی مرکزی جمعیت اہلِ حدیث ہند کے صد قابل احترام گرامی قدر امیر محترم، ذمہ داران، منتظمین، علمائے کرام، حفاظِ عظام، قراء اور اس مبارک مشن میں تعاون کرنے والے تمام مخلص افراد کو دل کی گہرائیوں سے مبارک باد پیش کرتا ہوں۔

قرآن کریم سے وابستگی ہی حقیقی کامیابی کی ضمانت ہے۔

قرآن مجید محض تلاوت کی کتاب نہیں، بلکہ یہ زندگی کے ہر شعبے میں انسان کی رہنمائی کرنے والا الٰہی دستور ہے۔ اس میں عقیدے کی اصلاح بھی ہے، عبادات کی تعلیم بھی؛ اخلاق وکردار کی تعمیر بھی ہے، معاملات کی پاکیزگی بھی؛ معاشرتی زندگی کی رہنمائی بھی ہے اور عدل وانصاف کا قیام بھی۔

افسوس کہ آج ہماری زندگیوں میں بہت سے مسائل کی جڑ قرآن کریم کی تعلیمات سے دوری، اس کے پیغام سے ناواقفیت اور اس کے احکام پر عمل کرنے میں کوتاہی ہے۔ ہم قرآن پڑھتے ہیں، اس کی تلاوت سنتے ہیں اور اس کی عظمت کا اعتراف بھی کرتے ہیں، لیکن ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم قرآن کو سمجھیں، اس کے پیغام پر غور کریں اور اپنی انفرادی واجتماعی زندگیوں کو اس کے مطابق ڈھالنے کی سنجیدہ کوشش کریں۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا: كِتَابٌ أَنزَلْنَاهُ إِلَيْكَ مُبَارَكٌ لِّيَدَّبَّرُوا آيَاتِهِ وَلِيَتَذَكَّرَ أُولُوا الْأَلْبَابِ ترجمہ: ''یہ ایک بابرکت کتاب ہے جسے ہم نے آپ کی طرف نازل کیا ہے، تاکہ لوگ اس کی آیات میں غور وفکر کریں اور عقل والے اس سے نصیحت حاصل کریں۔'' (سورہ ص:29)

یہ آیت ہمیں دعوت دیتی ہے کہ قرآن کریم سے ہمارا تعلق صرف الفاظ کی تلاوت تک محدود نہ رہے، بلکہ تدبر، تفکر، نصیحت، عمل اور کردار سازی تک پہنچے۔

اسی اعتبار سے حفظ، تجوید اور تفسیر پر مشتمل یہ مسابقہ ایک جامع قرآنی تحریک کی حیثیت رکھتا ہے۔ حفظ انسان کے سینے کو قرآن کا امین بناتا ہے، تجوید زبان کو ادائیگیِ کلام اللہ کے آداب سکھاتی ہے اور تفسیر ذہن وفکر کو قرآن کے معانی اور اس کے پیغام سے روشناس کراتی ہے۔ ان تینوں پہلوؤں کا اجتماع اس بات کی علامت ہے کہ قرآن کریم کی خدمت صرف اس کے الفاظ محفوظ کرنے کا نام نہیں، بلکہ اس کے صحیح تلفظ، فہم اور عملی پیروی کا بھی تقاضا کرتی ہے۔

حفظِ قرآن: ایک عظیم شرف اور ناقابلِ فراموش سعادت : حفظِ قرآن ایک عظیم سعادت ہے۔ وہ خوش نصیب افراد جو اپنے سینوں میں قرآن کریم کو محفوظ کرتے ہیں، درحقیقت ایک عظیم امانت کے حامل بنتے ہیں۔ تاہم اس سعادت کے ساتھ ذمہ داری بھی وابستہ ہے کہ قرآن کی تلاوت میں پابندی، اس کے احکام کی معرفت، اس کے اخلاق کی پیروی اور اس کی تعلیمات کو عام کرنے کا جذبہ ان کی زندگیوں میں نمایاں ہو۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: **خیر کم من تعلم القرآن وعلمه** ترجمہ: ''تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو قرآن سیکھے اور اسے سکھائے۔'' (صحیح البخاری، حدیث: 5027)

یہ مختصر مگر جامع فرمانِ نبوی قرآن کی تعلیم وتعلم کی عظمت کو واضح کرتا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ قرآن سیکھنا اور دوسروں کو سکھانا امت کے بہترین اعمال میں سے ہے۔ مسابقاتِ قرآنیہ کا ایک اہم فائدہ یہ بھی ہے کہ ان کے ذریعے بچوں اور نوجوانوں میں محنت، شوق، خود اعتمادی اور علمی ترقی کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ جب ایک طالب علم اپنے ہم عمر طلبہ کو قرآن کریم یاد کرتے، خوش الحانی سے پڑھتے اور اس کے معانی بیان کرتے دیکھتا ہے تو اس کے دل میں بھی آگے بڑھنے کی امنگ پیدا ہوتی ہے۔

ایسے مسابقات ان طلبہ کے لیے بھی حوصلہ افزائی کا ذریعہ ہیں جو محدود وسائل، مالی دشواریوں اور نامساعد حالات کے باوجود قرآن کریم کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ ان کی حوصلہ افزائی دراصل مستقبل کے قرآنی معلمین، ائمہ مساجد، داعیانِ دین اور مصلحین کی تیاری میں حصہ لینے کے مترادف ہے۔

تجوید قرآن: کلام الٰہی کی ادائیگی کا حسن: قرآن کریم کی تلاوت ایک عظیم عبادت ہے، اور اس کی صحیح ادائیگی کا اہتمام ہر مسلمان کے لیے اہم ہے۔ حروف کے مخارج، صفات، مد، غنہ اور دیگر قواعدِ تجوید کی رعایت سے تلاوت میں صحت اور حسن پیدا ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: **وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلًا** ترجمہ: ''اور قرآن کو ٹھہر ٹھہر کر خوب واضح انداز میں پڑھو۔'' (سورہ المزمل: 4)

تجوید کے مسابقات کا مقصد محض خوش الحانی کا مظاہرہ نہیں ہونا چاہیے، بلکہ اس کا بنیادی ہدف قرآن کریم کو درست طریقے سے پڑھنے کی تربیت، قراءت کی اصلاح اور سنت کے مطابق تلاوت کا ذوق پیدا کرنا ہونا چاہیے۔

یہ حقیقت بھی پیشِ نظر رہنی چاہیے کہ خوب صورت آواز ایک نعمت ہے، لیکن قرآن کی تلاوت میں اصل ترجیح صحتِ قراءت، اخلاص، خشوع اور آدابِ تلاوت کو حاصل ہے۔ جب خوب صورت آواز صحیح تجوید اور قلبی خشیت کے ساتھ جمع ہو جائے تو تلاوت دلوں پر گہرا اثر ڈالتی ہے اور سامعین کے اندر قرآن سے محبت کا جذبہ بیدار کرتی ہے۔

تفسیرِ قرآن: فہمِ دین اور اصلاحِ معاشرہ کا ذریعہ: اس مسابقے کا ایک نہایت اہم پہلو تفسیرِ قرآن کریم ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ قرآن کریم کی تعلیمات سے صحیح طور پر استفادہ کرنے کے لیے اس کے معانی ومفاہیم کو سمجھنا ضروری ہے۔ قرآن جس عقیدے کی دعوت دیتا ہے، جس عبادت کی تعلیم دیتا ہے، جن اخلاقی اقدار کو فروغ دیتا ہے اور جس معاشرتی عدل کا مطالبہ کرتا ہے، ان سب سے واقفیت امت کی بنیادی ضرورت ہے۔

تفسیر کا مطالعہ انسان کو قرآن کے پیغام سے قریب کرتا ہے، اس کے اندر حق و باطل میں امتیاز کی صلاحیت پیدا کرتا ہے اور اسے اپنی زندگی کے معاملات میں اللہ تعالیٰ کی ہدایت سے رہنمائی حاصل کرنے کا شعور دیتا ہے۔

ضرورت اس بات کی ہے کہ ہمارے مدارس، مکاتب اور تعلیمی اداروں میں طلبہ کو حفظ وتجوید کے ساتھ قرآن فہمی کی تعلیم بھی دی جائے۔ وہ صرف آیات یاد نہ کریں، بلکہ ان کے بنیادی معانی، ان سے حاصل ہونے والے اسباق اور ان کی عملی اہمیت سے بھی واقف ہوں۔

البتہ تفسیرِ قرآن میں معتبر علمی اصولوں، صحیح احادیث اور سلفِ صالحین کی تشریحات کو ملحوظ رکھنا ضروری ہے، تاکہ قرآن کریم کا مفہوم بیان کرتے وقت بے علمی، بے احتیاطی اور غیر مستند تعبیرات سے حفاظت ہو۔

میری نگاہ میں اس مسابقے کی حقیقی کامیابی اسی وقت مکمل ہوگی جب اس کے شرکاء قرآن کریم کی تلاوت کرنے والے ہی نہیں، بلکہ اس کی تعلیمات کو سمجھنے، ان پر عمل کرنے اور انہیں دوسروں تک پہنچانے والے بھی بنیں گے۔

مرکزی جمعیت اہلِ حدیث ہند کی قرآنی ودعوتی خدمات: مرکزی جمعیت اہلِ حدیث ہند کا یہ اقدام دینی تعلیم کے فروغ اور قرآن کریم کے ساتھ امت کے تعلق کو مضبوط بنانے کی ایک قابلِ قدر کوشش ہے۔ ایسے پروگرام اس حقیقت کی یاددہانی کراتے ہیں کہ دینی تنظیموں کی ذمہ داری محض اجتماعات منعقد کرنے یا انتظامی امور چلانے تک محدود نہیں، بلکہ ان کا بنیادی مقصد کتاب وسنت کی تعلیمات کو عام کرنا، نئی نسل کی علمی و اخلاقی تربیت کرنا اور معاشرے میں اصلاح وخیر کے امکانات کو وسیع کرنا بھی ہے۔

مسابقاتِ قرآنیہ کو ایک وقتی تقریب کے بجائے ایک مسلسل تعلیمی تحریک کی صورت دی جانی چاہیے۔ اس کے لیے مدارس ومکاتب کے درمیان علمی روابط مضبوط کیے جائیں، باصلاحیت طلبہ کی رہنمائی کا اہتمام ہو، قرآنی تعلیم کے اساتذہ کی تربیت کی جائے اور ان علاقوں تک قرآن کی تعلیم پہنچانے کی کوشش کی جائے جہاں دینی تعلیم کی سہولتیں محدود ہیں۔

اسی طرح ایسے طلبہ کی خصوصی حوصلہ افزائی بھی ضروری ہے جو غربت یا دیگر مجبوریوں کی وجہ سے اعلیٰ دینی تعلیم حاصل کرنے سے محروم رہ جاتے ہیں۔ اگر اہلِ خیر، علماء، اساتذہ اور دینی ادارے مشترکہ طور پر اس میدان میں کام کریں تو قرآنی تعلیم کے فروغ کے لیے زیادہ مؤثر نتائج حاصل کیے جاسکتے ہیں۔

نسلِ نو کی تربیت اور والدین کی ذمہ داری: آج کا دور فکری انتشار، مادہ پرستی اور اخلاقی چیلنجوں کا دور ہے۔ نئی نسل مختلف ذرائع ابلاغ اور جدید ٹیکنالوجی کے ذریعے بے شمار معلومات تک رسائی رکھتی ہے، لیکن محض معلومات کی کثرت انسان کو صحیح راستہ نہیں دکھاتی۔ اس کے لیے درست عقیدہ، صالح تربیت، اخلاقی شعور اور مقصدِ زندگی کی معرفت ضروری ہے۔

قرآن کریم کی تعلیم نئی نسل کو یہی بنیاد فراہم کرتی ہے۔ یہ اسے بتاتا ہے کہ انسان کی زندگی بے مقصد نہیں، اس کے اعمال کی جواب دہی ہے، والدین کے حقوق

ہیں، معاشرے کے کمزور طبقات کے ساتھ حسنِ سلوک ضروری ہے اور سچائی، امانت، عدل وانصاف اور پاکیزہ کردار ہی ایک صالح زندگی کے بنیادی اوصاف ہیں۔

والدین کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے بچوں کو قرآن کریم کی تعلیم سے وابستہ کریں۔ اساتذہ کی ذمہ داری ہے کہ وہ بچوں کے اندر قرآن سے محبت پیدا کریں۔ مدارس ومکاتب کے منتظمین کی ذمہ داری ہے کہ وہ تعلیم وتربیت کے معیارات بہتر بنائیں، اور دینی تنظیموں کی ذمہ داری ہے کہ وہ ان تمام کوششوں کو مضبوط بنانے کے لیے عملی اقدامات کریں۔

اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہماری نسلِ نو دین سے وابستہ رہے، تو ہمیں اس کے لیے محض نصیحت پر اکتفا نہیں کرنا چاہیے، بلکہ قرآن فہمی، دینی تربیت اور عملی نمونوں کے ذریعے اس کی رہنمائی کرنی چاہیے۔

مسابقے کا اصل مقصد: انعام نہیں، رضائے الٰہی: کسی بھی مسابقے میں کامیابی حاصل کرنا شرکاء کے لیے خوشی اور حوصلہ افزائی کا باعث ہوتا ہے۔ انعامات، اسناد اور اعزازات طلبہ کے اندر مزید محنت کا جذبہ پیدا کرتے ہیں، لیکن ایک مسلمان کے لیے سب سے بڑی کامیابی اللہ تعالیٰ کی رضا اور آخرت کی سرخروئی ہے۔

لہٰذا قرآن کریم کے طلبہ کو یہ تعلیم دینا ضروری ہے کہ ان کی محنت کا مقصد محض انعام حاصل کرنا، شہرت پانا یا دوسروں پر برتری جتانا نہ ہو، بلکہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی، قرآن سے گہری وابستگی اور اپنی زندگی کی اصلاح ہو۔

جو طالب علم مسابقے میں پہلی پوزیشن حاصل کرے، اسے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیے؛ اور جو کسی وجہ سے نمایاں کامیابی حاصل نہ کر سکے، اسے مایوس ہونے کے بجائے اپنی کمزوریوں کو دور کرنے اور مزید محنت کرنے کا عزم کرنا چاہیے۔

اصل کامیابی یہ ہے کہ قرآن کریم ہمارے سینوں میں محفوظ ہو، ہماری زبانوں پر جاری ہو، ہمارے ذہنوں میں اس کا فہم راسخ ہو اور ہماری زندگیوں میں اس کی تعلیمات نمایاں ہوں۔

چند مخلصانہ تجاویز: اس مبارک قرآنی پروگرام کے حوالے سے میری چند گزارشات ہیں، جن پر توجہ دی جائے تو ان شاء اللہ اس کے اثرات مزید وسیع اور دیرپا ہو سکتے ہیں:

اول: مسابقے کے بعد بھی شرکاء کے علمی وتعلیمی سفر کو جاری رکھنے کے لیے ان کی رہنمائی اور حوصلہ افزائی کا نظام قائم کیا جائے۔

دوم: مدارس ومکاتب میں حفظ وتجوید کے ساتھ قرآن فہمی اور منتخب قرآنی آیات کی عملی تعلیم پر خصوصی توجہ دی جائے۔

سوم: دور دراز علاقوں کے باصلاحیت اور مستحق طلبہ کی شناخت کر کے ان کی تعلیمی ضروریات پوری کرنے میں تعاون کیا جائے۔

چہارم: اساتذہ قرآن کی تربیت اور ان کے علمی معیار کو بہتر بنانے کے لیے وقتاً فوقتاً تربیتی نشستیں اور علمی ورکشاپس منعقد کی جائیں۔

پنجم: قرآن کریم کی تعلیم کو خواتین اور بچیوں تک مؤثر انداز میں پہنچانے کے لیے مناسب تعلیمی مواقع فراہم کیے جائیں، تاکہ گھروں میں بھی قرآن فہمی اور دینی تربیت کا ماحول مضبوط ہو۔

ششم: مسابقے کے نتائج، کامیاب طلبہ کی علمی پیش رفت اور اس پروگرام سے حاصل ہونے والے تجربات کو مرتب کر کے آئندہ کے پروگراموں کی منصوبہ بندی میں استعمال کیا جائے۔

یہ تجاویز محض انتظامی امور کی نشاندہی نہیں، بلکہ اس امید کا اظہار ہیں کہ قرآنی تعلیم کی یہ مبارک کوشش ایک مستقل اور ہمہ گیر تحریک کی صورت اختیار کرے گی۔

آخر میں، میں ایک مرتبہ پھر مرکزی جمعیت اہلِ حدیث ہند کے لائق صد احترام امیر کارواں سلف امیر محترم، ذمہ داران، اس پروگرام کے منتظمین، معزز علماء و مشائخ، حفاظ وقراء، اساتذہ کرام، والدین اور ان تمام معاونین کو خراجِ تحسین پیش کرتا ہوں جن کی محنت، وقت، صلاحیت اور تعاون سے اس مبارک قرآنی اجتماع کو کامیاب بنانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ میں مسابقے میں شرکت کرنے والے تمام طلبہ کو مبارک باد پیش کرتا ہوں اور دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کے علم، عمل، اخلاص اور حافظے میں برکت عطا فرمائے۔ انہیں قرآن کریم کا سچا خادم، سنتِ نبویہ کا متبع، اخلاقِ حسنہ کا پیکر اور امت کے لیے نافع انسان بنائے۔

اللہ تعالیٰ اس مسابقے کو محض ایک رسمی تقریب نہ بنائے، بلکہ اسے دلوں کی اصلاح، نسلِ نو کی تربیت، قرآن فہمی کے فروغ اور کتاب وسنت کی تعلیمات کو عام کرنے کا ذریعہ بنائے۔ اللہ تعالیٰ مرکزی جمعیت اہلِ حدیث ہند کو اخلاص، استقامت، اتحاد اور خدمتِ دین کی مزید توفیق عطا فرمائے۔ اس کے تمام دینی، تعلیمی اور دعوتی منصوبوں کو کامیابی سے ہم کنار کرے، علماء وطلبہ کی حفاظت فرمائے اور تمام اہلِ خیر کی کوششوں کو اپنی بارگاہ میں شرفِ قبولیت عطا فرمائے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں قرآن کریم پڑھنے، سمجھنے، اس پر عمل کرنے، اس کی تعلیمات کو عام کرنے اور زندگی کے آخری لمحے تک اس سے وابستہ رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

☆☆☆

ضروری تصحیح

''جریدہ ترجمان'' دہلی، شمارہ یکم-۱۵/اکتوبر ۲۰۲۶ء میں بعنوان ''ایں گناہیست کہ در شہر شما نیز کنند'' مضمون میں ص ۱۹ سطر ۹ کالم اول میں۔ نیز اسی عنوان سے شائع شدہ کتابچہ ص ۸، سطر ۷ میں مولانا مطیع اللہ سلفی حفظہ اللہ کی کتاب کا حوالہ غلطی سے ''علامہ عبدالجلیل رحمانی حیات وخدمات'' لکھ گیا ہے۔ صحیح ''تاریخ مرکزی دارالعلوم'' ہے، جیسا کہ آئندہ صفحات میں ایسا ہی لکھا گیا ہے۔ قارئین کرام سے گذارش ہے کہ براہ کرم تصحیح فرمالیں۔ شکریہ

(ملتمس: محفوظ الرحمٰن فیضی ۳۰/۱۰/۲۰۲۶)

رپورٹ: ڈاکٹر محمد شیث ادریس تیمی
شعبۂ تنظیم

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کی مجلس عاملہ کا اہم اجلاس بحسن وخوبی اختتام پذیر

ملک وملت اور جماعت وانسانیت کی فلاح وبہبود سے متعلق امور ومسائل پر غور وخوض

چھتیسویں آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کے انعقاد کی منظوری

☆ پورے ملک سے موقر اراکین عاملہ ،وذمہ داران صوبائی جمعیات کی شرکت ☆ ایمان وعقیدہ کی حفاظت اور دینی شناخت کے تحفظ، دعوت توحید وسنت اور حکمت و بصیرت کا تقاضا، ملی اتحاد، باھمی اخوت اور اجتماعی شعور کی بیداری، جماعت اھلحدیث کے علمی ودعوتی تشخص اور اس کی تجدیدعھد، تعلیم وتربیت ملت کے مستقبل کی ضمانت، نوجوان نسل کی فکری اور اخلاقی تربیت، موجودہ قومی حالات اور آئینی اور شھری ذمہ داریاں، سماجی خدمت اور انسانیت کے لیے خیر خواھی، جماعتی تنظیم، نظم و ضبط اور ادارہ جاتی استحکام، خواتین کی دینی تعلیم و ترقی اور معاشرتی کردار، میڈیا، صحافت اور ڈیجیٹل دنیا میں موثر نمائندگی وغیرہ امور پرامیر محترم فضیلۃ الشیخ اصغر علی امام مھدی سلفی پُر مغز خطاب ۔☆بلا دحرمین شریفین کے مختلف مقامات خصوصا شاہ خالد انٹر نیشنل ایئرپورٹ پر حوثیوں کے دھشت گردانہ حملوں کی پر زور مذمت ☆ ملک کے مختلف حصوں میں مساجد کے انھدام پر گھری تشویش کا اظھار کرتاھے اورساتھ ھی ملک کے مختلف حصوں میں مدرسہ بورڈ کی حیثیت کو کم کرنے اوراھل مدارس کوتنگ کرنے پر متعلقہ حکومتوں سے اپیل کرتاھے کہ وہ آئین میں اقلیتوں کو دی گئی مذھبی تعلیمی آزادی کا پاس و لحاظ رکھیں ۔☆ مرکزی جمعیت اھل حدیث ھند کے زیر اھتمام دو روزہ اھل حدیث کمپلیکس میں جاری بائیسواں عظیم الشان آل انڈیا مسابقہ حفظ و تجوید و تفسیر قرآن کریم کے انعقاد پر مرکزی جمعیت اھل حدیث ھند کے ذمہ داران خصوصا امیر محترم کو دلی مبارکباد ☆ اھل حدیث کمپلیکس میں جاری عظیم الشان عمارت کی تکمیل کے لیے پورے ملک کی مساجد میں اجتماعی تعاون کے اعلان کا عزم بالجزم۔

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کی مجلس عاملہ کا یہ اہم اجلاس بتاریخ ۲/نومبر ۲۰۲۶ء کو اہل حدیث کمپلیکس، اوکھلا، نئی دہلی میں زیر صدارت مولانا اصغر علی امام مہدی سلفی حفظہ اللہ، امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند منعقد ہوا، جس میں ملک کے تقریبا تمام صوبوں سے آئے ہوئے معزز ارکان مجلس عاملہ وذمہ داران صوبائی جمعیات اہل حدیث نے شرکت کی۔ اجلاس کا ایجنڈا درج ذیل تھا:

(۱) خطاب امیر۔
(۲) گزشتہ کارروائی کی خواندگی وتوثیق۔
(۳) رپورٹ ناظم عمومی۔
(۴) موجودہ حالات اور موجودہ لائحہ عمل پر غور وخوض۔
(۵) دعوتی وتنظیمی مسائل پر غور وخوض۔
(۶) اہل حدیث کمپلیکس میں ہوئی تعمیراتی پیش رفت کی رپورٹ اور اس کے لیے فراہمی مالیات کا جائزہ۔
(۷) چھتیسویں آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس کے انعقاد پر غور وخوض۔
(۸) جمعیت کے مالی استحکام پر غور وخوض۔

(۹) دیگر امور باجازت صدر۔

اجلاس کا آغاز مولانا طہ سعید خالد عمری نائب امیر صوبائی جمعیت اہل حدیث اڈیشہ کی تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔اس کے بعد امیر محترم مولانا اصغر علی امام مہدی سلفی نے صدارتی خطاب کرتے ہوئے مؤقر اراکین اور ذمہ داران صوبائی جمعیات کو خوش آمدید کہا اور ان کی شرکت پر ان کا صمیم قلب سے شکریہ ادا کیا اور ایمان وعقیدہ کی حفاظت اور دینی شناخت کے تحفظ، دعوت توحید وسنت اور حکمت وبصیرت کا تقاضا، ملی اتحاد، باہمی اخوت اور اجتماعی شعور کی بیداری، جماعت اہلحدیث کے علمی ودعوتی تشخص اور اس کی تجدید عہد، تعلیم وتربیت ملت کے مستقبل کی ضمانت، نوجوان نسل کی فکری اور اخلاقی تربیت، موجودہ قومی حالات اور آئینی اور شہری ذمہ داریاں، سماجی خدمت اور انسانیت کے لیے خیر خواہی، جماعتی تنظیم، نظم وضبط اور ادارہ جاتی استحکام، خواتین کی دینی تعلیم وترقی اور معاشرتی کردار، میڈیا، صحافت اور ڈیجیٹل دنیا میں موثر نمائندگی وغیرہ امور پر پُر مغز خطاب فرمایا۔اور فتنوں اور جنگ وجدل کے دور میں کتاب وسنت اور سلف صالح کے فہم وتعامل کی روشنی میں زندگی گزارنے کی تلقین کی اور کہا کہ فتنوں کے دور میں دینی بصیرت، انسانی ہمدردی اور آئینی روح کو بروئے کار لائیں اور فتنہ وفساد سے بچیں۔

بعد ازاں مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے ناظم عمومی مولانا محمد ہارون سنابلی کے ذریعہ گزشتہ اجلاس عاملہ کی کارروائی کی خواندگی عمل میں آئی، جس کی شرکاء اجلاس نے توثیق کی۔اس کے بعد مرکزی جمعیت کی کارکردگی رپورٹ پیش کی گئی جس پر اراکین نے اطمینان وخوشی کا اظہار کیا۔اجلاس میں ناظم مالیات الحاج وکیل پرویز نے شعبہ تعمیرات کی رپورٹ پیش کی جس پر مؤقر اراکین نے اعتماد واطمینان کا اظہار کیا۔

اجلاس میں منجملہ دیگر امور کے چھتیسویں آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کے انعقاد کی منظوری دی گئی او اہل حدیث کمپلیکس میں جاری عظیم الشان عمارت کی تکمیل کے لیے پورے ملک کی مساجد میں اجتماعی تعاون کے اعلان کا عزم بالجزم کیا گیا۔

مجلس عاملہ کے اجلاس میں ملی، جماعتی وملکی اور عالمی اہم امور ومسائل کے سلسلے میں قراردادیں اور تجاویز پیش کی گئیں جنہیں ارکان عاملہ نے اتفاق رائے سے منظور کیا۔اجلاس عاملہ میں بطور خاص چھتیسویں آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کے انعقاد کو منظوری دی گئی۔

قرار دداد میں عصر حاضر میں عقیدہ توحید کی اہمیت وضرورت، معنویت اور افادیت کے پیش نظر علماء کرام سے اپیل کی گئی کہ وہ اپنی تقریروں، تحریروں اور وعظ و نصیحت میں عقیدہ توحید کو ترجیحی طور پر موضوع سخن بنائیں۔ اسوہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام کے فہم وتعامل کو سامنے رکھیں اور کسی بھی طرح نفاق وشقاق کو اپنی صفوں میں آنے نہ دیں۔مسلکی ونظریاتی اختلاف سے اوپر اُٹھ کر اتحاد واتفاق اور یگانگت و رواداری کا مظاہرہ کریں اور ایک دوسرے کے خلاف ایسی زبان و بیان سے گریز کریں جس سے ایک دوسرے کی دل آزاری ہوتی ہو۔

اجلاس میں ملک میں روز بروز بڑھتی ہوئی مہنگائی، بے روزگاری، ناخواندگی، اخلاقی بگاڑ، سماجی استحصال اور رشوت کی صورتحال، شراب نوشی ومنشیات کے استعمال اور فحاشی اور جہیز کے بڑھتے ہوئے رجحانات پر گہری تشویش کا اظہار کیا گیا اور عوام و خواص سے اپیل کی گئی کہ ان کے سد باب کے لیے آگے آئیں۔

قرارداد میں کہ وہ جمہوریت کے چوتھے ستون کے طور پر ملک کی تعمیر وترقی کے لیے اپنا متوقع کردار ادا کرے۔اسی طرح قومی یکجہتی، فرقہ وارانہ ہم آہنگی، خیر سگالی، اتحاد واتفاق، رواداری، احترام باہمی اور امن وشانتی کے قیام کی اہمیت وضرورت پر زور دیا گیا اور اسے ملک کی تعمیر وترقی کا اہم ذریعہ قرار دیتے ہوئے ہر طرح کے تشدد اور منافرت سے دور رہنے کی اپیل کی گئی۔نیز اس اجلاس میں دہشت گردی کی ہر شکل کو اسلامی تعلیمات کے خلاف قرار دیتے ہوئے اسے بزدلانہ وغیر انسانی عمل قرار دیا گیا۔

مجلس عاملہ کا یہ اجلاس ملک کے مختلف حصوں میں مساجد کے انہدام پر گہری تشویش کا اظہار کرتا ہے اور ساتھ ہی ملک کے مختلف حصوں میں مدرسہ بورڈ کی حیثیت کو کم کرنے اور اہل مدارس کو تنگ کرنے پر متعلقہ حکومتوں سے اپیل کرتا ہے کہ وہ آئین میں اقلیتوں کو دی گئی مذہبی تعلیمی آزادی کا پاس ولحاظ رکھیں۔ساتھ ہی ملک کے مختلف صوبوں میں یونیفارم سول کوڈ کے نفاذ کو آئین میں دیئے گئے اقلیتوں کے پرسنل لا ء میں مداخلت قرار دیتے ہوئے حکومت سے اس پر نظر ثانی کرنے کی اپیل کی گئی نیز قومی وقار کے ترمیمی بل ۲۰۲۶ء کے ذریعہ وندے ماترم کی لازمیت پر عقیدہ توحید کے منافی ہونے کی وجہ سے گہری تشویش کا اظہار کیا گیا ہے۔اسی طرح ایس آئی آر کے نام پر ووٹر لسٹ سے بڑے پیمانے پر رائے دہندگان اقلیتوں خصوصاً مسلمانوں کے ناموں کے حذف کیے جانے کو جمہوریت مخالف قرار دیا گیا۔ساتھ ہی تمام شہریوں خصوصاً مسلمانوں سے اپیل کی گئی کہ وہ ایس آئی آر اور مردم شماری کے عمل میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔

اسی طرح قرارداد میں مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے زیر اہتمام دوروزہ اہل حدیث کمپلیکس میں جاری بائیسواں عظیم الشان آل انڈیا مسابقہ حفظ وتجوید وتفسیر قرآن کریم کے انعقاد پر مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے ذمہ داران خصوصا امیر محترم کو دلی مبارکباد پیش کی۔

قرارداد میں بلا دحرمین شریفین کے مختلف مقامات خصوصا شاہ خالد انٹرنیشنل ایئرپورٹ پر حوثیوں کے دہشت گردانہ حملوں کی پرزور مذمت کرتے ہوئے تلقین کی گئی کہ بلا دحرمین شریفین کے تقدس وحرمت سے چھیڑ چھاڑ نہ کیا جائے۔نیز فلسطین میں اسرائیلی جارحیت اور ظلم وزیادتی پر مذمت کی گئی اور کہا گیا کہ مذاکرات اچھی بات ہے مگر مذاکرات اور جنگ اور جنگ بندی کے نام پر قضیہ فلسطین کو پیچھے ڈھکیلے جانے پر تشویش کا اظہار کیا گیا۔اخیر میں ملک وملت اور جماعت کے اہم شخصیات کے

انتقال پر ملال پر اظہار افسوس اور ان کی مغفرت اور بلندی درجات کے لیے دعا کی گئی۔

قرارداد کا متن:

☆ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کی مجلس عاملہ کا یہ اجلاس عصر حاضر میں عقیدہ توحید کی اہمیت، ضرورت، معنویت اور افادیت کے پیش نظر علمائے کرام سے اپیل کرتا ہے کہ وہ اپنی تقریروں، تحریروں اور دروس و وعظ اور دعوت وتبلیغ میں عقیدہ توحید کو ترجیحی طور رموضوع سخن بنائیں کیوں کہ نامساعد حالات میں تمام انبیائے کرام اور بالخصوص نبی آخر الزماں محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی عقیدہ کی تبلیغ انسانیت کی فلاح اور سعادت دارین کے لیے جد و جہد کی۔ کیوں کہ عقیدہ توحید اور اس کی دعوت میں انسانیت کی فلاح وسعادت اور امن وشانتی اور اخوت ومحبت کا راز مضمر ہے۔

☆ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کی مجلس عاملہ کا یہ اجلاس احباب جماعت سے اپیل کرتا ہے کہ اسوہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام کے فہم وتعامل کو سامنے رکھیں اور کسی بھی طرح نفاق وشقاق کو اپنی صفوں میں آنے نہ دیں۔ امت وملت جماعت اور ملک کے اندر کسی بھی طرح کے اختلاف ونزاع کو شر مستطیر سمجھتا ہے۔ خصوصاً اہل علم اور دعاۃ کے لئے یہ بات پیش نظر رکھنا از حد ضروری ہے۔

☆ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کی مجلس عاملہ کا یہ اجلاس علماء برادری سے اپیل کرتا ہے کہ وہ مسلکی ونظریاتی اختلاف سے اوپر اُٹھ کر اتحاد واتفاق اور یگانگت و رواداری کا مظاہرہ کریں اور ایک دوسرے کے خلاف ایسی زبان و بیان سے گریز کریں جس سے ایک دوسرے کی دل آزاری ہوتی ہو۔ ساتھ یہ بھی اپیل کرتا ہے کہ وہ ملت کے نام پر ایسی کوششوں اور سازشوں کا حصہ نہ بنیں جس سے اسلام اور ملک دشمن عناصر کو تقویت اور مسلمانوں کے خلاف متحد ہونے کا موقع ملے۔

☆ مجلس عاملہ کا یہ اجلاس ملک میں روز بروز بڑھتی ہوئی مہنگائی، بے روزگاری، ناخواندگی، اخلاقی بگاڑ، سماجی استحصال اور رشوت کی صورتحال، شراب نوشی و منشیات کے استعمال اور فحاشی اور جہیز کے بڑھتے ہوئے رجحانات پر گہری تشویش کا اظہار کرتا ہے اور حکومتوں اور عوام وخواص سے اپیل کرتا ہے کہ وہ ان کے سد باب کے لیے آگے آئیں اور مناسب تدابیر اختیار کریں۔

☆ یہ بات مسلمات میں سے ہے کہ تعلیم وتربیت ہر طرح کی ترقی کی شاہ کلید ہے۔ اسی کے راستے سے سماجی واصلاحی تعمیر کی ساری راہیں کھلتی ہیں۔ اس لیے مجلس عاملہ کا یہ اجلاس عامۃ المسلمین سے اپیل کرتا ہے کہ وہ نئی نسل کی تعلیم وتربیت پر بطور خاص توجہ دیں اور اپنے نونہالوں کی بہترین اور مبنی بر اقدار تعلیم وتربیت کا انتظام کریں۔ نیز مساجد ومکاتب میں صباحی ومساعی تعلیم وتربیت کا اہتمام کریں تاکہ نئی نسل کی دین وعقیدہ سے وابستگی اور بنیادی اسلامی تعلیمات سے آگہی ہو سکے۔

☆ مجلس عاملہ کا یہ اجلاس بعض میڈیا کے جانبدارانہ رویے پر تشویش کا اظہار کرتا ہے اور اس سے پیل کرتا ہے کہ وہ جمہوریت کے چوتھے ستون کے طور پر ملک کی تعمیر وترقی کے لیے اپنا متوقع کردار ادا کرے اور بعض عناصر کا وکیل صفائی نہ بن کر حق و انصاف کی آواز بنے تاکہ میڈیا پر عوام کا اعتماد بحال ہو۔

☆ مجلس عاملہ کا یہ اجلاس ملک میں قومی یکجہتی، فرقہ وارانہ ہم آہنگی، خیر سگالی، اتحاد واتفاق، رواداری، احترام باہمی اور امن وشانتی کے قیام کی اہمیت وضرورت پر زور دیتا ہے اور اسے ملک کی تعمیر وترقی کا اہم ذریعہ قرار دیتے ہوئے ہر طرح کے تشدد اور منافرت سے دور رہنے کی اپیل کرتا ہے۔ نیز یہ اجلاس دہشت گردی کی ہر شکل کو اسلامی تعلیمات کے خلاف قرار دیتے ہوئے اسے بزدلانہ وغیر انسانی عمل کی بھر پور مذمت کرتا ہے۔

☆ مجلس عاملہ کا یہ اجلاس ملک کی مختلف جیلوں میں محبوس مسلم نوجوانوں کے مقدمات کے جلد از جلد نپٹارے کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے حکومتوں سے اپیل کرتا ہے کہ جن نوجوانوں کو فاضل عدالتوں نے بری کر دیا ہے، ان کے ہرجانے کی بھر پائی کا انتظام کرے، تاکہ وہ اپنی زندگی کی خوش گوار شروعات کر سکیں۔

☆ مجلس عاملہ کا یہ اجلاس اوقاف ترمیمی قانون کے مطابق اوقاف مالکان اور متولیان سے اپیل کرتا ہے کہ باقی ماندہ وقف اراضی کو وقف پورٹل پر اندراج کو یقینی بنائیں اور اس کے لیے ہر ممکن قانونی تدابیر کریں تاکہ اوقاف کا تحفظ یقینی ہو سکے۔

☆ مجلس عاملہ کا یہ اجلاس ملک کے مختلف حصوں میں مساجد کے انہدام پر گہری تشویش کا اظہار کرتا ہے اور ساتھ ہی ملک کے مختلف حصوں میں مدرسہ بورڈ کی حیثیت کو کم کرنے اور اہل مدارس کو تنگ کرنے پر متعلقہ حکومتوں سے اپیل کرتا ہے کہ وہ آئین میں اقلیتوں کو دی گئی مذہبی تعلیمی آزادی کا پاس ولحاظ رکھیں۔

☆ مجلس عاملہ کا یہ اجلاس ملک کے مختلف صوبوں میں یونیفارم سول کوڈ کے نفاذ کو آئین میں دیئے گئے اقلیتوں کے پرسنل لاء میں مداخلت قرار دیتے ہوئے حکومت سے اپیل کرتا ہے کہ اس پر نظر ثانی کرے۔ نیز یہ اجلاس قومی وقار کے ترمیمی بل ۲۰۲۶ء کے ذریعہ وندے ماترم کی لازمیت پر گہری تشویش کا اظہار کرتا ہے۔ کیوں کہ یہ مسلمانوں کے عقیدہ توحید کے منافی ہے۔ یہ اجلاس اس بل کو ملک میں شہریوں کی مذہبی آزادی کے منافی سمجھتا ہے۔ اور اسے ختم کرنے کی اپیل کرتا ہے۔

☆ مجلس عاملہ کا یہ اجلاس ملک کے مختلف حصوں خصوصا آسام میں آئے تباہ کن سیلاب پر اظہار غم وافسوس کرتا ہے جس میں بڑے پیمانے پر جانی ومالی نقصانات ہوئے۔ ساتھ ہی یہ اجلاس سیلاب متاثرین اور مصیبت زدگان سے اظہار یکجہتی کرتے ہوئے وہاں کے عوام ستائش کی کرتا ہے کہ انہوں نے روایتی فرقہ وارانہ ہم آہنگی کے ساتھ اس وقت کا مقابلہ کیا۔ اسی طرح یہ اجلاس پڑوسی ملک نیپال میں آئے ہلاکت خیز سیلاب پر بھی اظہار افسوس کرتے ہوئے مہلوکین کے ورثا سے اظہار تعزیت کرتا ہے۔

☆ مجلس عاملہ کا یہ اجلاس ایس آئی آر کے نام پر ووٹر لسٹ سے بڑے پیمانے پر رائے دہندگان خصوصاً مسلمانوں کے ناموں کے حذف کیے جانے کی مذمت کرتا ہے۔ ساتھ ہی یہ اجلاس مسلمانوں سے اپیل کرتا ہے کہ وہ ایس آئی آر اور مردم شماری

کے عمل میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ ساتھ ہی یہ اجلاس الیکشن کمیشن کے حوالے سے خبروں پر گہری تشویش کا اظہار کرتا ہے۔

☆ مجلس عاملہ کا یہ اجلاس مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے زیر اہتمام دو روزہ اہل حدیث کمپلیکس میں جاری بائیسواں عظیم الشان آل انڈیا مسابقہ حفظ وتجوید و تفسیر قرآن کریم کے انعقاد پر مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے ذمہ داران خصوصا امیر محترم کو دلی مبارکباد پیش کرتا ہے اور اس کی اہمیت وضرورت ومعنویت کے پیش نظر اس سلسلہ کو پابندی کے ساتھ آئندہ بھی جاری رکھنے کی ضرورت پر زور دیتا ہے۔

☆ مجلس عاملہ کا یہ اجلاس بلا دحرمین شریفین کے مختلف مقامات خصوصا شاہ خالد انٹرنیشنل ایئرپورٹ پر حوثیوں کے دہشت گردانہ حملوں کی پرزور مذمت کرتا ہے اور اسے تلقین کرتا ہے کہ بلا دحرمین شریفین کے تقدس وحرمت سے چھیڑ چھاڑ نہ کرے۔ کیوں یہ اسلامی تعلیمات کے منافی ہے اور پورے عالم اسلام کی دل آزاری بھی۔ ساتھ ہی یہ اجلاس مملکت سعودی عرب کے فرمانروا شاہ سلمان بن عبدالعزیز آل سعود اور ولی عہد شہزادہ محمد بن سلمان آل سعود نے صبر وحلم کی ستائش کرتا ہے اور بلا دحرمین کے تحفظ کے لیے اٹھائے گئے ان کے ہر اقدامات کی پرزور تائید کرتا ہے۔

☆ مجلس عاملہ کا یہ اجلاس فلسطین میں اسرائیلی جارحیت اور ظلم وزیادتی کی پرزور مذمت کرتا ہے۔ مذاکرات اور جنگ اور جنگ بندی کے نام پر جس طرح قضیہ فلسطین کو پیچھے ڈھکیلا جارہا ہے اس کی بھی مذمت کرتا ہے۔

☆ مجلس عاملہ کا یہ اجلاس صوبائی جمعیت اہل حدیث جھارکھنڈ کے نائب ناظم اور الجامعہ الاسلامیہ السلفیہ عبداللہ پور صاحب گنج کے استاد معروف عالم دین مولانا شمس الحق سلفی صاحب کی والدہ ماجدہ، ضلعی جمعیت اہل حدیث مالدہ مغربی بنگال کے نائب امیر معروف عالم دین مولانا ظہیر الدین ندوی صاحب کے والد محترم جناب بشیر احمد صاحب، مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے سرپرست، ہندستان کی اہم اور معروف دانشگاہ جامعہ ابو ہریرہ الاسلامیہ، لال گوپال گنج، پریاگ راج، یوپی کے مؤسس ورئیس اور عالم اسلام کی مقتدر علمی ودعوتی شخصیت جناب پروفیسر ڈاکٹر عبد الرحمٰن بن عبد الجبار فریوائی صاحب حفظہ اللہ کی ہمشیرہ کے داماد اور جامعہ ابو ہریرہ الاسلامیہ لال گوپال گنج کے قدیم ملازم محمد اکرم صاحب، جامعہ حفصہ للبنات بابوان بسمتیہ اررہ بہار کے ڈائریکٹر ڈاکٹر امان اللہ مدنی صاحب کے والد محترم اور ڈاکٹر علاء الدین سلفی صاحب کے چچا جناب الحاج محمد اسماعیل صاحب، ہندوستان کی معروف دینی دانشگاہ جامعہ اسلامیہ سنابل نئی دہلی کے استاد معروف عالم دین مولانا مطیع اللہ مدنی صاحب کی والدہ ماجدہ، ڈاکٹر حافظ فہد الاسلام سلفی صاحب کے چچا جناب جہانگیر صدیقی صاحب، صوبائی جمعیت اہل حدیث مشرقی یوپی کے سابق نائب امیر، مرکزی دارالعلوم جامعہ سلفیہ بنارس کے سابق استاذ، طیب شاہ جامع مسجد بنارس کے سابق امام وخطیب اور قرآن کریم کے خوش الحان قاری مولانا عبد الرحیم مدنی صاحب بنارسی، مرکزی دارالعلوم جامعہ سلفیہ بنارس کے سابق شیخ الحدیث استاذ الاساتذہ مولانا شمس الحق سلفی رحمہ اللہ کی اہلیہ محترمہ اور عالم اسلام کے نامور محقق ڈاکٹر عزیر شمس رحمہ اللہ کی والدہ ماجدہ، مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے موقر رکن مجلس عاملہ مولانا منظر احسن سلفی صاحب کے بڑے برادر نسبتی جناب قمر الہدیٰ صاحب، مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے سابق رکن شوری اور جماعت کے بزرگ عالم دین اور معروف خطیب قاری نجم الحسن فیضی صاحب کی اہلیہ محترمہ، مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے شعبہ دعوت وارشاد کے معاون جناب انور عبد القیوم انصاری صاحب، صوبائی جمعیت اہل حدیث مغربی بنگال کے امیر مولانا شمیم اختر ندوی صاحب کے جواں سال برادر نسبتی عزیزم حافظ ربیع الاسلام صاحب، مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے کارکن مولانا محمد احمد سلفی صاحب کے خسر محترم جناب عبد الباری بن محمد منیر صاحب، مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے سابق رکن شوری ڈاکٹر فضل الرحمٰن مدنی رحمہ اللہ کے جواں سال منجھلے صاحبزادے عزیزم احمد فضل الرحمٰن محمدی، رکن شوری مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند مولانا کلیم اللہ سلفی صاحب کے برادر معظم جناب شفاء اللہ صاحب کی اہلیہ محترمہ، مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے مؤقر رکن شوری مولانا عبد الرحمٰن بن شیخ الحدیث علامہ عبید اللہ مبارک پوری صاحب کے بڑے فرزند مولانا زہیر عبد الرحمٰن مدنی صاحب، جمعیۃ الشبان المسلمین بجرڈیہہ بنارس کے صدر معروف وموثر جماعتی وسماجی اور رفاہی شخصیت جناب محمد عارف صاحب کی اہلیہ محترمہ، چانچل مالدہ، مغربی جماعت کے بزرگ ترین عالم دین شیخ الحدیث مولانا محمد عبد الرزاق بن صدیق حسین سلفی عالیاوی، آگرہ کی نہایت معروف ومعزز جماعتی وسماجی شخصیت الحاج محمد عیسیٰ صاحب مرحوم کی اہلیہ محترمہ اور جناب محمد ادریس انصاری صاحب کی والدہ ماجدہ، صوبائی جمعیت اہل حدیث اڈیشہ کے سابق امیر اور جماعت کی بزرگ ترین شخصیت ماسٹر حمایت اللہ بخاری صاحب، متھلا یونیورسٹی دربھنگہ بہار کے سابق صدر شعبہ اردو معروف علمی وادبی اور ملی وجماعتی شخصیت پروفیسر حافظ انیس صدری صاحب، پٹنہ اسلامک ریسرچ سنٹر کے سربراہ ڈاکٹر حافظ فہد الاسلام سلفی صاحب کے والد ماجد جناب رضاء اللہ صدیقی صاحب، عروف دینی دانشگاہ جامعہ اسلامیہ دریاباد یوپی کے نائب صدر اور قدیم دینی درسگاہ جامعہ عالیہ عربیہ مئو کے سابق استاذ اور جامعہ امام محمد بن سعود الاسلامیہ ریاض کے سابق استاذ ڈاکٹر عبد الباری فتح اللہ مدنی صاحب کے برادر خورد مولانا ابو الہاشم دریابادی عالیاوی صاحب، معروف تعلیمی و تربیتی دانشگاہوں جامعہ الفلاح اور جامعہ المفلحات حیدرآباد کے استاد ڈاکٹر عبد المعید مدنی صاحب کے والد گرامی اور ڈابھا کند جھارکھنڈ کے معروف معالج اور دینی ودعوتی اور سماجی شخصیت جناب ڈاکٹر نوشاد عالم صاحب وغیرہم کے انتقال پر گہرے رنج وافسوس کا اظہار کرتا ہے ان کی مغفرت اور جنت الفردوس میں مقام کی دعا کرتا ہے اور ان کے پسماندگان ولواحقین کے ساتھ اظہار تعزیت کرتا ہے اور دعا کرتا ہے کہ ملک وملت اور جماعت اور انسانیت کو ان کا نعم البدل عطا فرمائے۔ آمین

☆☆☆

مرکزی جمعیت کی پریس ریلیز

شاہ خالد انٹرنیشنل ایئرپورٹ، ریاض پر حوثیوں کا دہشت گردانہ حملہ قابل شدید مذمت: مولانا اصغر علی امام مہدی سلفی

دہلی: ۱۱/اکتوبر ۲۰۲۶ء:

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے امیر محترم مولانا اصغر علی امام مہدی سلفی نے اخبار کے نام جاری ایک بیان میں شاہ خالد انٹرنیشنل ایئرپورٹ، ریاض پر حوثیوں کے دہشت گردانہ حملہ کی شدید مذمت کی ہے، جس میں ۱۲/افراد ہلاک اور نو ملکوں کے تین سو نو افراد زخمی ہوگئے ہیں۔ اور اسے نہایت بزدلانہ وبدبختانہ عمل، دین وایمان، شریعت، انسانیت اور بین الاقوامی قوانین کی کھلی خلاف ورزی اور جنگی جرم قرار دیا ہے۔ جس کا مرتکب حوثی ٹولہ مسلسل ہورہا ہے اور وہ یمن کی آئینی حکومت کے خلاف بغاوت اور اس میں فتنہ وفساد کی سرکوبی سے بوکھلاہٹ میں یہ مذموم حرکتیں کررہا ہے۔

امیر محترم نے مزید کہا کہ حوثیوں کی اس دہشت گردانہ اور ناپاک حملے نے پھر اس کے تمام تر جھوٹے مزاعم کی پول کھول دی ہے کہ وہ اسلام اور مسلمانوں کے حامی ہیں، کیونکہ سعودی عرب کے مختلف شہروں اور شہریوں کو بار بار نشانہ بنانے کے ساتھ وقفہ وقفہ سے مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ اور مقدس مقامات کو نشانہ بنانا، اس پر حملہ کرنا اور کسی بھی طرح سے اس کے امن سے کھلواڑ کرنا اسلام انسانیت اور ہر طرح کے قانون مخالف عناصر کا ہی کام ہوسکتا ہے۔

امیر محترم نے اپنے بیان میں کہا کہ سعودی حکومت خصوصاً اس کے فرمانروا شاہ سلمان بن عبدالعزیز آل سعود اور ولی عہد شہزادہ محمد بن سلمان آل سعود حفظہما اللہ ورعاہما کی فعال، ذمہ دار اور مضبوط قیادت میں بلاد حرمین شریفین مکمل طور پر محفوظ ہے۔ اور وہ پورے طور پر اہل ہے کہ اس کی طرف اٹھنے والے ہر فتنہ اور ہر حملہ کو پوری دینی بصیرت، ایمانی جرأت اور عسکری قوت کے ذریعہ ناکام بنادے۔

امیر محترم نے کہا کہ مسلمانان عالم اور تمام انصاف پسند افراد وممالک مملکت سعودی عرب، جو انسانیت نوازی میں اپنی مثال آپ ہے اور جو سب کے ساتھ خوشگوار تعلقات رکھنے کا علمبردار ہے، کے خلاف ہر سازش اور فتنہ کو ناپسند کرتے ہیں اور جو بھی اس کے اندر فساد پھیلانے اور نقصان پہچانے کی کوشش کرتا ہے اس کی مذمت کرتے ہیں اور سعودی عرب کے اس سلسلے میں دفاعی اقدامات کو حق بجانب سمجھتے ہوئے اس کی پرزور تائید کرتے ہیں۔

ماہ جمادی الاولیٰ ۱۴۴۸ھ کا چاند نظر آ گیا

دہلی: ۱۲/اکتوبر ۲۰۲۶ء

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کی مرکزی اہل حدیث رؤیت ہلال کمیٹی دہلی سے جاری اخباری بیان کے مطابق آج مورخہ ۲۹/ربیع الآخر ۱۴۴۸ھ مطابق ۱۲/اکتوبر ۲۰۲۶ء بروز پیر بعد نماز مغرب بمقام ۴۱۱۶، اردو بازار، جامع مسجد دہلی۔۶ میں مرکزی اہل حدیث رؤیت ہلال کمیٹی دہلی کی ایک اہم میٹنگ منعقد ہوئی اور رؤیت ہلال ماہِ جمادی الاولی کے سلسلے میں حسب سابق ملک کے اکثر صوبوں کے ذمہ داروں اور ملی تنظیموں سے بذریعہ فون رابطے کیے گئے جس میں کئی صوبہ سے رؤیت ہلال کی مصدقہ ومستند خبر موصول ہوئی۔ بنابریں مرکزی اہل حدیث رؤیت ہلال کمیٹی دہلی نے یہ فیصلہ کیا کہ آئندہ کل بتاریخ ۱۳/اکتوبر ۲۰۲۶ء، بروز منگل ماہ جمادی الاولی کی پہلی تاریخ ہوگی۔ ان شاءاللہ

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے زیر اہتمام بائیسواں دوروزہ آل انڈیا مسابقہ حفظ وتجوید وتفسیر قرآن کریم کا حسن آغاز کل مورخہ یکم/نومبر سے کشمیر سے کنیا کماری تک بلاتفریق مسلک تقریباً چھ سو قراء اور حفاظ کی آمد

دہلی: ۳۰/اکتوبر ۲۰۲۶ء

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے زیر اہتمام بائیسواں دوروزہ آل انڈیا مسابقہ حفظ وتجوید وتفسیر قرآن کریم کا آغاز کل مورخہ یکم/نومبر ۲۰۲۶ء کو صبح آٹھ بجے اہلحدیث کمپلیکس، اوکھلا، نئی دہلی میں نہایت ہی تزک واہتمام کے ساتھ ہورہا ہے جو کہ مورخہ ۲/نومبر ۲۰۲۶ء کی شام تک جاری رہے گا۔ اس مسابقہ میں کشمیر سے لے کر کنیا کماری تک کے دینی مدارس، عربی جامعات اور عصری، اسکول، کالج اور یونیورسٹی کے تقریباً چھ سو حفاظ وقراء اور طلبہ شریک ہورہے ہیں اور بحیثیت حکم بلاتفریق مسلک ملک کے مقتدر جامعات ومدارس سے مشہور قراء تشریف لارہے ہیں۔ یہ جانکاری مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند سے جاری اخباری بیان میں دی گئی۔

پریس ریلیز کے مطابق مسابقہ کا افتتاحی اجلاس کل مورخہ یکم/نومبر ۲۰۲۶ء کو آٹھ بجے صبح منعقد ہوگا اور دس بجے صبح سے باضابطہ مسابقہ کے تمام زمروں کے امتحانات کا آغاز ہوجائے گا۔ اور مورخہ ۲/نومبر ۲۰۲۶ء، سوموار کو بعد نماز مغرب اس مسابقہ کا اختتامی اجلاس اہل حدیث کمپلیکس اوکھلا، نئی دہلی میں منعقد ہوگا جس میں اکابرین جماعت وملک وملت کے ہاتھوں پوزیشن حاصل کرنے والے خوش نصیب طلباء کے مابین انعامات تقسیم کیے جائیں گے۔

اس موقع پر مرکز جمعیت اہل حدیث ہند کے امیر محترم مولانا اصغر علی امام مہدی سلفی نے اس مسابقہ کے اہمیت وضرورت پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ قرآن کریم پروردگار عالم کا نازل کردہ ایک مکمل نظام حیات اور کتاب رشد وہدایت ہے اور اس میں ملت اسلامیہ ہی نہیں بلکہ پوری انسانیت کی فوز وفلاح، عروج وازدہار، امن وشانتی، اخوت ومحبت اور سعادت وفیروزمندی کا راز مضمر ہے۔ یہ ایسا نسخہ ہے جس کو اپنا کر قومیں سرخرو، اقبال منداور کارزار حیات میں فتحیاب ونیک نام ہوئیں اور جس

سے روگردانی کی پاداش میں زوال وانحطاط، ذلت وپستی، خوف دہشت اور شقاوت و بدبختی سے دوچار ہوئیں۔ آج جب کہ دنیا ترقی کے ہزار بلند بانگ دعوے کے باوجود مختلف قسم کے عائلی، سماجی، معاشی، روحانی، جسمانی، تہذیبی، جغرافیائی، سیاسی اور ملکی و بین الاقوامی مسائل وچیلنجز سے نبرد آزما اور حقیقی چین وسکون، امن وشانتی، خیریت وسعادت کی متلاشی ہے ایسے نازک ترین وقت میں قرآن کریم کی تعلیم وتعلم ساری انسانیت کی خیریت وبہتری اور امن وسعادت کی شاہ کلید ہے۔

امیر محترم نے مزید فرمایا کہ قرآن کریم کے پیغام امن وانسانیت کو عام کرنے، اس کی تعلیم وتدریس، تلاوت وتفہیم اور اس پر عمل کو ملک ومعاشرہ میں رواج دینے اور نئی نسل کے اندر مسابقتی ذوق ورجحان پیدا کرنے کی غرض سے مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند ہر سال آل انڈیا مسابقہ حفظ وتجوید وتفسیر قرآن کریم بڑے تزک واحتشام کے ساتھ منعقد کرتی ہے، جس کے خوشگوار اثرات الحمدللہ قومی وملی سطح پر محسوس کیے جارہے ہیں۔

واضح رہے کہ اس مسابقے کے کل چھ زمرے ہیں، زمرہ اول حفظ قرآن کریم مکمل، دوسرا زمرہ دوم حفظ قرآن کریم بیس پارے، تیسرا زمرہ حفظ قرآن کریم دس پارے، چوتھا زمرہ حفظ قرآن کریم پانچ پارے، پانچواں زمرہ ناظرہ قرآن کریم مکمل، چھٹا زمرہ ترجمہ وتفسیر قرآن کریم پر مشتمل ہے۔

قرآن کریم ابدی ہدایت وسعادت کا پیامبر اور امن وآشتی اور اخوت وانسانیت کا علمبردار: اصغر علی امام مہدی سلفی

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے زیر اہتمام بائیسواں کل ہند مسابقہ حفظ وتجوید وتفسیر قرآن کریم کا شاندار آغاز

ملک کے گوشے گوشے سے چھ سو سے زائد حفاظ وقراء اور علماء کا روح پرور اجتماع

دہلی: ۱/نومبر ۲۰۲۶ء

قرآن کریم کو سیکھنا اور سکھانا دنیا کا سب سے محترم اور بابرکت عمل ہے اور اس کی تعلیم وتدریس سے وابستگان علی الاطلاق دنیا کے بہترین لوگ ہیں۔ اللہ جل شانہ نے اس قرآن مقدس کو اپنے سب سے پیارے رسول جناب محمد رسول اللہ ﷺ پر مقرب ترین فرشتے جبرئیل علیہ السلام کے ذریعہ نازل فرمایا۔ قرآن کریم ہم سے تقاضا کرتا ہے کہ ہم اسے روئے زمین پر موجود ہر ہر انسان تک پہنچائیں تاآں کہ زمین سے شر وفساد کا خاتمہ ہو اور انسان بھائی بھائی بن جائے۔ حاملین قرآن کریم اور طالبان علوم نبویہ نہایت معزز اور قابل رشک ہیں۔ یقیناً قرآن کریم سے نسبت بہت اہم نسبت ہے۔ قرآن کریم جس طرح نازل ہوا اس کو اسی طرح پڑھنا اور اس پر عمل کرنا فرض ہے۔ ان خیالات کا اظہار مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے امیر محترم مولانا اصغر علی امام مہدی سلفی نے کیا۔ مولانا آج صبح مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے زیر اہتمام بائیسواں آل انڈیا مسابقہ حفظ وتجوید وتفسیر قرآن پاک کے افتتاحی اجلاس میں خطاب کررہے تھے۔

امیر محترم نے کہا کہ حاملین قرآن پاک دنیا کے سب سے امن پسند، انسانیت کے علمبردار اور اخوت وبھائی چارہ کے سب سے بڑے مناد ہیں۔ قرآن مفصلہ کے مسلمانوں نے اس حقیقت کو جان لیا تو انہیں دنیا جہاں میں عزت نصیب ہوئی۔ ہمیں اس حقیقت کو سمجھنا ہوگا اور قرآن پاک کے پیغام امن وآشتی، درس اخوت وبھائی چارگی اور انسانیت نوازی پر مبنی تعلیم کے پرچار وپرسار میں اپنا کردار نبھانا ہوگا۔

امیر محترم نے اپنے خطاب میں کہا کہ مسابقہ میں شریک قراء وحفاظ دلی شکریہ کے مستحق ہیں اور ان کے والدین، اساتذہ اور جن مدارس وجامعات اور اسکولوں نے ان کو نامزد کرکے یہاں بھیجا ہے وہ سب ہمارے شکریہ کے مستحق ہیں۔ مدارس وجامعات اسلام کے قلعے اور دینی تعلیم کے روحانی مراکز ہیں۔ ان مدارس وجامعات میں انسانیت کی تعمیر ہوتی ہے اور یہاں دین وشریعت اور وطن سے محبت کی تعلیم دی جاتی ہے اور انسان کو انسانیت کا درس دیا جاتا ہے۔

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے ناظم عمومی مولانا محمد ہارون سنابلی نے شرکاء مسابقہ ومہمانان گرامی کا والہانہ استقبال کیا اور کہا کہ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے زیر اہتمام اس پروگرام کے انعقاد کا مقصد یہ ہے کہ حفظ وتجوید اور تفسیر قرآن کا جذبہ پیدا ہو۔ اس مسابقے میں اتنی بڑی تعداد میں حفاظ وقراء کی شرکت اس بات کا ثبوت ہے کہ مرکزی جمعیت نے مسابقے کا جن مقاصد کے پیش نظر آغاز کیا تھا وہ بہر صورت پورے ہوئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جمعیت مولانا اصغر علی امام مہدی سلفی کی قیادت میں اپنی سرگرمیوں کو مہمیز دیتے ہوئے اس عظیم الشان پروگرام کا جس طرح مسلسل انعقاد کررہی ہے وہ اس کے لئے مبارک باد اور شکریہ کے مستحق ہے۔

ناظم اجلاس وکنوینر مسابقہ ڈاکٹر محمد شیث ادریس تیمی نے مرکزی جمعیت کی ہمہ جہت اور متنوع خدمات پر مختصراً روشنی ڈالتے ہوئے اس عظیم الشان مسابقے کو جمعیت کی خدمات کا اہم تسلسل اور سنہری کڑی قرار دیا اور شرکاء مسابقہ، حکم حضرات وشرکاء اجلاس کا والہانہ خیر مقدم کیا۔

نائب امیر صوبائی جمعیت اہل حدیث بہار، مولانا خورشید عالم مدنی نے قرآن کریم کے اس کامیاب مسابقے کے انعقاد پر مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کو مبارک باد پیش کی۔ انہوں نے کہا کہ امیر محترم مولانا اصغر علی امام مہدی سلفی کی قیادت میں منعقد ہونے والا یہ مسابقہ ہر سال مزید حسن وخوبی کے ساتھ سامنے آتا ہے، جو امیر جمعیت اور ان کے رفقائے کار کی شبانہ روز محنتوں اور مخلصانہ کاوشوں کا ثمرہ ہے۔

دارالعلوم دیوبند وقف کے استاذ شعبۂ قراءت قاری علاء الدین قاسمی نے مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے زیر اہتمام منعقد اس بائیسویں آل انڈیا مسابقہ حفظ وتجوید وتفسیر قرآن کریم چوتھی یا پانچویں مرتبہ شرکت کا موقع مل رہا ہے۔ دارالعلوم کے مہتمم حضرت مولانا سفیان قاسمی صاحب نے دعوت نامہ ملتے ہی نہایت خوش دلی سے اس پروگرام میں شرکت کی اجازت مرحمت فرمائی اور اسی وقت نہایت اہتمام کے ساتھ

مرکزی جمعیت کے دفتر کو خط لکھ کر اس کی اطلاع بھی دی۔ میں مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے امیر کا اس کامیاب پروگرام نے انعقاد پر مبارک باد پیش کرتا ہوں۔

نائب امیر صوبائی جمعیت اہل حدیث مشرقی یوپی، ووکیل الجامعہ جامعہ خیر العلوم ڈومریا گنج مولانا محمد ابراہیم مدنی نے اس مسابقے کے انعقاد پر مرکزی جمعیت کی موجودہ قیادت کو مبارک باد پیش کرتے ہوئے کہا کہ قرآن کریم سے وابستگی یقیناً ایک نہایت معزز اور بابرکت عمل ہے، جسے مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند تسلسل کے ساتھ فروغ دے رہی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اس مسابقے کے نتیجے میں پورے ملک میں قرآن کریم کے حوالے سے مسابقاتی جذبہ پروان چڑھا ہے، جو اس کی ایک اہم کامیابی ہے۔

ندوۃ المجاہدین، کیرالا کے سکریٹری اور کیرالا وقف بورڈ کے رکن ڈاکٹر عبد المجید الصلاحی نے اپنے خطاب میں مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے ذمہ داران کو مسابقے کے کامیاب انعقاد پر مبارک باد پیش کی۔ انہوں نے کہا کہ قرآن مجید سے وابستگی نہایت قابلِ رشک عمل ہے جو انسان کے اندر قرآن پر عمل کرنے کا جذبہ پیدا کرتی ہے اور یہی جذبہ ہر مسلمان سے مطلوب ہے۔

مولانا عبد القدوس عمری، مدھیہ پردیش نے بائیسویں آل انڈیا مسابقۂ حفظ و تجوید وتفسیر قرآن کریم کے انعقاد پر مرکزی جمعیت کو مبارک باد پیش کی اور کہا کہ امیر جمعیت مولانا اصغر علی امام مہدی سلفی اور ان کے رفقائے کار نے دور اندیشی اور مسلسل جدوجہد کے ساتھ اس مسابقے کے انعقاد کی روایت کو بائیس برس برقرار رکھا ہے۔ نامساعد حالات کے باوجود اس علمی وقرآنی سلسلے کو جاری رکھنا یقیناً قابل تحسین اور لائق مبارک باد ہے۔

جامعہ ریاض العلوم دہلی اور مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے زیر اہتمام قائم اعلیٰ تعلیمی وتحقیقی ادارہ المعہد العالی للتخصص فی الدراسات الاسلامیہ کے موقر استاذ مولانا عبد الاحد مدنی نے اپنے خطاب میں کہا کہ یہ مجلس نہایت بابرکت ہے۔ انہوں نے کہا کہ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کا بنیادی مقصد کتاب وسنت کی تعلیمات کا فروغ ہے اور اسی مقصد کے تحت اس کے پلیٹ فارم سے مسلسل ایسے علمی و دینی پروگرام منعقد کئے جاتے ہیں۔

جامعہ فیض عام مئو کے استاذ مولانا محمد عامر مدنی نے جامعہ فیض عام کے ناظم محمد انس انصاری اور شیخ الجامعہ مولانا محمد مظہر مدنی کی جانب سے منتظمین کو پرخلوص مبارک باد پیش کی اور دعا کی کہ ایسے علمی وقرآنی پروگرام تسلسل کے ساتھ منعقد ہوتے رہیں۔

جامعۃ الفلاح حیدرآباد کے استاذ قاری شعیب مدنی نے اپنے خطاب میں کہا کہ قرآن مجید سے وابستگی دنیا وآخرت میں سربلندی اور کامیابی کا ذریعہ ہے۔ انہوں نے مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کو اس مسابقے کے انعقاد پر مبارک باد پیش کرتے ہوئے کہا کہ جمعیت اس مبارک اقدام کے ذریعہ امت کو قرآن کریم سے جوڑنے کا اہم ذریعہ انجام دے رہی ہے، جو یقیناً لائق تحسین اور صد مبارک باد ہے۔

ناظم صوبائی جمعیت اہل حدیث آسام مولانا حفظ الرحمٰن مدنی نے اپنے خطاب میں کہا کہ آج ہم سب ایک نیک مقصد کے تحت جمع ہوئے ہیں۔ انہوں نے مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کو اس پروگرام کے انعقاد پر مبارک باد پیش کی اور بتایا کہ اس مسابقے میں صوبہ آسام کی بھی نمائندگی ہو رہی ہے۔

جامعہ دار السلام عمرآباد کے استاذ حافظ عبد القیوم مدنی صاحب نے اپنے خطاب میں کہا کہ قوموں کا عروج وزوال قرآن کریم سے وابستگی اور اس سے دوری پر منحصر ہے۔ انہوں نے اس مبارک مسابقے کے انعقاد پر مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کو مبارک باد پیش کی۔

اقرا انٹرنیشنل اسکول کے ڈائریکٹر مولانا محمد اظہر مدنی نے صحابہ اور تابعین سے متعلق آثار ذکر فرمایا جس سے قرآن کریم اور معلم ومتعلم قرآن کی فضیلت ظاہر ہوتی ہے اور کہا کہ قرآنی مسابقے کے انعقاد پر مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کو مبارک باد پیش کرتے ہوئے کہا کہ یہ مسابقہ نہ صرف طلبہ میں صحت مند مسابقت کا جذبہ پیدا کرتا ہے، بلکہ اسلاف کی علمی وقرآنی روایت کے تحفظ اور تسلسل کا بھی ذریعہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس طرح کے مسابقے ہمارے لئے اکسیر حیات کی حیثیت رکھتے ہیں۔

معہد عبد اللہ بن مسعود لتحفیظ القرآن الکریم کے استاذ قاری عبد القیوم عثمانی نے اپنے خطاب میں اس مفید اور بابرکت مسابقے کے انعقاد پر مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کو مبارک باد پیش کی۔ انہوں نے کہا کہ اس نوعیت کے قرآنی مسابقوں کے نہایت مثبت اور دوررس اثرات مرتب ہوئے ہیں۔

جامعہ محمدیہ منصورہ مالیگاؤں کے صدر شعبۂ قراءت قاری امان اللہ سلفی نے اپنے خطاب میں کہا کہ قرآن کریم سیکھنے اور سکھانے والے نہایت معزز ومکرم ہیں۔ انہوں نے اپنے ادارے اور اس کے صدر مولانا ارشد مختار صاحب کی جانب سے مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کو اس بابرکت مسابقے کے انعقاد پر مبارک باد پیش کی۔

ڈاکٹر فواز عبد العزیز سلفی مدرس مدرسہ دار التعلیم مئو نے مسلسل بائیس برس سے اس مسابقے کے انعقاد پر مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے امیر محترم کو مبارک باد پیش کرتے ہوئے کہا کہ پورے ہندوستان کے طلبہ اس مسابقے کا شدت سے انتظار کرتے ہیں اور سال بھر اس میں شرکت کے لئے بے تاب رہتے ہیں۔ یہ شوق وانتظار اس مسابقے کی کامیابی، مقبولیت اور افادیت کا واضح ثبوت ہے۔

جامعہ ریاض العلوم دہلی کے استاذ قاری ہاشم صاحب نے اپنے خطاب میں کہا کہ اس مسابقے کا جماعتی وملی حلقے میں ایک نمایاں مثبت اثر یہ مرتب ہوا ہے کہ تجوید کے ساتھ قرآن کریم کی تلاوت کا شعور عام ہوا ہے اور اس جانب لوگوں کی توجہ میں اضافہ ہوا ہے۔

جامعہ ابو ہریرہ الاسلامیہ لال گوپال گنج کے استاذ قاری نوشاد احمد نے اپنے خطاب میں مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ جمعیت ہر سال یہ قیمتی موقع فراہم کرتی ہے، جہاں ملک بھر کے حاملین قرآن ایک جگہ جمع ہو کر قرآن کریم کے اس اہم مسابقے میں شرکت کرتے ہیں۔

ان کے علاوہ قاری صلاح الدین مظاہری استاذ شعبہ قراءت مدرسہ مظاہر العلوم سہارن پور نے بھی اپنی تائیدات سے نوازا۔

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے ناظم مالیات الحاج وکیل پرویز صاحب نے

تمام متسابقین، ان کے سرپرستوں، معزز حکم صاحبان اور پروگرام میں شریک دیگر مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔ اور انہوں نے یقین دلایا کہ مرکزی جمعیت اور اس کے امیر محترم مولانا اصغر علی امام مہدی سلفی آپ حضرات کی خدمت اور تعاون کے لئے ہمہ وقت حاضر ہیں۔

اس اجلاس کا آغاز حافظ دلشاد احمد کی پرسوز تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔ اس مسابقہ میں کشمیر سے کنیا کماری تک سے تقریباً چھ سو سے زائد حفاظ وقراء اس کے کل چھ زمروں میں شریک ہیں اور مسابقہ میں حکم کی ذمہ داری ملک کے بلا امتیاز مسلک و مشرب نامور دینی مدارس و جامعات کے اپنے فن میں ماہر ترین اساتذہ انجام دے رہے ہیں۔ اس افتتاحی پروگرام میں مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے ذمہ داران و اراکین، شرکاء مسابقہ، حکم حضرات اور ذمہ داران جمعیات ومعززین جماعت اور مدارس و جامعات کے اساتذہ اور طلبہ کے سرپرست حضرات نے شرکت کی جن میں مولانا ریاض احمد سلفی نائب ناظم مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند، مولانا عبدالغنی مدنی استاذ المعہد العالی التخصص فی الدراسات الاسلامیہ، جناب محمد انس انصاری ناظم جامعہ فیض عام مئو وغیرہ قابل ذکر ہیں۔

پریس ریلیز کے مطابق کل بعد نماز مغرب پورے ملک سے آئے ہوئے مدارس اسلامیہ اور عصری جامعات کے طلباء کے درمیان تقسیم اسناد و انعامات کا پروگرام منعقد ہوگا جس میں ملک وملت اور جماعت کی اہم شخصیات شریک ہوں گی۔

قومی یکجہتی کے فروغ، انسانیت نوازی اور امن وشانتی کے قیام کا راز عقیدہ توحید میں مضمر ہے رمولانا اصغر علی امام مہدی سلفی

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کی مجلس عاملہ کا اہم اجلاس بحسن وخوبی اختتام پذیر فلاح و بہبود ملک وملت اور جماعت وانسانیت سے متعلق امور ومسائل پر غور وخوض

چھتیسویں آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کے انعقاد کی منظوری

نئی دہلی: ۲؍نومبر ۲۰۲۶ء

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کی مجلس عاملہ کا ایک اہم اجلاس آج ۲؍نومبر ۲۰۲۶ء کو اہل حدیث کمپلیکس، اوکھلا، نئی دہلی میں زیر صدارت مولانا اصغر علی امام مہدی سلفی حفظہ اللہ، امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند منعقد ہوا، جس میں ملک کے تقریبا تمام صوبوں سے آئے ہوئے معزز ارکان مجلس عاملہ وذمہ داران صوبائی جمعیات اہل حدیث نے شرکت کی۔ اجلاس کا آغاز مولانا طہ سعید خالد عمری نائب امیر صوبائی جمعیت اہل حدیث اڈیشہ کی تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ اس کے بعد امیر محترم مولانا اصغر علی امام مہدی سلفی نے صدارتی خطاب کرتے ہوئے مؤقر اراکین اور ذمہ داران صوبائی جمعیات کو خوش آمدید کہا اور ان کی شرکت پر ان کا صمیم قلب سے شکریہ ادا کیا اور ایمان وعقیدہ کی حفاظت اور دینی شناخت کے تحفظ، دعوت توحید وسنت اور حکمت وبصیرت کا تقاضا، ملی اتحاد، باہمی اخوت اور اجتماعی شعور کی بیداری، جماعت اہلحدیث کے علمی ودعوتی تشخص اور اس کی تجدید عہد، تعلیم وتربیت ملت کے مستقبل کی ضمانت، نوجوان نسل کی فکری اور اخلاقی تربیت، موجودہ قومی حالات اور آئینی اور شہری ذمہ داریاں، سماجی خدمت اور انسانیت کے لیے خیر خواہی، جماعتی تنظیم، نظم وضبط اور ادارہ جاتی استحکام، خواتین کی دینی تعلیم وترقی اور معاشرتی کردار، میڈیا، صحافت اور ڈیجیٹل دنیا میں موثر نمائندگی وغیرہ امور پر پُر مغز خطاب فرمایا۔ اور فتنوں اور جنگ وجدل کے دور میں کتاب وسنت اور سلف صالح کے فہم و تعامل کی روشنی میں زندگی گزارنے کی تلقین کی اور کہا کہ فتنوں کے دور میں دینی بصیرت، انسانی ہمدردی اور آئینی روح کو بروئے کار لائیں اور فتنہ وفساد سے بچیں۔

بعد ازاں مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے ناظم عمومی مولانا محمد ہارون سنابلی کے ذریعہ گزشتہ اجلاس عاملہ کی کارروائی کی خواندگی عمل میں آئی، جس کی شرکاء اجلاس نے توثیق کی۔ اس کے بعد مرکزی جمعیت کی کارکردگی رپورٹ پیش کی گئی جس پر اراکین نے اطمینان وخوشی کا اظہار کیا۔ اجلاس میں ناظم مالیات الحاج وکیل پرویز نے شعبہ تعمیرات کی رپورٹ پیش کی جس پر مؤقر اراکین نے اعتماد واطمینان کا اظہار کیا۔

مجلس عاملہ کے اجلاس میں ملی، جماعتی وملکی اور عالمی اہم امور ومسائل کے سلسلے میں قراردادیں اور تجاویز پیش کی گئیں جنہیں ارکان عاملہ نے اتفاق رائے سے منظور کیا۔ اجلاس عاملہ میں بطور خاص چھتیسویں آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کے انعقاد کو منظوری دی گئی۔

قرار داد میں عصر حاضر میں عقیدہ توحید کی اہمیت وضرورت، معنویت اور افادیت کے پیش نظر علماء کرام سے اپیل کی گئی کہ وہ اپنی تقریروں، تحریروں اور وعظ و نصیحت میں عقیدہ توحید کو ترجیحی طور پر موضوع سخن بنائیں۔ اسوہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام کے فہم وتعامل کو سامنے رکھیں اور کسی بھی طرح نفاق وشقاق کو اپنی صفوں میں آنے نہ دیں۔ مسلکی ونظریاتی اختلاف سے اوپر اُٹھ کر اتحاد واتفاق اور یگانگت و رواداری کا مظاہرہ کریں اور ایک دوسرے کے خلاف ایسی زبان و بیان سے گریز کریں جس سے ایک دوسرے کی دل آزاری ہوتی ہو۔

اجلاس میں ملک میں روز بروز بڑھتی ہوئی مہنگائی، بے روزگاری، ناخواندگی، اخلاقی بگاڑ، سماجی استحصال اور رشوت کی صورتحال، شراب نوشی ومنشیات کے استعمال اور فحاشی اور جہیز کے بڑھتے ہوئے رجحانات پر گہری تشویش کا اظہار کیا گیا اور عوام و خواص سے اپیل کی گئی کہ ان کے سدباب کے لیے آگے آئیں۔

قرارداد میں کہ وہ جمہوریت کے چوتھے ستون کے طور پر ملک کی تعمیر وترقی کے لیے اپنا متوقع کردار ادا کرے۔ اسی طرح قومی یکجہتی، فرقہ وارانہ ہم آہنگی، خیر سگالی، اتحاد واتفاق، رواداری، احترام باہمی اور امن وشانتی کے قیام کی اہمیت وضرورت پر زور دیا گیا اور اسے ملک کی تعمیر وترقی کا اہم ذریعہ قرار دیتے ہوئے ہر طرح کے تشدد اور منافرت سے دور رہنے کی اپیل کی گئی۔ نیز اس اجلاس میں دہشت گردی کی ہر شکل کو اسلامی تعلیمات کے خلاف قرار دیتے ہوئے اسے بزدلانہ وغیر انسانی عمل قرار دیا گیا۔

قرار داد میں قومی راجدھانی دہلی اور ملک کے مختلف حصوں میں آئے دن مساجد کے انہدام پر گہری تشویش کا اظہار کیا گیا اور ملک کے مختلف حصول میں مدرسہ بورڈ کو کالعدم قرار دینے اور مختلف حوالوں سے مدارس کی انکوائری پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے متعلقہ حکومتوں سے اپیل کی گئی کہ وہ آئین میں اقلیتوں کو دی گئی مذہبی تعلیمی آزادی کا پاس ولحاظ رکھیں۔ ساتھ ہی ملک کے مختلف صوبوں میں یونیفارم سول کوڈ کے نفاذ کو آئین میں دیئے گئے اقلیتوں کے پرسنل لاء میں مداخلت قرار دیتے ہوئے حکومت سے اس پر نظر ثانی کرنے کی اپیل کی گئی نیز قومی وقار کے ترمیمی بل ۲۰۲۶ء کے ذریعہ وندے ماترم کی لازمیت پر عقیدہ توحید کے منافی ہونے کی وجہ سے گہری تشویش کا اظہار کیا گیا ہے۔ اسی طرح ایس آئی آر کے نام پر ووٹر لسٹ سے بڑے پیمانے پر رائے دہندگان خصوصاً مسلمانوں کے ناموں کے حذف کیے جانے کو جمہوریت مخالف قرار دیا گیا۔ ساتھ ہی تمام شہریوں خصوصاً مسلمانوں سے اپیل کی گئی کہ وہ ایس آئی آر اور مردم شماری کے عمل میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔

اسی طرح قرارداد میں مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے زیر اہتمام دوروزہ اہل حدیث کمپلیکس میں جاری بائیسواں عظیم الشان آل انڈیا مسابقہ حفظ وتجوید وتفسیر قرآن کریم کے انعقاد پر مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے ذمہ داران خصوصا امیر محترم کو دلی مبارکباد پیش کی۔

قرار داد میں بلا دحرمین شریفین کے مختلف مقامات خصوصا شاہ خالد انٹرنیشنل ایئرپورٹ پر حوثیوں کے دہشت گردانہ حملوں کی پرزور مذمت کرتے ہوئے تلقین کی گئی کہ بلا دحرمین شریفین کے تقدس وحرمت سے چھیڑ چھاڑ نہ کیا جائے۔ نیز فلسطین میں اسرائیلی جارحیت اور ظلم وزیادتی پر مذمت کی گئی اور کہا گیا کہ مذاکرات اچھی بات ہے مگر مذاکرات اور جنگ اور جنگ بندی کے نام پر قضیہ فلسطین کو پیچھے ڈھکیلے جانے پر تشویش کا اظہار کیا گیا۔ اخیر میں ملک وملت اور جماعت کے اہم شخصیات کے انتقال پر ملال پر اظہار افسوس اور ان کی مغفرت اور بلندی درجات کے لیے دعا کی گئی۔

قرآنِ کریم ہی عباد و بلاد کے لیے امن وآشتی کا ابدی منشور: مولانا اصغر علی امام مہدی سلفی

بائیسواں کل ہند مسابقۂ حفظ وتجوید وتفسیرِ قرآن کریم شاندار کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر

اختتامی اجلاس میں ملک بھر کی علمی ودینی شخصیات کی شرکت، مسابقے کے انعقاد کو تاریخی ومثالی قرار دیا

۴؍نومبر ۲۰۲۶ء

''قرآنِ کریم ہی عباد و بلاد کے لیے امن وآشتی کا ابدی منشور ہے۔ اگر اس کی تعلیمات کو حقیقی معنوں میں اپنایا جائے اور اس کے معانی ومطالب کو عملی طور پر زندگی کا حصہ بنایا جائے تو یقیناً یہ دنیا میں امن وسکون، اخوت و بھائی چارے اور فرقہ وارانہ ہم آہنگی رواداری کے فروغ کا پیش خیمہ ثابت ہوگا۔ ہر طرف امن وامان کا بول بالا ہوگا، فتنہ وفساد کا قلع قمع ہوگا اور معاشرے کو انتشار وافتراق سے محفوظ رکھنے کی راہیں ہموار ہوں گی اور سعادت دارین حاصل ہوگی۔'' ان خیالات کا اظہار امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند مولانا اصغر علی امام مہدی سلفی نے گزشتہ ۲؍نومبر ۲۰۲۶ء کی شام اہل حدیث کمپلیکس میں منعقد مرکزی جمعیت اہلحدیث ہند کے زیر اہتمام دوروزہ عظیم الشان بائیسواں کل ہند مسابقہ حفظ وتجوید وتفسیر قرآن کریم کے اختتامی اجلاس میں کیا۔

آپ نے صدارتی خطاب میں اجلاس میں موجود حاضرین، اساتذہ وطلبہ اور ان کے والدین اور مسابقہ میں بھیجنے والے اداروں کو مبارک باد پیش کی اور کہا کہ آج انسانیت کو مختلف النوع چیلنجز کا سامنا ہے، وہ سسک رہی ہے اور گوناگوں مسائل اور آزمائشوں سے دوچار ہے۔ ایسے پرفتن اور اضطراب انگیز ماحول میں ہمیں قرآنِ کریم کی طرف رجوع کرنا ہوگا، اسے سینے سے لگانا ہوگا اور حرزِ جاں بنانا ہوگا۔

امیر محترم نے اس بات پر زور دیتے ہوئے کہا کہ ہمیں قرآن وسنت کی طرف رجوع کرنا ہوگا اور فہم سلف وتعامل کی روشنی میں قرآن وسنت کی تعلیمات کو سمجھنا اور عمل میں لانا ہوگا، تاکہ ہر طرح کے شکوک وشبہات اور فکری انتشار سے محفوظ رہتے ہوئے اپنے دین وایمان کی حفاظت کرسکیں اور خدمات انسانیت کا حق ادا کرسکیں۔

اس موقع پر تقریبا ڈیڑھ سو سے زائد مدارس و جامعات، کلیات ومعاہد اور اسکولوں سے تشریف لائے ہوئے طلبہ کو نصیحت کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ آپ مدارس کی قدر کریں اور انہیں اپنے لیے عظیم نعمت سمجھیں۔ یہ مدارس اسلام کے مضبوط قلعے اور حقوق انسانیت کے ضامن ہیں، جہاں سے بلند ہونے والی ''قال اللہ وقال الرسول'' کی دل نواز صدائیں نہ صرف ہمارے کانوں کو حلاوت بخشتی ہیں، بلکہ دینِ اسلام کی سربلندی اور خدمت خلق کا مؤثر ذریعہ بھی ہیں۔

امیر محترم نے اپنی گفتگو کا سلسلہ جاری رکھتے ہوئے مزید فرمایا کہ جب ہم حاملینِ قرآن ہیں تو ہمارے لیے ضروری ہے کہ ہم قرآنِ کریم کے آداب واخلاق سے آراستہ ہوں اور ہم اپنے اندر قوتِ برداشت وتحمل پیدا کریں۔ ہمیں دوسروں کی تغلیط وتبدیع سے حتی الامکان اجتناب کرنا چاہیے اور قرآنِ کریم کے فہم وتدبر میں مقصدِ نزولِ قرآن اور عہدِ نزول کے احوال وکوائف کو پیشِ نظر رکھنا چاہیے۔ نیز قرآنِ کریم کی تفسیر وتشریح میں احادیثِ نبویہ کو ہرگز نظر انداز نہیں کرنا چاہیے، کیوں کہ سنتِ نبویہ قرآنِ کریم کے معانی ومطالب کو سمجھنے کا بنیادی ماخذ اور اصل اصول ہے۔

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے ناظم عمومی مولانا محمد ہارون سلفی نے اس اختتامی اجلاس میں خیر مقدمی خطاب کرتے ہوئے اس بابرکت اور نورانی اجتماع کو باعثِ سعادت قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ آج ہم سب قرآن کریم کی رفعت وعظمت کے ترانے سننے اور اس کے نور سے اپنے قلوب واذہان کو منور کرنے کے لیے یہاں جمع ہوئے ہیں۔ انہوں نے مسابقے کے کامیاب انعقاد پر اللہ تعالیٰ سے قبولیت کی دعا کی اور بالخصوص امیر جمعیت مولانا اصغر علی امام مہدی سلفی کی خدمات کو خراجِ تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ اس پورے پروگرام کی کامیابی کا بڑا سہرا انہی کے سر ہے، جنہوں

نے اسے نہایت حسن وخوبی سے آراستہ کیا۔ جماعت و جمعیت کی ترقی، استحکام اور سربلندی کے لیے ان کی شبانہ روز محنتیں اور گراں قدر مساعی لائقِ تحسین ہیں۔

مولانا خورشید عالم مدنی، نائب امیر صوبائی جمعیت اہل حدیث بہار نے اپنے تاثرات پیش کرتے ہوئے کہا کہ قرآن کریم کی ایک نمایاں صفت ''مجید'' ہے، جس کے معنی ہیں عظمت وشرف والی کتاب۔ انہوں نے اس عظیم روحانی وقرآنی مجلس کے انعقاد پر امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند مولانا اصغر علی امام مہدی سلفی اور ان کے رفقائے کار کو دلی مبارک باد پیش کی۔

ڈاکٹر سید فاروق، صدر ہمالیہ ڈرگس نے مسابقۂ قرآن کریم کے کامیاب انعقاد پر مسرت واطمینان کا اظہار کرتے ہوئے جمعیت کے ذمہ داران کو اس بابرکت قرآنی پروگرام کے حسن انعقاد پر منظوم انداز میں مبارک باد پیش کی۔ انہوں نے اپنے اشعار کے ذریعے اس عظیم دینی کاوش کو سراہا اور مسابقے میں شریک تمام طلبہ کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے ان کے لیے ستائشی کلمات پیش کیے۔

مولانا محمد علی مدنی نائب ناظم مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند و امیر صوبائی جمعیت اہل حدیث بہار نے کہا کہ اللہ جل شانہٗ نے اس کتابِ مقدس کو اپنے آخری نبی محمد رسول اللہ ﷺ پر نازل فرمایا اور اس کی حفاظت کی ذمہ داری خود اپنے ذمے لی۔ انہوں نے مسابقۂ قرآن کریم کے کامیاب انعقاد کو نہایت مستحسن، قابلِ قدر اور لائقِ ستائش اقدام قرار دیتے ہوئے اس کے ذمہ داران کو مبارک باد پیش کی۔

مولانا شفیق عالم جامعی، امیر شہری جمعیت اہل حدیث حیدرآباد وسکندرآباد نے کہا کہ موجودہ حالات میں مدارس ومساجد کو منظّم انداز میں نشانہ بنانے اور انہیں گزند پہنچانے کی کوششیں تشویش ناک ہیں۔ ایسے نامساعد حالات میں مسابقۂ قرآن کریم کے انعقاد کا فیصلہ امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند مولانا اصغر علی امام مہدی سلفی کی غیر معمولی جرأت، عزم وحوصلے اور دینی بصیرت، اعتدال ورواداری کا آئینہ دار ہے۔

مولانا محمد خورشید عالم محمدی، امیر صوبائی جمعیت اہل حدیث ہریانہ نے اپنے خطاب میں کہا کہ ہمارے قائد مولانا اصغر علی امام مہدی سلفی نے اس وقت قرآن کریم کا کل ہند بائیسواں مسابقۂ حفظ وتجوید وتفسیر منعقد کرکے اپنی دور اندیشی، قرآن کریم سے گہری محبت، قلبی وابستگی اور غیر معمولی شغف کا بین ثبوت پیش کیا ہے۔ بلاشبہ یہ مسابقہ تاریخی کامیابیوں سے ہم کنار ہوا ہے۔

پروفیسر اختر الواسع پروفیسر ایمرٹس جامعہ ملیہ اسلامیہ نئی دہلی نے اپنے خطاب میں کہا کہ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے زیر اہتمام منعقد ہونے والے اس مسابقے میں انہیں گزشتہ کئی برسوں سے شرکت کا موقع مل رہا ہے اور یہ ان کے لیے باعثِ شرف ہے کہ وہ قرآن کریم کے حوالے سے جمعیت کے حسنِ سلوک، اس کے تئیں ذمہ داران کی عقیدت ومحبت اور ان کی قرآنی وابستگی کے عینی شاہد ہیں۔ انہوں نے اس امر پر خصوصی مسرت کا اظہار کیا کہ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند نے اس مسابقے کو کسی مخصوص مسلک کے دائرے میں محدود رکھنے کے بجائے تمام مسالک کے طلبہ کے لیے یکساں طور پر کھلا رکھا ہے، بلکہ بطور حکم دیگر مکاتبِ فکر کے نامور قراء کو بھی مدعو کیا جاتا ہے یہ وسیع القلبی، رواداری اور علمی ودینی کشادہ نظری کی ایک قابلِ قدر مثال ہے۔

حافظ شکیل احمد میرٹھی، سابق امیر صوبائی جمعیت اہل حدیث دہلی نے اپنے خطاب میں اس بات پر زور دیا کہ قرآن کریم کا محض حفظ کر لینا کافی نہیں، بلکہ طلبہ کے لیے ضروری ہے کہ وہ اس کے معانی ومفاہیم کا فہم حاصل کریں اور اس کی تعلیمات کو اپنی عملی زندگی میں اتاریں۔ انہوں نے اس کامیاب پروگرام کے انعقاد پر امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند مولانا اصغر علی امام مہدی سلفی اور جمعیت کے تمام ذمہ داران و اراکین کا شکریہ ادا کیا اور بائیسویں کل ہند مسابقۂ حفظ وتجوید وتفسیرِ قرآن کریم کے کامیاب انعقاد پر مرکزی جمعیت کو مبارک باد پیش کی۔

مولانا عبدالسلام سلفی، امیر صوبائی جمعیت اہل حدیث ممبئی نے کہا کہ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کی نمایاں اور قابلِ قدر خدمات میں اس کے زیر اہتمام منعقد ہونے والا سالانہ مسابقۂ قرآن کریم بھی ایک اہم اور لائقِ تحسین کاوش ہے۔ اس مسابقے کی اہمیت اس اعتبار سے دوچند ہو جاتی ہے کہ یہ کل ہند سطح کا علمی وقرآنی اجتماع ہے، جس میں ملک کے تقریباً تمام اہم مدارس کے طلبہ شریک ہوتے ہیں۔

مولانا محمد اسماعیل سرواری، امیر صوبائی جمعیت اہل حدیث راجستھان نے کہا کہ اس نورانی وروحانی مجلس کے انعقاد پر وہ امیر محترم مولانا اصغر علی امام مہدی سلفی کو اپنی جانب سے اور جمعیت اہل حدیث راجستھان کی طرف سے تہہ دل سے مبارک باد پیش کرتے ہیں۔

مولانا طٰہٰ سعید عمری مدنی، نائب امیر صوبائی جمعیت اہل حدیث اڈیشہ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند گزشتہ بائیس برسوں سے اس قرآنی مسابقے کا مسلسل انعقاد کرتی آرہی ہے۔ اس عظیم دینی وقرآنی خدمت پر انہوں نے صوبائی جمعیت اہل حدیث اڈیشہ کی جانب سے امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند مولانا اصغر علی امام مہدی سلفی اور ان کے تمام رفقائے کار کو دلی مبارک باد پیش کی اور دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ان کی ان مساعیِ جمیلہ کو شرفِ قبولیت عطا فرمائے۔

مولانا عبدالقدوس عمری، مدھیہ پردیش نے کہا کہ یہ اپنی نوعیت کا ایک منفرد اور بامقصد مسابقہ ہے، جس میں شرکت کرنے والا ہر طالب علم کامیاب اور مبارک باد کا مستحق ہے۔ انہوں نے اس کامیاب قرآنی ودینی کاوش پر قائد جماعت مولانا اصغر علی امام مہدی سلفی کو مبارک باد پیش کی۔

مولانا عبدالعلیم عمری، ناظم صوبائی جمعیت اہل حدیث تمل ناڈو پانڈیچری نے اپنے خطاب میں کہا کہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کو بے شمار خصائص وامتیازات سے نوازا ہے اور اس کی خدمت واشاعت ایک عظیم سعادت ہے۔ انہوں نے اس کامیاب مسابقے کے انعقاد پر مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے تمام ذمہ داران کے لیے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ان کی ان مخلصانہ مساعی کو شرفِ قبولیت عطا فرمائے اور انہیں بہترین اجر وثواب سے نوازے۔

ڈاکٹر عبداللطیف کندی، امیر صوبائی جمعیت اہل حدیث جموں وکشمیر نے کہا کہ بائیسواں کل ہند مسابقۂ حفظ وتجوید وتفسیرِ قرآن کریم امت کو قرآن کی تعلیمات سے ازسرِ نو وابستہ کرنے اور امن وامان کے قیام کے سمت ایک سنگِ میل ثابت ہوگا۔ انہوں نے مسابقے کی ایک نمایاں خصوصیت کو سراہتے ہوئے کہا کہ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند نے مختلف مدارس، جامعات، معاہد اور اسکولوں کے طلبہ کو ایک ہی چھت تلے جمع کرکے اتحاد ویکجہتی اور قرآنی اخوت کی ایک خوب صورت مثال قائم کی

ہے، جو لائقِ ستائش ہے۔

پروفیسر مظہر آصف، وائس چانسلر جامعہ ملیہ اسلامیہ نے اس اختتامی اجلاس میں شرکت کی دعوت دینے پر مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے ذمہ داران، بالخصوص امیر محترم مولانا اصغر علی امام مہدی سلفی کا شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے مسابقۂ قرآن کریم کے کامیاب انعقاد پر جمعیت کی پوری قیادت اور منتظمین کو دلی مبارک باد پیش کرتے ہوئے اس قرآنی و علمی کاوش کو سراہا، اس کی اہمیت و معنویت پر روشنی ڈالی اور تدبر و عمل بر قرآن کی اہمیت کو اجاگر کیا۔ انہوں نے اثنائے کلام متعدد سوالات کئے۔ خصوصاً انہوں نے کہا کہ اللہ کہاں ہے؟ واضح ہو کہ قرآن میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ ''اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى'' ''جو رحمٰن ہے، عرش پر قائم ہے۔'' اور حدیث مبارکہ میں یہ صاف ہے کہ اللہ کے نبی ﷺ نے ایک خاتون سے پوچھا کہ اللہ کہاں ہے؟ تو انہوں نے آسمان کی طرف اشارہ کیا تو آپ ﷺ نے کہا کہ اسے آزاد کر دو یہ مومنہ ہے، جس میں یہ وضاحت کی گئی ہے۔

مولانا شمس الحق سلفی، نائب ناظم صوبائی جمعیت اہل حدیث جھارکھنڈ نے اس موقع پر اپنے تاثرات پیش کرتے ہوئے قائد جماعت مولانا اصغر علی امام مہدی سلفی اور ان کی پوری ٹیم کو بائیسویں کل ہند مسابقۂ حفظ و تجوید و تفسیر قرآن کریم کے کامیاب اور تاریخی انعقاد پر دلی مبارک باد پیش کی اور اس عظیم قرآنی و دینی کاوش کو جماعت و جمعیت کی قابلِ قدر خدمت قرار دیا۔

قاری علاء الدین قاسمی، استاذ دار العلوم دیوبند وقف نے مسابقہ کے کل چھ زمروں کے بیس حکم صاحبان کی طرف سے نمائندگی کرتے ہوئے امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کا دلی شکریہ ادا کیا اور کہا کہ یہ مسابقہ مرکزی جمعیت کی دینی، دعوتی، رفاہی اور دیگر ہمہ جہت خدمات کا ایک اہم اور قابلِ قدر حصہ ہے۔ انہوں نے مسابقے کی کامیابی اور حسنِ انتظام کو سراہتے ہوئے کہا کہ وہ گزشتہ کئی برسوں سے اس مسابقے میں بحیثیتِ حکم شرکت کرتے آرہے ہیں اور ہر سال اسے انتظامی حسن، شرکاء کی تعداد اور دیگر پہلوؤں سے گزشتہ سال کے مقابلے میں مزید بہتر پاتے ہیں۔ انہوں نے بالخصوص اس بات کی نشان دہی کی کہ وہ ملک و بیرونِ ملک منعقد ہونے والے قرآنی مسابقوں میں دار العلوم دیوبند وقف کی نمائندگی کرتے ہیں، لیکن شرکاء کی تعداد کے اعتبار سے یہ مسابقہ اپنی مثال آپ ہے۔ مزید برآں انہوں نے اس امر کو مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کی مسلکی رواداری اور وسیع القلبی کا بین ثبوت قرار دیا کہ اس میں کسی امتیاز کے بغیر ہر مسلک کے طلبہ کو شرکت کا موقع فراہم کیا جاتا ہے۔

مولانا حفظ الرحمٰن مدنی، امیر صوبائی جمعیت اہل حدیث آسام نے مسابقے کو وقت کی اہم ترین ضرورت قرار دیتے ہوئے اس کے مسلسل انعقاد پر امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند مولانا اصغر علی امام مہدی سلفی کو لائقِ صد مبارک باد پیش کی اور ان کی اس قرآنی و دعوتی کاوش کو سراہا۔

مولانا مطیع الرحمٰن شیث محمد مدنی، ڈائریکٹر جامعۃ الامام الالبانی، مغربی بنگال نے اپنے خطاب میں کہا کہ اس نوعیت کے قرآنی مسابقات طلبہ کی حوصلہ افزائی، ان کے اندر شوقِ قرآن کو فروغ دینے اور علمی صلاحیتوں کو نکھارنے کا مؤثر ذریعہ ہیں۔ انہوں نے اس کامیاب اور بامقصد مسابقے کے انعقاد پر مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند اور اس کے تمام ذمہ داران کو دلی مبارک باد پیش کی۔

مولانا عبد الاحد مدنی، استاذ جامعہ ریاض العلوم دہلی اور محاضر المعہد العالی للتخصص فی الدراسات الاسلامیہ دہلی نے اپنے خطاب میں کہا کہ قرآن کریم سے وابستگی دنیا کی تمام نسبتوں میں سب سے زیادہ معزز و محترم نسبت ہے۔ انہوں نے اس کامیاب اور بابرکت مسابقے کے انعقاد پر مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے تمام ذمہ داران کو دلی مبارک باد پیش کی۔

ڈاکٹر جنید حارث، صدر شعبۂ اسلامیات، جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی نے کہا کہ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند گزشتہ بائیس برسوں سے مسلسل اس مسابقے کا انعقاد کرتی آرہی ہے، جو یقیناً ایک قابلِ تحسین اور لائقِ صد مبارک باد دینی و علمی خدمت ہے۔

قاری شعیب مدنی صاحب، جامعۃ الفلاح حیدرآباد نے بحیثیتِ حکم مدعو کیے جانے پر اپنی فرحت و مسرت کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند گزشتہ بائیس برسوں سے مسلسل اس مسابقے کا انعقاد کر رہی ہے۔ انہوں نے ماضی کے حالات کی یاد دہانی کراتے ہوئے کہا کہ آج سے پچیس برس قبل قرآن کریم کی بے حرمتی اور قرآن سوزی جیسے مذموم واقعات پیش آرہے تھے۔ ایسے نازک حالات میں امیر محترم مولانا اصغر علی امام مہدی سلفی نے نہایت حکمت و دانائی اور دور اندیشی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس قرآنی مسابقے کا سلسلہ شروع کیا، اور قرآن کے تراجم شائع کیے، جس کے مثبت اثرات پورے ہندوستان میں مرتب ہوئے۔

حافظ محمد عبد القیوم، نائب امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند نے کہا کہ اس مسابقے کے منتظمین، اس میں شریک تمام متسابقین اور ان کے ادارے و والدین یکساں طور پر لائقِ مبارک باد ہیں۔ انہوں نے بالخصوص ان مدارس و اداروں اور والدین کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کی دعوت پر ملک کے گوشے گوشے سے اپنے طلبہ کو اس قرآنی مسابقے میں شرکت کے لیے بھیجا اور اس عظیم دینی و قرآنی کاوش کو کامیاب بنانے میں اپنا حصہ ادا کیا۔

مولانا عظیم اللہ قاسمی، نمائندہ جمعیۃ علماء ہند نے کہا کہ اس نورانی و بابرکت مجلس کے انعقاد پر وہ صدر جمعیۃ علماء ہند مولانا محمود اسعد مدنی کی جانب سے خادم قرآن امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند مولانا اصغر علی امام مہدی سلفی کو دلی مبارک باد پیش کرتے ہیں۔

مولانا انعام الحق مدنی، نائب ناظم صوبائی جمعیت اہل حدیث بہار نے اپنے خطاب میں کہا کہ یہ مسابقہ مسلسل بائیس برسوں سے منعقد ہوتا آرہا ہے اور اس کے مثبت و دوررس اثرات ملک کے گوشے گوشے میں محسوس کیے جارہے ہیں۔ اس عظیم قرآنی و دعوتی خدمت پر انہوں نے مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند، بالخصوص امیر محترم مولانا اصغر علی امام مہدی سلفی کو لائقِ صد مبارک باد قرار دیا۔

مولانا راشد اثری، نائب ناظم صوبائی جمعیت اہل حدیث مغربی اتر پردیش نے کہا کہ قرآن کریم تمام علوم و معارف کا معدن اور بے پایاں خزینہ ہے۔ انہوں نے اس شاندار قرآنی مسابقے کے انعقاد پر امیر محترم مولانا اصغر علی امام مہدی سلفی اور ان کی پوری ٹیم کو دلی مبارک باد پیش کرتے ہوئے ان کی اس قرآنی و دعوتی کاوش کو سراہا۔

مفتی افروز عالم قاسمی، صدر دار القضاۃ انڈیا نے اپنے خطاب میں کہا کہ ملک

کے گوشے گوشے سے حفاظ وتسابقین کی شرکت پر مشتمل یہ مسابقہ ایک مثالی اور لائقِ تحسین اقدام ہے۔انہوں نے اس بامقصد قرآنی پروگرام کے کامیاب انعقاد پر امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند مولانا اصغر علی امام مہدی سلفی کو دلی مبارک باد پیش کی اوران کی خدمات کو سراہا۔

مولانا تنویر ذکی مدنی نے کہا کہ حفظِ قرآن، حفاظتِ قرآن کا ایک اہم ذریعہ ہے۔انہوں نے اس خوب صورت اور کامیاب مسابقے کے انعقاد پر مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند، بالخصوص اس کے امیر مولانا اصغر علی امام مہدی سلفی کو دلی مبارک باد پیش کی اوران کی اس قرآنی خدمت کو لائقِ تحسین قرار دیا۔

مولانا جرجیس سراجی، امیر صوبائی جمعیت اہل حدیث مغربی اتر پردیش نے کہا کہ مسابقۂ قرآن کریم کو وقت کی اہم ترین ضرورت قرار دیتے ہوئے کہا کہ اس کے انعقاد کے ذریعے نئی نسل کو کتاب اللہ سے جوڑنے اوراس کے حفظ وفہم کا ذوق بیدار کرنے کی جو کوشش کی جارہی ہے، وہ نہایت قابلِ قدر ہے۔اس عظیم قرآنی کاوش پر انہوں نے مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کو دلی مبارک باد پیش کی۔

مولانا عطاء الرحمٰن قاسمی، صدر شاہ ولی اللہ انسٹی ٹیوٹ، نئی دہلی نے اپنے خطاب میں بائیسویں کل ہند مسابقۂ حفظ وتجوید وتفسیرِ قرآن کریم کے کامیاب انعقاد پر مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند، بالخصوص اس کے امیر مولانا اصغر علی امام مہدی سلفی کو دلی مبارک باد پیش کی۔انہوں نے امیر جمعیت کی خدمات کو سراہتے ہوئے کہا کہ آپ جس انداز سے دینی وقرآنی خدمات انجام دے رہے ہیں، وہ نہایت اہم اور قابلِ قدر ہے۔

جناب سراج الدین قریشی، سابق صدر انڈیا اسلامک کلچرل سینٹر نے کہا کہ قرآن کریم کو اپنے سینوں میں محفوظ کرنے کی عظیم سعادت حاصل کرنے والے طلبہ یقیناً مبارک باد کے مستحق ہیں۔انہوں نے اس کامیاب اور بامقصد مسابقے کے انعقاد پر امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند مولانا اصغر علی امام مہدی سلفی اوران کی پوری ٹیم کو دلی مبارک باد پیش کی اوراس قرآنی کاوش کو قابلِ تحسین قرار دیا۔

مولانا محمد عامر مدنی، استاذ جامعہ فیض عام، مئو نے اپنے خطاب میں بائیسویں کل ہند مسابقۂ حفظ وتجوید وتفسیرِ قرآن کریم کے نہایت کامیاب انعقاد پر مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے تمام ذمہ داران کا شکریہ ادا کیا اوراس عظیم قرآنی ودینی کاوش کو قابلِ قدر قرار دیا۔

اس تاثراتی مجلس میں دیگر جن ممتاز شخصیات نے اپنے خیالات وتاثرات کا اظہار کیا، ان میں مولانا منظر احسن سلفی، ڈائریکٹر ارقم اسکول، ممبئی اور قاری صلاح الدین مظاہری، صدر شعبۂ قرائت، مدرسہ مظاہر علوم، سہارن پور، مولانا عبدالغنی مدنی استاذ المعہد العالی للتخصص فی الدرسات الاسلامیہ، نئی دہلی، مولانا عبدالمبین ندوی، سابق استاذ جامعہ ریاض العلوم دہلی وغیرہم خصوصیت سے قابلِ ذکر ہیں۔

پریس ریلیز کے مطابق، بائیسویں کل ہند مسابقۂ حفظ وتجوید وتفسیرِ قرآن کریم میں ملک بھر سے تقریباً150 مدارس، مکاتب، معاہد، جامعات، کلیات اور عصری اسکولوں کے تقریباً670 سے زائد طلبہ نے شرکت کی۔یہ مسابقہ چھ زمروں پر مشتمل تھا: پہلا زمرہ مکمل حفظِ قرآن کریم، دوسرا بیس پاروں، تیسرا دس پاروں، چوتھا پانچ پاروں، پانچواں ناظرۂ قرآن کریم اور چھٹا زمرہ تفسیرِ قرآن کریم کے لیے مختص تھا۔ ان متنوع زمروں کے ذریعے طلبہ کو حفظ، قرائت اور فہمِ قرآن کے میدان میں اپنی علمی وفنی صلاحیتوں کے اظہار کا بھرپور موقع فراہم کیا گیا۔مسابقے کے مختلف زمروں میں منصفانہ اور معیاری فیصلوں کو یقینی بنانے کے لیے ملک کے مشہور ومعروف تعلیمی اداروں سے وابستہ ممتاز قراء، حفاظ اور علمائے کرام کی خدمات حاصل کی گئیں۔ ہر زمرہ کے اول دوم وسوم پوزیشن حاصل کرنے والے طلبہ کو شہادت تفوق، گراں قدر نقدی ودیگر انعامات کے ساتھ تمام شرکاء کو توصیفی اسناد اور تشجیعی انعامات سے نوازا گیا۔ اس اہم علمی وقرآنی سرگرمی کی انجام دہی میں تقریباً بیس حکم صاحبان نے اپنی گراں قدر خدمات پیش کیں، جن کے علمی تجربے اور فنی مہارت سے مسابقے کے معیار اور وقار میں مزید اضافہ ہوا۔اس موقع پر مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے ذمہ داران وارا کین عاملہ ومدعو خصوصی، تمام صوبائی جمعیات کے امراء ونظام، حفاظ وقراء وعلماء، سرپرست کے علاوہ دہلی واطراف کی چیدہ واہم شخصیات بھی شریک تھیں۔ ☆☆

(بقیہ صفحہ ۳۱ کا)

بہار کی قدیم دینی درسگاہ مدرسہ احمدیہ سلفیہ بیرا گینیا سیتامڑھی بہار کے ناظم اعلی مولانا محمد رضوان سلفی صاحب کا انتقال پُرملال:

یہ خبر نہایت رنج وافسوس کے ساتھ سنی گئی کہ بہار کی قدیم دینی درسگاہ مدرسہ احمدیہ سلفیہ بیرا گینیا سیتامڑھی بہار کے ناظم اعلی مولانا محمد رضوان سلفی صاحب کا بتاریخ 17 نومبر 2026ء بوقت تقریبا 11 بجے دن طویل علالت کے بعد بعمر تقریبا 70 سال انتقال ہوگیا۔اناللہ وانا الیہ راجعون

مولانا محمد رضوان سلفی صاحب اہل حدیثوں کی معروف بستی اموا شیخ ٹولی شیوہر بہار کے معروف دینی وعلمی اور جماعتی خانوادے کے چشم وچراغ تھے۔ان کے آباء واجداد کی تحریک شہیدین سے گہری وابستگی تھی۔جدوجہد آزادی میں بھی ان کا بڑا کردار تھا۔مولانا رضوان سلفی صاحب ہندوستان کی قدیم ترین دینی دانشگاہ دارالعلوم احمدیہ سلفیہ کے فارغ التحصیل تھے۔1992ء سے اپنے والد گرامی اور مقتدر عالم دین مولانا داؤد سلفی صاحب رحمہ اللہ کے انتقال کے بعد اپنے جد اعلی حضرات شہیدین کے خلیفہ مولانا لیاقت حسین صاحب رحمہ اللہ کے قائم کردہ مدرسہ احمدیہ سلفیہ بیرا گینیا جو ایک زمانے تک تحریک شہیدین کا بڑا مرکز تھا، کے تادم واپسیں ناظم اعلی رہے۔آپ ایک کامیاب منتظم، خلیق وملنسار اور بڑے مہمان نواز تھے۔2025ء میں ان کا برین ہیمرج ہوا تھا تب سے فریش تھے۔زمانہ طالبعلمی سے ناچیز کا ان سے تعلق تھا، بڑی محبت کرتے تھے۔ان کے جنازہ کی نماز اسی دن نماز عصر آبائی وطن اموا شیخ ٹولی شیوہر بہار میں ادا کی گئی۔پسماندگان میں والدہ ماجدہ، اہلیہ، دولڑکے عبداللہ وعبدالالہ اور چھ لڑکیاں ہیں۔اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے، خدمات کو قبول کرے، جنت الفردوس کا مکین بنائے، پسماندگان ومتعلقین کو صبر وسلوان عطا فرمائے اور مدرسہ احمدیہ سلفیہ بیرا گینیا کو ان کا نعم البدل عطا کرے۔آمین۔(شریک غم ودعا گو: اصغر علی امام مہدی سلفی، امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند) ☆☆

جماعتی خبریں

جماعت کے بزرگ ترین عالم دین شیخ الحدیث مولانا محمد عبد الرزاق بن صدیق حسین سلفی عالیاوی صاحب کا انتقال پُر ملال: یہ خبر نہایت رنج وافسوس کے ساتھ سنی گئی کہ جماعت کے بزرگ ترین عالم دین شیخ الحدیث مولانا محمد عبدالرزاق بن صدیق حسین سلفی عالیاوی صاحب کا بتاریخ 29 / ستمبر 2026ء بوقت تقریبا 6 / بجے صبح طویل علالت کے بعد بعمر تقریبا 100 / سال آبائی وطن گنگا دیوی، چانچل مالدہ، مغربی بنگال میں انتقال ہوگیا۔ اناللہ وانا الیہ راجعون

شیخ الحدیث مولانا محمد عبد الرزاق سلفی صاحب شیخ الحدیث مولانا محمد ابراہیم رحمانی کلیا چک تلمیذ شیخ الکل فی الکل میاں سید نذیر حسین محدث دہلوی کے شاگرد رشید اور نہایت شریف، خلیق اور متواضع عالم دین تھے۔ آپ نے تحصیل علم کے بعد بھگوان پور مالدہ ہائی مدرسہ میں درس و تدریس حدیث کا فریضہ انجام دیا۔ وہاں سے ریٹائرمنٹ کے بعد دینی وسماجی خدمات انجام دیں۔ حدیث کی سند عالی کی وجہ سے بیرون ممالک سے بھی علماء وطلبہ آن لائن آپ سے حدیث کا درس لیتے تھے۔ بہت دنوں سے صاحب فراش تھے۔ ان کے جنازہ کی نماز اسی روز 2 / بجے دن میں آبائی گاؤں میں ادا کی گئی۔ پسماندگان میں چھ لڑکے اور دو لڑکیاں ہیں۔

اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے، جنت الفردوس کا مکین بنائے, پسماندگان ومتعلقین کو صبر وسلوان عطا فرمائے۔ آمین۔ (شریک غم ودعا گو: اصغر علی امام مہدی سلفی، امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند)

آگرہ کی نہایت معروف و معزز جماعتی وسماجی شخصیت الحاج محمد عیسیٰ صاحب مرحوم کی اہلیہ محترمہ اور جناب محمد ادریس انصاری صاحب کی والدہ ماجدہ کا انتقال پُر ملال: یہ خبر انتہائی رنج وافسوس کے ساتھ سنی گئی کہ آگرہ کی نہایت معروف ومعزز جماعتی وسماجی شخصیت الحاج محمد عیسیٰ صاحب مرحوم کی اہلیہ محترمہ اور جناب محمد ادریس انصاری صاحب کی والدہ ماجدہ کا آج تقریبا ساڑھے تین بجے دن طویل علالت کے بعد بعمر تقریبا 85 / سال انتقال ہوگیا۔ اناللہ وانا الیہ راجعون

مرحومہ خلیق وملنسار، پابند صوم وصلوٰۃ، مہمان نواز اور نیک خاتون تھیں۔ ان کے شوہر الحاج محمد عیسیٰ صاحب مرحوم جماعتی کاز سے کافی دلچسپی رکھتے تھے اور دینی وملی غیرت سے سرشار تھے۔ ناچیز کے ساتھ بڑی محبت وشفقت سے پیش آتے تھے۔

مرحومہ کی نمازِ جنازہ اسی روز بوقت نو بجے شب مسجد رفیع الزماں راجہ منڈی اسٹیشن آگرہ میں ادا کی جائے گی اور تدفین پچکیوں قبرستان آگرہ میں عمل میں آئی۔

پسماندگان میں ایک صاحب زادے جناب محمد ادریس انصاری صاحب، پانچ صاحبزادیاں، چار پوتے محتسب، سالک، فطین، مبشر وصی اللہ اور متعدد پوتیاں اور نواسے نواسیاں ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے، جنت الفردوس کی مکین بنائے، پسماندگان ومتعلقین کو صبر جمیل کی توفیق ارزانی فرمائے۔ آمین۔ (دعا گو: اصغر علی امام مہدی سلفی، امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند)

صوبائی جمعیت اہل حدیث اڈیشہ کے سابق امیر اور جماعت کی بزرگ ترین شخصیت ماسٹر حمایت اللہ بخاری صاحب کا انتقال پُر ملال: یہ خبر نہایت رنج وافسوس کے ساتھ سنی گئی کہ صوبائی جمعیت اہل حدیث اڈیشہ کے سابق امیر اور جماعت کی بزرگ ترین شخصیت ماسٹر حمایت اللہ بخاری صاحب کا بتاریخ 23 / اکتوبر 2026ء بوقت تقریبا 12 / بجے دن مختصر علالت کے بعد سوام ہاسپٹل بھونیشور اڈیشہ میں بعمر تقریبا 90 / سال انتقال ہوگیا۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

ماسٹر حمایت اللہ بخاری صاحب کو اللہ تعالی نے بڑی خوبیوں سے نوازا تھا۔ آپ نہایت شریف، خلیق اور متواضع اور بڑے مہمان نواز تھے۔ سرکاری اسکول کے ریٹائرڈ استاد تھے۔ بیس سال تک صوبائی جمعیت اہل حدیث اڈیشہ کے امیر رہے اور اس دوران اڈیشہ میں جماعت وجمعیت کو مضبوط اساس پر استوار کرنے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا۔ ان کے انتقال سے جمعیت وجماعت ایک مخلص اور غیور شخصیت سے محروم ہوگئی۔ آپ ناچیز سے بڑی محبت کرتے تھے اور جماعتی کاز سے کافی دلچسپی رکھتے تھے۔ جب تک طاقت وقوت رہی مجالس عاملہ وشوری اور آل انڈیا کانفرنسوں میں پابندی سے شریک ہوتے رہے۔

ان کے جنازہ کی نماز بتاریخ 24 / اکتوبر 2026ء بعد نماز ظہر آبائی گاؤں گوجیدرہ اڈیشہ کی جامع مسجد میں ادا کی گئی۔ پسماندگان میں دو لڑکے اعجاز فیصل بخاری، اشفاق فیصل بخاری، تین لڑکیاں اور متعدد پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے، جنت الفردوس کا مکین بنائے, پسماندگان ومتعلقین کو صبر وسلوان عطا فرمائے۔ آمین۔ (شریک غم ودعا گو: اصغر علی امام مہدی سلفی، امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند ودیگر ذمہ داران وارا کین)

متھلا یونیورسٹی دربھنگہ بہار کے سابق صدر شعبہ اردو معروف علمی وادبی اور ملی وجماعتی شخصیت پروفیسر حافظ انیس صدری صاحب کا انتقال پُر ملال: یہ خبر نہایت رنج وافسوس کے ساتھ سنی گئی کہ متھلا یونیورسٹی دربھنگہ بہار کے سابق صدر شعبہ اردو معروف علمی وادبی اور ملی وجماعتی شخصیت پروفیسر حافظ انیس صدری صاحب بتاریخ 24 / اکتوبر 2026ء بوقت تقریبا ساڑھے تین بجے صبح فریدیہ ہاسپٹل دربھنگہ میں بعمر تقریبا 80 / سال انتقال ہوگیا۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ پروفیسر انیس صدری صاحب نہایت شریف، خلیق اور متواضع، مہمان نواز اور سمستی پور کے معروف دینی وجماعتی اور علمی وادبی صدری خانوادے کے چشم وچراغ تھے۔ اعلی تعلیم پٹنہ یونیورسٹی سے حاصل کی اور پی جی میں گولڈ میڈل حاصل کیا۔ عملی زندگی کا آغاز خدا بخش پبلک لائبریری سے کیا۔ پھر متھلا یونیورسٹی سے وابستہ ہوگئے اور وہاں صدر شعبہ اردو تک کا سفر طے کیا۔ ہندوستان کی قدیم ترین دینی دانشگاہ دارالعلوم احمدیہ سلفیہ دربھنگہ کے اہم محسنین ومعاونین میں سے تھے۔ سلفیہ یونانی میڈیکل کالج کے رکن رکین رہے۔ آپ مدرسہ عزیزیہ رحیم آباد کے صدر بھی تھے اور سابق میں سمستی پور ضلعی جمعیت اہل حدیث کے ناظم بھی رہے۔ آپ اپنی علمی بصیرت، دینی وابستگی اور ملی اور سماجی خدمات کی وجہ سے بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے۔ آپ ایک شاعر بھی تھے۔ جمعیت وجماعت کے کاز دلچسپی رکھتے تھے اور اس کی تعمیر وترقی کے خواہاں تھے۔ کافی دنوں سے علیل تھے۔ برین ہیمریج کے

بعد ان کو فریدیہ ہاسپٹل میں ایڈمٹ کیا گیا لیکن جانبر نہ ہو سکے۔ان کے جنازہ کی نماز اسی دن بتاریخ 24 / اکتوبر 2026ء بعد نماز ظہر آبائی گاؤں فاضل پور، شاہ پور بگھونی، سمستی پور میں ادا کی گئی۔ پسماندگان میں اہلیہ، تین لڑکے محسن صدری، ڈاکٹر حماد صدری اور محمد راشد صدری ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے، جنت الفردوس کا مکین بنائے، پسماندگان و متعلقین کو صبر و سلوان عطا فرمائے۔ آمین۔ (شریک غم ودعا گو: اصغر علی امام مہدی سلفی، امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند)

ڈاکٹر حافظ فهد الاسلام سلفی صاحب پٹنہ کے والد ماجد جناب رضاء الله صدیقی صاحب کا انتقال

پُرملال: یہ خبر نہایت رنج وافسوس کے ساتھ سنی گئی کہ پٹنہ اسلامک ریسرچ سنٹر کے سربراہ ڈاکٹر حافظ فہد الاسلام سلفی صاحب کے والد ماجد جناب رضاء اللہ صدیقی صاحب کا بتاریخ 26 / اکتوبر 2026ء بعد نماز مغرب مروت پور مہنار میں انتقال ہوگیا۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

جناب رضاء اللہ صاحب شریف، خلیق، متواضع، اور مہمان نواز تھے۔ انہوں نے اپنی اولاد واحفاد کی دینی تعلیم وتربیت کی جوان کے لیے صدقہ جاریہ ہیں۔ ان کے جنازہ کی نماز دوسرے دن 27 / اکتوبر 2026ء کو آبائی وطن مدھوپٹی مدھوبنی بہار میں ادا کی گئی۔ پسماندگان میں اہلیہ، دولڑکے ڈاکٹر حافظ فہد الاسلام سلفی صاحب، مولانا سیف الاسلام سلفی صاحب ایک بیٹی، متعدد پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے، جنت الفردوس کا مکین بنائے، پسماندگان و متعلقین کو صبر و سلوان عطا فرمائے۔ آمین۔ (شریک غم ودعا گو: اصغر علی امام مہدی سلفی، امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند)

معروف دینی دانشگاہ جامعہ اسلامیہ دریا باد یوپی کے نائب صدر اور قدیم دینی درسگاہ جامعہ عالیہ عربیہ مئو کے سابق استاذ اور جامعہ امام محمد بن سعود الاسلامیہ ریاض کے سابق استاذ ڈاکٹر عبد الباری فتح الله مدنی صاحب کے برادر خورد مولانا ابوالهاشم دریابادی عالیاوی صاحب کا انتقال پُرملال: یہ خبر نہایت رنج و افسوس کے ساتھ سنی گئی کہ معروف دینی دانشگاہ جامعہ اسلامیہ دریا باد یوپی کے نائب صدر اور قدیم دینی درسگاہ جامعہ عالیہ عربیہ مئو کے سابق استاذ اور جامعہ امام محمد بن سعود الاسلامیہ ریاض کے سابق استاذ ڈاکٹر عبد الباری فتح اللہ مدنی صاحب کے برادر خورد مولانا ابوالہاشم دریابادی عالیاوی صاحب کا بتاریخ 28 / اکتوبر 2026ء بوقت صبح انتقال ہوگیا۔ اناللہ وانا الیہ راجعون

مولانا ابوالہاشم دریابادی صاحب ایک کامیاب مدرس، مربی، منتظم، خلیق و ملنسار اور بڑے مہمان نواز ماہر خوشنویش اور خطاب تھے۔ انہوں نے زمانہ طالب علمی ہی سے کتنی ہی اہم دینی کتابوں کی کتابت کی۔ غریب پرور تھے۔ بہت سارے غریب مدارس کا تعاون کرتے اور کراتے تھے۔ ناچیز سے بڑی محبت کرتے تھے اور بنارس میں تدریسی خدمات کے دوران اکثر دعوتی و تعلیمی مقاصد سے ایک دوسرے کے گھر انا جانا رہتا تھا۔ ان کے جنازہ کی نماز بعد نماز مغرب مئو میں ادا کی جائے گی۔

پسماندگان میں اہلیہ، چار لڑکے اور تین لڑکیاں ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے، جنت الفردوس کا مکین بنائے، پسماندگان و متعلقین کو صبر و سلوان عطا فرمائے اور جامعہ اسلامیہ دریابادکو ان کا نعم البدل عطا کرے۔ آمین۔ (شریک غم ودعا گو: اصغر علی امام مہدی سلفی، امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند)

معروف تعلیمی و تربیتی دانشگاهوں جامعة الفلاح اور جامعة المفلحات حیدرآباد کے استاد ڈاکٹر عبدالمعید مدنی صاحب کے والد گرامی اور ڈابھا کند جھارکھنڈ کے معروف معالج اور دینی و دعوتی اور سماجی شخصیت جناب ڈاکٹر نو شاد عالم صاحب کا انتقال پُرملال: یہ خبر نہایت رنج وافسوس کے ساتھ سنی گئی کہ معروف تعلیمی و تربیتی دانشگاہوں جامعۃ الفلاح اور جامعۃ المفلحات حیدرآباد کے استاد ڈاکٹر عبدالمعید مدنی صاحب کے والد گرامی اور ڈابھا کند جھارکھنڈ کے معروف معالج اور دینی و دعوتی اور سماجی شخصیت جناب ڈاکٹر نوشاد عالم صاحب کا بتاریخ 27 / اکتوبر 2026ء بوقت صبح انتقال ہوگیا۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ ڈاکٹر نوشاد عالم صاحب کو اللہ تعالیٰ نے بڑی خوبیوں سے نوازا تھا۔ آپ نہایت خلیق وملنسار، علماء کے قدردان اور مہمان نواز تھے۔ دعوت واصلاح کے جذبے سے سرشار تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے، جنت الفردوس کا مکین بنائے، پسماندگان و متعلقین کو صبر و سلوان عطا فرمائے۔ آمین۔ (شریک غم ودعا گو: اصغر علی امام مہدی سلفی، امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند)

خبر وفات اور دعا کی اپیل: یہ خبر بڑے ہی نہایت ہی رنج وافسوس کے ساتھ سنی گئی کہ موضع پریوا نارائن پور ضلع پرتاب گڑھ یوپی کے جناب عبد الحنان فاروقی رحمہ اللہ کی اہلیہ محترمہ 11 نومبر 2026 کی ابتدائی شب اس دار فانی سے رحلت کر گئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

مرحومہ صوم وصلاۃ کی پابندی کے ساتھ اخلاق حسنہ کی پیکر تھیں۔ علمائے کرام کی مہمان نوازی اور خدمت خلق میں وہ اپنی مثال آپ تھیں۔ مہمانوں کی خاطر داری اور علماء کی قدردانی ان کی طبیعت ثانیہ بن چکی تھی۔ ان کے لئے دن رات وقت بے وقت کی کوئی قید وشرط نہ تھی اور نہ مہمانوں کی اچانک آمد اور ان کی کثرت تعداد کوئی معنی رکھتی تھی۔ اور نہ ان کو اس میں تعجب وتعب ہوتا تھا۔ بلکہ ان کے لئے یہ سب باعث فخر وانبساط تھا۔ ان کے شوہر ایک عظیم انسان تھے اور علماء کے بڑے قدردان تھے۔ خصوصاً شیخ الحدیث علامہ محدث عبید اللہ رحمانی مبارکپوری، فضیلۃ الشیخ ڈاکٹر عبد الرحمن فریوائی اور مجھ ناچیز سے والہانہ اور مخلصانہ محبت کرتے تھے۔ ان کے صاحبزادگان، تینوں بچیاں اور احفاد کہیں بھی ہوں جماعت کی تعمیر وترقی کے خواہاں رہتے ہیں۔ پسماندگان میں انہوں نے چار بچے اور تین بچیاں چھوڑی ہیں۔ رومی، عجمی، خرم اور شیخ فرقان احمد مدنی بھی ان کے فرزند ہیں۔ جو دعوت وتبلیغ کی راہ سے منسلک ہیں۔ رب تعالیٰ مرحومہ کی نیکیوں کو شرف قبولیت سے نوازے۔ ان کی مغفرت فرمائے فردوس اعلیٰ میں ان کے درجات بلند کرے۔ اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔ آپ تمام احباب گرامی قدر سے التماس ہے کہ مرحومہ کو اپنی مخلصانہ دعاؤں میں یاد رکھیں۔ (شریک غم ودعا گو: اصغر علی امام مہدی سلفی، امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند)

(بقیہ صفحہ ۲۹ پر)

"Registered with the Registrar of Newspapers for India"
JARIDA TARJUMAN
(FORTNIGHTLY)
AHL-E-HADEES MANZIL, 4116, URDU BAZAR,
JAMA MASJID, DELHI - 110006
PH. : 011 - 23273407, TELEFAX : 23246613

R.N.I. No-39374/80
REGD. DL(DG-11)/8064/2023-25
Licenced to Post Without
Pre-payment in
LPC, Delhi RMS Delhi-110006
Under U (C) - 277/2023-25
November 1-15-2026

خوشخبری

خوشخبری

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کا

کلینڈر 2027

جاذبِ نظر، خوشنما، ہر صفحہ اسلامی تعلیمات سے مزین، قابل دید

قرآنی آیات سے آراستہ اور اہم معلومات سے پُر کلینڈر

چھپ کر منظر عام پر آچکا ہے۔

اپنا آرڈر پیشگی بک کرائیں۔



مکتبہ ترجمان

Ahle Hadees Manzil 4116, Urdu Bazar
Jama Masjid, Delhi-110006

Markazi Jamiat Ahle Hadees Hind

A/c: 629201058685

ICICI Bank (Chandni Chowk Branch)
RTGS/NEFT IFSC Code-ICIC0006292

Total Pages 32

Printed & Published by Mohammad Tahir, on behalf of Markazi Jamiat Ahle Hadees Hind, and printed at M.S. Printers, A-145, Gali No.8, Chauhan Banghar, Seelampur and published from Ahle Hadees Manzil 4116, Urdu Bazar, Jama Masjid, Delhi-110006.
Editor. Md Khurshid Alam